سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2016

منگل، 17۔ مئی 2016

(یوم الثلاثہ، 9۔ شعبان المعظم 1437ھ)

سولھویں اسمبلی: اکیسواں اجلاس

جلد 21: شمارہ 8

561

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17۔ مئی 2016

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ وشہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قرار دادیں)

(مورخہ 10۔ مئی 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرار دادیں)

1۔ شیخ علاؤالدین: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مُلا عبدالقادر اور محترم قمرالزمان، جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا، کو نشان پاکستان دیا جائے۔

2۔ محترمہ حناپرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام سرکاری/ پرائیویٹ ہسپتالوں، سرکاری اور پرائیویٹ لیبارٹریوں کو پابند کیا جائے کہ خواتین کی ای سی جی اور الٹراساؤنڈ صرف خواتین ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز سے کروایا جائے تاکہ پردے کا تقدس برقرار رکھا جاسکے۔

3۔ جناب احمد خان بھچر: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام R.H.Cs اور B.H.Us میں مِسنگ فیسلٹیز کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

562

(موجودہ قراردادیں)

1- ڈاکٹر نوشین حامد: اس ایوان کی رائے ہے کہ cervical cancer کی روک تھام کے لئے ویکسینیشن، مفت ٹیسٹ اور علاج کی سہولت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ اس مرض کی آگہی مہم کا اہتمام بھی کیا جائے۔

2- جناب احمد خان بھچر: یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کپاس کی جعلی ادویات اور ناقص بیج کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔

3- محترمہ ناہید نعیم: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر معیاری مشروبات تیار کرنے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔

4- چودھری عامر سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ گندم کے باردانہ کی تقسیم شفاف انداز سے کی جائے۔

5- جناب محمد سبطین خان : اس ایوان کی رائے ہے کہ مزدور کی اُجرت 14 ہزار کی بجائے 20 ہزار روپے مقرر کی جائے۔

563

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

منگل، 17- مئی 2016

(یوم الثلاثہ، 9- شعبان المعظم 1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّ
قُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (191)
رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ اَنْصَارٍ (192) رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ
اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ
عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (193)

سُوۡرَۃُ آل عِمرَان آیات 191 تا 193

جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے) ہیں کہ

اے پروردگار تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو (191) اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اُسے رُسوا کیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں (192) اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سُنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا (یعنی) اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما۔ اور ہماری بُرائیوں کو ہم سے محو کر اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اُٹھا (193)

وماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبولﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

عاصیوں کو دَر تمھارا مل گیا
بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا
اُن کے طالب نے جو چاہا پا لیا
اُن کے سائل نے جو مانگا مل گیا
فضل رب پھر کمی کس بات کی
مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا
کشفِ راز من رآنی یوں ہوا
کہ تم ملے تو حق تعالیٰ مل گیا

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 2401 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: مالکانہ حقوق دینے کی تفصیلات

*2401: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2005 میں ضمنی الیکشن کے موقع پر ٹاؤن شپ لاہور کے جلسہ عام میں کچی آبادی یوحنا آباد کالونی، جونیجو کالونی اور نالہ بی ٹو کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کیا تھا اور اس کے لئے چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے ڈائریکٹو بھی جاری ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس موقع پر جلسہ عام میں گوالہ کالونی رکھ چندرائے کے مکینوں کو بھی -/17500 روپے فی کنال کے حساب سے مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کیا اور اس کے لئے بھی چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے ڈائریکٹو جاری ہوا؟

(ج) محکمہ نے مذکورہ احکامات پر عملدرآمد کے لئے اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں اور اگر کوئی اقدامات نہیں اٹھائے گئے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) جناب چیف منسٹر پنجاب کے احکامات پر عملدرآمد کرتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل کچی آبادیز پنجاب نے کچی آبادی جونیجو کالونی نمبرi نمبرii اور نالہ بی ٹو (ٹاؤن شپ) کا ڈیکلیریشن / نوٹیفکیشن نمبر DG(KA&UI)10-04/2007-47 مورخہ 27-10-07 جاری کر دیا۔ تاہم ان آبادیوں کے رقبہ کا انتقال بحق شعبہ کچی آبادی ایل ڈی اے کے نام تاحال نہ ہوا ہے اور نہ ہی ان آبادیوں کا مصدقہ ریونیو ریکارڈ اور مصدقہ سروے لسٹ کا ریکارڈ موصول ہوا ہے جس کی وجہ سے ان آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق تفویض نہیں کئے جا سکے۔ مصدقہ ریکارڈ مذکور کی فراہمی کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو لاہور کو بروئے چٹھی نمبر LDA/DKA/171 مورخہ 15-12-2011 کو درخواست کی گئی تھی لیکن تاحال مصدقہ ریکارڈ فراہم نہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ چٹھی کی فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ کچی آبادی یوحنا آباد کالونی کا ڈیکلیریشن / نوٹیفکیشن جاری نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال 5۔ستمبر 2013 کو دیا گیا اور 28۔مارچ 2014 کو اس کا جواب آیا۔ اس حوالے سے آخری خط مورخہ 15-12-2011 کو لکھا گیا۔ میں آپ کی وساطت سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پانچ سال گزرنے کے بعد اس کے status میں کوئی تبدیلی آئی ہے یا اب بھی وہی status ہے جو کہ اس جواب میں بتایا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اس کا وہی status ہے جو کہ جواب میں بتایا گیا ہے۔ ڈی سی او لاہور کو جو خط لکھا گیا تھا جواب میں اس کا نمبر لکھ دیا گیا ہے لیکن ابھی تک اس خط کا reply نہیں آیا۔ یہ معاملہ ابھی تک محکمہ ریونیو کے پاس زیر غور ہے۔ 15-12-2011 کو جو خط لکھا گیا تھا اس کا reply ابھی تک نہیں آیا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات ہیں اور پانچ سال گزرنے کے بعد بھی اس خط کا جواب نہیں آیا۔ یہ تو محکمہ کی کارکردگی ہے۔ کیا محکمہ نے ان پانچ سالوں کے درمیان کوئی reminder جاری کیا اور جو افسران تعاون نہیں کر رہے کیا وزیر اعلیٰ کو ان کی رپورٹ کی گئی؟ یہ ایک عوامی بہبود کا منصوبہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب کا ایک انقلابی قدم تھا۔ اس حکم میں سالوں سے shelterless لوگوں کو مالکانہ حقوق دینے کی بات کی گئی تھی۔ اگر پانچ یا سات سالوں میں وزیر اعلیٰ کے احکامات پر

عملدرآمد نہیں ہوتا تو پھر محکمہ کیا کر رہا ہے؟ میں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے پانچ سالوں کے دوران محکمہ نے کیا کیا ہے، اس پر کوئی reminder دیا گیا اور جو افسران تعاون نہیں کر رہے کیا وزیراعلیٰ کو ان کے خلاف لکھا گیا کہ آپ کے احکامات پر عملدرآمد نہیں ہو رہا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے 15-12-2011 کا خط لکھنے کے بعد ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو کے ساتھ دوبارہ کوئی رابطہ کیا یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! آخری خط مورخہ 15-12-2011 کو لکھا گیا لیکن اس کا کوئی reply نہیں آیا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ تو وزیراعلیٰ کے احکامات کا تمسخر اُڑایا جا رہا ہے۔ پانچ سال پہلے ایک خط لکھا گیا جس کا reply نہیں آیا لیکن محکمہ نے اس بابت کسی فورم سے رجوع نہیں کیا اور اسی طرح سے ہر سال ہمارے فنڈز lapse ہوتے ہیں۔ یہ انہی محکموں کی اس طرح کی کارستانیوں کی وجہ سے اور اس طرح کے کاموں کی وجہ سے اور بیوروکریسی کے کل پرزوں کے باعث عوام کے لئے حکومت کے اچھے اقدامات کا فائدہ ہونے کی بجائے اُلٹا حکومت کی بدنامی کا باعث بنتا ہے لہٰذا میری یہ گزارش ہو گی کہ اس معاملہ کو کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اس کے ذمہ داران کا تعین کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور وہ کمیٹی within two months اس کی رپورٹ دے گی۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2598 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

***2598: ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے اپنے قیام کے بعد سے اب تک گوجرانوالہ میں ایک بھی ہاؤسنگ سکیم نہ بنائی ہے اگر یہ درست ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے گوجرانوالہ کی تعمیر و ترقی کے لئے کون کون سے بڑے منصوبے مکمل کئے ہیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) جی ڈی اے نے آمدنی حاصل کرنے کے منصوبے کون کون سے کتنے بنائے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے اپنے قیام سے لے کر اب تک ہاؤسنگ سکیم بنانے کی کافی کوششیں کی ہیں۔1992 میں سیکشن (4) حصول اراضی ایکٹ 1894 کے تحت موضع جات گرجاکھ، قیام پور کی 374 ایکڑ اراضی کا گزٹ نوٹیفکیشن نمبر L-1-2/32/M/DRA بتاریخ 26-04-1992 جاری کیا۔ جو کہ بعد ازاں چند ناگزیر وجوہات کی وجہ سے سال 2000 میں اس کو denotify کر دیا گیا۔ سال 1997 میں جی ڈی اے نے شہر کے ساتھ منسلک مواضعات لوہیانوالہ، فتومنڈ، اروپ، دھلے، گرجاکھ، قیام پور، سندر سنگھ میاں سانسی، نوشہرہ سانسی، گوجرانوالہ زرعی، کھیالی شاہ پور، چک جگنہ، ونیاوالہ اور رتہ باجوہ کے رقبہ جات پر برائے تعمیر ہاؤسنگ بذریعہ نوٹیفکیشن زیر دفعہ (17) پنجاب ڈویلپمنٹ آف سٹیز ایکٹ مجریہ 1976 جی ڈی اے کا کنٹرولڈ ایریا declare کیا لیکن بعد ازاں اس سلسلہ میں حتمی منظوری ازاں مجاز اتھارٹی نہ ملی۔ سال 2003 میں جی ڈی اے نے Joint Venture کے تحت ایک پرائیویٹ ڈویلپرز M/s Muhammad Javaid+Hamid Rafique کے ساتھ بات چیت کی اور investor کو 33 فیصد ڈویلپڈ پلاٹس کی شرائط پر آمادہ کیا مگر خصوصی کمیٹی کی طرف سے عائد شرائط کو انویسٹرز نے منظور نہ کیا جس بناء پر پراجیکٹ مکمل نہ ہو سکا۔

(ب) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ نے پچھلے تین سالوں میں 1561.743 ملین روپے کی لاگت سے 27.98Km لمبائی کی شہر کی 9 اہم سڑکوں کی تعمیر کی جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر	نام سڑک	لمبائی	لاگت
(ا)	تعمیر دورویہ سڑک پسرور روڈ تا ایسٹرن بائی پاس گوجرانوالہ	3.07Km	199.806
(۲)	تعمیر دورویہ سڑک کشمیر روڈ، پسرور روڈ سے پیپلز کالونی ڈسپوزل ورکس	3.53Km	216.152

(۳) تعمیر دورویہ سڑک کچا ایمن آباد روڈ سے جی ٹی روڈ ایسٹرن بائی پاس

2.95Km 198.374

(۴) تعمیر دورویہ سڑک جی ٹی روڈ سے جوڈیشل کالونی ویسٹرن بائی پاس

7.91km 120.884

(۵) تعمیر سڑک کالج روڈ سے گرجاکھی دروازہ سے نواب چوک گوجرانوالہ

3.72Km 127.545

(۶) بحالی / تعمیر سڑک جناح روڈ سے جی ٹی روڈ حیات النبی چوک

5.10Km 121.375

(۷) بحالی / تعمیر سڑک گورونانک پورہ سے گھنٹہ گھر چوک سے جناح روڈ

1.04Km 44.068

(۸) تعمیر دورویہ سڑک نوشہرہ روڈ سے صغیر شہید چوک سے اعوان چوک بائی پاس

2.27Km 160.736

(۹) تعمیر دورویہ سڑک گوندلانوالہ چوک سے ویسٹرن بائی پاس علی پور چوک

4.39Km 372.803

ٹوٹل 27.98Km 1561.743

(ج) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک اپنے ذرائع آمدن کے لئے چار پلازہ جات مکمل کئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام پلازہ	تفصیل
(ا) سول لائن پلازہ،	گراؤنڈ فلور 60 عدد دکانات جو کہ مالکانہ حقوق پر فروخت کر دی گئی تھیں۔
(۲) سول لائن پلازہ،	فسٹ فلور 62 عدد دفاتر فسٹ فلور مالکانہ حقوق پر فروخت کر دیئے گئے تھے۔
(۳) سول لائن پلازہ،	سیکنڈ فلور 62 عدد دفاتر سیکنڈ فلور کرایہ پر دیئے گئے ہیں۔
(۴) ٹرسٹ پلازہ مین بلاک جی ٹی روڈ	اس میں 49 عدد گراؤنڈ فلور پر دکانیں ہیں جو کہ کرایہ پر دی گئی ہیں۔
(۵) ٹرسٹ پلازہ مین بلاک جی ٹی روڈ	اس میں 16 عدد دفاتر فسٹ فلور پر واقع ہیں جو کہ تمام کرائے پر دیئے گئے ہیں۔
(۶) ٹرسٹ پلازہ ٹی بلاک جی ٹی روڈ	اس میں 23 عدد دفاتر جو کہ تمام کرایہ داری پر ہیں۔
(۷) ٹرسٹ پلازہ ٹی بلاک جی ٹی روڈ	اس میں 48 عدد دکانیں جو کہ تمام کرائے پر دی ہوئی ہیں۔
(۸) ٹرسٹ پلازہ یو بلاک مکرم مسجد روڈ	اس میں گراؤنڈ فلور پر 30 عدد دکانیں ہیں۔ جو کہ تمام کرائے پر دی ہوئی ہیں۔
(۹) ٹرسٹ پلازہ یو بلاک مکرم مسجد روڈ	اس میں فسٹ فلور اور سیکنڈ فلور جس کا رقبہ 20958Sft ہے۔ BOT Basis پر ماہانہ کرایہ پر الاٹ کیا ہوا ہے۔
(۱۰) ٹرسٹ پلازہ مین جی ٹی روڈ	اس میں 4150Sft رقبہ میسرز KFC کو BOT Basis پر ماہانہ کرائے پر الاٹ کیا ہوا ہے۔
(۱۱) جناح روڈ نزد دھلے چوک	اس میں 9800Sft رقبہ پر پٹرول پمپ / سی این جی سٹیشن الاٹ کیا ہوا ہے۔

ان تمام الاٹمنٹ کا ماہانہ کرایہ تقریباً 21 لاکھ روپے آتا ہے۔ اس مد میں جی ڈی اے کو سالانہ تقریباً 02 کروڑ 60 لاکھ روپے انکم ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو بنے ہوئے 25 سال سے اوپر کا عرصہ ہو چکا ہے اور گوجرانوالہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے۔ گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آج تک ایک بھی ہاؤسنگ سکیم نہیں بنا سکی اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! معزز ممبر ٹھیک فرما رہے ہیں لیکن اس اتھارٹی نے اپنی 50 ویں میٹنگ میں بڑی تفصیل کے ساتھ یہ فیصلہ کیا ہے کہ گورننگ باڈی نے TOR's کی منظوری دے دی ہے لیکن یہ معاملہ litigation میں ہے جس وجہ سے اُن کی سکیم رُکی ہوئی ہے۔ جونہی یہ litigation سے فارغ ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، یہ litigation کون سی عدالت میں ہے اور آپ نے اس کو pursue کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! محکمہ سے اس سے متعلق ساری انفارمیشن لے کر آپ کو بتا دوں گا۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! کیا یہ درست نہیں ہے کہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو فائدہ پہنچانے کے لئے سرکاری ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے گوجرانوالہ میں کوئی ہاؤسنگ سکیم نہیں بنائی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! یہ بات درست نہیں ہے۔ اس کی ایک گورننگ باڈی ہے جس میں چھ معزز ممبران ہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلد ہی اپنے فرائض ادا کریں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میرا تعلق گوجرانوالہ سے ہے اور اتفاق سے GDA کی گورننگ باڈی میں، میں ممبر بھی ہوں۔ میرے colleague نے جو ضمنی سوال کیا ہے میں اُس کی بالکل تائید کرتا ہوں کہ GDA کی موجودہ انتظامیہ اپنے کام میں بالکل sincere نہیں ہے اور یہ بات

100 فیصد درست ہے کہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کو فائدہ پہنچانے کے لئے GDA آج تک کوئی سکیم نہیں دے سکی اور آئندہ بھی کوئی ہاؤسنگ سکیم دینے کا ان کا ارادہ نہیں ہے۔ یہ گورننگ باڈی سے پاس بھی ہو چکا ہے لیکن آج تک اُس پر کوئی بھی کارروائی نہیں کی جا سکی ہے۔ کسی بھی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم کا جب تک قانون کے مطابق نقشہ پاس نہیں ہو جاتا تب تک وہاں پر پلاٹوں کی خرید و فروخت نہیں ہو سکتی لیکن وہاں پر پلاٹوں کی خرید و فروخت ہو رہی ہے۔ GDA اپنی safe side کرنے کے لئے محکموں کو ایک لیٹر لکھ دیتی ہے کہ ان کو گیس، بجلی یا پانی کے کنکشن نہ دیئے جائیں تو اس طرح سے GDA لوگوں کو پریشان کر رہی ہے تو میری گزارش ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ اس گورننگ باڈی کے ممبر ہیں تو آپ وہاں بیٹھ کر کیا کر رہے ہیں؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے تو آپ کے سامنے اپنی بے بسی کا اظہار کر دیا ہے کیونکہ ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں۔ ہم نے صرف گورننگ باڈی میں بیٹھ کر اجلاس کرنا ہے اور اُس سے آگے کے معاملات ہمارے کنٹرول میں نہیں ہیں کیونکہ GDA کے DG کے پاس سارے اختیارات ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! چھ معزز ممبران گورننگ باڈی کے ممبر ہیں جن میں چودھری اشرف علی انصاری بھی ممبر ہیں تو چودھری صاحب ہمیں نشاندہی کریں ہم انشاء اللہ کارروائی کریں گے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نشاندہی کر رہا ہوں اور آپ اس معاملہ کو کمیٹی کے سپرد کریں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! سوال نمبر 2478 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کھلے گندے نالوں کے باعث ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کی تفصیلات

*2478: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میں کھلے گندے نالوں (open drains) کی وجہ سے نہ صرف ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے بلکہ کئی بچے ان نالوں میں گر کر جاں بحق ہو چکے ہیں؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو ان نالوں کو ڈھانپنے کی کیا منصوبہ بندی کی گئی ہے؟

(ج) لاہور میں کھلے گندے نالے کہاں کہاں واقع ہیں۔ان ڈرینز کی لمبائی کتنی ہے اور یہ گندا پانی کس جگہ dispose of کرتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) یہ درست ہے۔کھلے نالوں کی مشینوں کی مدد سے de-salting کی جاتی ہے۔اگر کھلے نالوں کو ڈھانپ دیا جائے تو نالوں سے مشینوں کے ذریعے گار نکالنا مشکل ہو جائے گا۔ گار جمع ہونے کی وجہ سے نالوں کے overflow کا اندیشہ بڑھ جائے گا اور گنجان آبادیوں میں سے گزرنے والے نالوں کے overflow سے قریبی آبادیاں متاثر ہوں گی۔تاہم لاہور میں بہنے والے گندے نالوں کے ساتھ کافی تعداد میں درخت اور پھولدار پودے لگائے گئے ہیں۔اس سے کھلے نالوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی کم ہو جاتی ہے۔جہاں تک بچے گرنے کا تعلق ہے صوبے کی تمام نہریں، دریا اور نالے کھلے (open) ہیں اور حادثہ کہیں بھی واقع ہو سکتا ہے۔

(ب) کھلے نالوں کو مشینوں کی مدد سے صاف کیا جاتا ہے اور ہزاروں ٹن کوڑا (silt) سالانہ کی بنیاد پر نالوں سے نکالا جاتا ہے۔ڈھکے ہوئے نالوں سے مشینوں کی مدد سے کوڑا نہیں نکالا جا سکتا ہے صرف انسان کوڑا نکال سکتے ہیں اور نالے کے اندر کے ماحول کی وجہ سے مزدور وہاں زیادہ دیر کام نہیں کر سکتا۔اس کی جان کو بھی خطرہ ہوتا ہے اس لئے نالوں کی صفائی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کو ڈھانپنے کی فی الحال کوئی منصوبہ بندی زیر غور نہیں ہے۔

(ج) لاہور میں بہنے والے کھلے گندے نالوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان نالوں کی لمبائی 119.25 کلو میٹر ہے اور ان کا پانی دریائے راوی میں dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس سوال کا جز (ج) ہے کہ لاہور میں گندے نالے کہاں کہاں واقع ہیں، ان drains کی لمبائی کتنی ہے اور یہ گندا پانی کس جگہ dispose of کرتے ہیں؟ اس پر میرا ضمنی سوال ہے کہ سمن آباد سے لے کر ملتان روڈ تک علامہ اقبال ٹاؤن کے درمیان سے ایک open drain گزر رہی ہے۔ وہ drain برساتی پانی کے لئے تھی آج سے چند سال پہلے واسا نے اچھرہ، رحمٰن پورہ اور سمن آباد کا گندا پانی اُس میں ڈال دیا اور یہ کہا کہ ہم اس میں 5 فٹ کا بڑا پائپ ڈال رہے ہیں اس میں سے گندا پانی temporarily گزرے گا۔ جب یہ پائپ مکمل ہو جائے گا تو پھر یہ drain خشک ہو جائے گی اور جس مقصد کے لئے یہ drain بنی ہے تو وہ برساتی نالہ اپنی اصل شکل میں بحال ہو جائے گا۔ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھتا ہوں کہ کیا محکمہ کا اس drain کو اپنی اصل حالت میں بحال کرنے کا کوئی پروگرام ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! علامہ اقبال ٹاؤن کی drain مکمل طور پر open ہے اس کی de-silting ہمارا محکمہ کرتا ہے اور اس میں کسی قسم کا کوئی مسئلہ بھی نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ یہ open drain نہیں ہے۔ آپ ایل ڈی اے کا master plan نکال کر دیکھ لیں یہ برساتی نالہ ہے اور یہ 20 سال تک خشک رہا ہے صرف برسات کے دنوں میں وہاں پانی ہوتا تھا۔ اچھرہ اور رحمٰن پورہ کے علاقے پانی میں ڈوب جاتے ہیں ان کے قریب کوئی disposal نہیں ہے تو محکمہ نے دو تین سال لگا کر 5 فٹ کا پائپ ڈال دیا تو وہاں پر لوگوں نے اکٹھے ہو کر مظاہرے کئے۔ جب وہاں پر 5 فٹ چوڑا پائپ چل رہا ہے تو وہاں گندا نالہ ختم کیوں نہیں کرتے؟ وہ originally گندا نالہ نہیں تھا وہ by design کبھی بھی گندا نالہ نہیں رہا۔ وہ برساتی نالہ تھا اب وہ گندا نالہ ہونے کی وجہ سے علامہ اقبال ٹاؤن کے تقریباً 10 بلاک جو اُس نالے کے اوپر face کرتے ہیں وہاں شدید قسم کے ماحولیاتی مسائل پیدا ہو گئے ہیں لوگوں کے ریفریجریٹرز اور ائر کنڈیشنرز کے کمپریسر ہر سال خراب ہوتے ہیں۔ وہاں پر تعفن اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور ہر جگہ بدبُو پھیلی ہوئی ہے تو میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ وہ کبھی بھی گندا نالہ نہیں رہا۔

جناب سپیکر! میرا یہ چیلنج ہے وہ برساتی نالہ تھا تو میں چاہتا ہوں کہ اُس کو اصلی حالت میں بحال کیا جائے اور اُس کے parallel جو 5 فٹ چوڑا پائپ پڑا ہے آپ گندا پانی اُس پائپ کے اندر ڈالیں۔ میں اس کے بارے میں پوچھ رہا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! واسا کا ماسٹر پلان تیاری کے آخری مراحل میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: آپ نے یہ assurance کروا دی ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ محکمہ سے بات کر کے بتائیں کہ یہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ میں ان سے عرض کر رہا ہوں کہ یہ انسانی حقوق کا مسئلہ ہے۔ جہاں گندے نالے شروع سے ہیں وہ تو ہیں لیکن جہاں نہیں تھا اور برساتی نالہ تھا اس کو آپ زبردستی گندا نالہ بنا دیں اور اس کے ساتھ پائپ بھی ڈال دیں اور اس کو ختم نہ کریں تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش کروں گا کہ واسا اتھارٹی سے بات کر کے مجھے آئندہ ایک دو مہینوں میں اس بارے میں کوئی مثبت جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں نے بتا دیا ہے۔ میں نے اپنے محکمہ سے اس کا جواب لے کر معزز ممبر کو بتایا ہے کہ یہ آخری مراحل میں ہے انشاء اللہ تعالیٰ یہ ٹھیک ہو جائے گا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ جو بچے گر کر جاں بحق ہوتے ہیں تو اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ اس لئے نہیں ڈھانپا جا سکتا کہ مشینوں سے کوڑا نکالنا ممکن نہیں ہوتا اور انسانوں کو جانا پڑتا ہے جس سے مزدوروں کے جاں بحق ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ اگر ان کو ڈھانپنا مشکل ہے تو ان کی دیواریں تو اونچی کی جا سکتی ہیں کہ جس سے بچوں کی جانیں بچائی جا سکتی ہیں کیونکہ بچوں کی جانیں بھی بہت قیمتی ہیں۔ پوری دنیا میں drainage system ہے لیکن کہیں بھی کھلے گندے نالے نہیں دیکھے جاتے کیونکہ یہ انسانی صحت کے لئے مضر ہیں اور سانس کے ساتھ تمام چیزیں انسان inhale کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فضا میں pollution کا باعث بھی بنتے ہیں۔

جناب سپیکر: میں ان سے کیا پوچھوں؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا گندے نالوں کی سائیڈ والی دیواریں اونچی نہیں کی جا سکتیں تاکہ بچے ان میں گرنے سے بچ سکیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ہمارے جو کھلے نالے ہیں وہ سائیڈوں سے اونچے ہیں اور ان پر pollution سے بچاؤ کے لئے پھولدار درخت بھی لگے ہوئے ہیں۔ ان میں ایسے کوئی واقعات نہیں ہوتے ویسے تو یہ نہر کے بارے میں بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہاں بھی انسانی جانیں ضائع ہوتی ہیں۔ اس وقت ہی نالے میں کوئی گرتا ہے جب وہاں کوئی جاتا ہے یا کوئی حادثہ ہو جاتا ہے otherwise اللہ تعالیٰ نے آنکھیں دی ہیں کوئی بھی نالے میں ایسے ہی جا کر نہیں گرتا۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بڑی عجیب بات کر رہے ہیں کہ نالے میں اس وقت کوئی گرتا ہے جب وہ وہاں جاتا ہے لیکن وہاں نالوں کے قریب رہنے والے بچے بھی وہاں کھیلتے ہیں۔ میں لاہور کے نالے گن کر بتا سکتی ہوں کہ کتنے نالے ہیں کہ جن کی سائیڈیں اونچی ہیں یا کھلے نالے ہیں جہاں بچے کھیلتے ہیں۔ آپ بچوں کو کتنا روک سکتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! بچے تو دودھ میں بھی گر کر جل جاتے ہیں۔ یہ look after کرنا ماؤں اور parents کا کام ہے۔

جناب سپیکر: جہاں جہاں وہ نشاندہی کر رہے ہیں وہاں آپ خود دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! معزز ممبر بتائیں میں جا کر خود دیکھ لوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ نالوں کی صفائی کو مدنظر رکھتے ہوئے نالوں کو ڈھانپنے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے اور نہ ہی کوئی ایسا پراجیکٹ ہے جس سے یہ نالے پکے کئے جائیں۔ میں آپ کی اجازت سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ جاننا چاہوں گی کہ کچھ سال پہلے ایک پراجیکٹ لاہور میں پنجاب حکومت نے شروع کیا تھا کہ لاہور کے تمام نالوں کو پکا اور سائیڈوں سے ان کی دیواروں کو اونچا کر دیا جائے گا۔ میرے علم میں ہے کہ سات آٹھ سال ہونے کو ہیں اور ایک نالے کے قریبی رہائشی

بار بار اصرار کرتے ہیں کہ ہماری طرف سے درخواست کی جائے کہ ہمارے علاقہ کو کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے؟ میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے جاننا چاہوں گی کہ جو پراجیکٹ تھا اس کا کیا بنا ہے اور اس کا کیا status ہے؟ لاہور میں اتنی زیادہ تعداد میں نالے موجود نہیں ہیں کہ وہ ابھی تک پکے ہی نہیں ہوئے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ایک مرحلہ وار پروگرام کے تحت نالوں کی دیواروں کو اونچا کیا جا رہا ہے۔ ورلڈ بنک نے اس سلسلے میں فنڈز فراہم کر دیئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی یہ execute ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 2479 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فوزیہ ایوب قریشی کا ہے۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 2909 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور: پچھلے پانچ سالوں کے دوران صاف پانی کی فراہمی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2909: **محترمہ فوزیہ ایوب قریشی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران پینے کے صاف پانی فراہمی کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(ب) ان اقدامات سے ضلع بہاولپور کے کن کن علاقہ جات کو صاف پانی فراہم کیا گیا؟

(ج) مذکورہ ضلع کے کتنے لوگوں کو اس وقت صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے؟

(د) مذکورہ اٹھائے گئے اقدامات سے کتنے فیصد لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی کی گئی؟

(ہ) مذکورہ ضلع کے کتنے فیصد لوگ اب بھی صاف پانی کی فراہمی سے محروم ہیں اور ان کو کب تک صاف پانی فراہم کر دیا جائے گا، سال و تاریخ سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) ضلع بہاولپور میں پانچ سالوں کے دوران بنائے گئے منصوبہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	مالی سال	تعداد منصوبہ جات
1	2008-9	3 (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
2	2009-10	17 (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
3	2010-11	7 (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
4	2011-12	11 (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
5	2012-13	9 (Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
6	2013-14	2 (Annex-F) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
7	2014-15	11 (Annex-G) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
	کل تعداد	60

8۔ 2015-16 مالی سال16۔2015 میں مزید دو سکیمیں شامل ہیں جن پر کام جاری ہے تفصیل(Annex-H) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مندرجہ بالا اقدامات سے ضلع بہاولپور میں جن علاقہ جات کو صاف پانی فراہم کیا گیا ان کی تفصیل(Annex-A to Annex-H) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع بہاولپور کی کل آبادی 3931320 نفوس پر مشتمل ہے ان میں سے 1037605 نفوس کو صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ تفصیل Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ بالا اٹھائے گئے اقدامات سے ضلع بہاولپور کے 26 فیصد لوگوں کو صاف پانی فراہم کیا گیا۔ تفصیل Annex-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلع بہاولپور کے 74 فیصد لوگ اب بھی صاف پانی کی فراہمی سے محروم ہیں اس ضمن میں حکومت پنجاب مرحلہ وار تمام لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں مگر ہاؤس کے سامنے میں اپنے وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف کا شکریہ ادا کروں گی کیونکہ صرف بہاولپور میں ہی نہیں بلکہ چولستان بھر کے لئے بھی صاف پانی کا مسئلہ بہت بڑا مسئلہ تھا۔ اس کے باوجود جب ہم نے اس پر آواز اٹھائی تو ہمارے قائد نے اس پر فوری اقدامات کئے۔ الحمد للہ اب بہاولپور میں بھی بہت بہتری ہو گئی ہے اور چولستان کے لئے علیحدہ سے فنڈز دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: مجھے ضمنی سوال کی سمجھ نہیں آرہی کہ آپ کیا پوچھنا چاہتی ہیں۔

محترمہ فوزیہ ایوب قریشی: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 2915 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گلبرگ III میں بچھانے کے لئے منگوائے گئے کروڑوں روپے کے پائپس کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2915: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل بلاک گلبرگ III لاہور میں سیوریج پائپ لائن ڈالنے کے لئے بڑے سیوریج پائپ منگوائے گئے تھے؟

(ب) ان سیوریج پائپس پر کل کتنے اخراجات ہوئے اور یہ کب خرید کئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پائپس علاقہ کی تفریح پارک میں پڑے خراب ہو رہے ہیں؟

(د) محکمہ ان پائپس کو مذکورہ بالا علاقہ میں کب تک بچھانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ایل بلاک گلبرگ-III لاہور میں سیوریج بچھائی کے لئے سیور پائپ منگوائے گئے ہیں۔ دراصل مذکورہ پائپ ایل بلاک گلبرگ کے بارشی پانی کے نکاس کا لنک کلمہ چوک ڈسپوزل سٹیشن سے ملانے کے لئے منگوائے گئے تھے۔

(ب) کلمہ چوک ڈسپوزل سٹیشن اور ایل بلاک گلبرگ کے لنک کے طور پر بچھائے گئے ان سیوریج پائپس پر 1.5 ملین روپے کی لاگت آئی اور پائپس جولائی 2013 میں خریدے گئے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ پائپس تفریح پارک میں پڑے خراب ہو رہے ہیں۔ دراصل ان پائپس کو مون سون کے دوران بلاتعطل سڑک پر ٹریفک کو جاری رکھنے کے لئے عارضی طور پر پارک میں رکھا گیا تھا۔ بعدازاں ان تمام پائپس کو وہاں سے اُٹھا کر بچھا دیا گیا۔

(د) مذکورہ پائپس کی بچھائی کا کام مکمل کیا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ب) کے اندر کہا گیا ہے کہ سیوریج پائپس پر 1.5 ملین روپے کی لاگت آئی اور پائپس جولائی 2013 میں خریدے گئے۔ یہ معاملہ چوتھی بار ایک مہینے میں discuss کیا جا رہا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب 2013 میں پائپس خریدے گئے تو اس کے بعد یہ کام کب شروع ہوا اور کب مکمل ہوا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ کام کب شروع ہوا، کب ختم ہوا یا ہوا بھی ہے یا نہیں ان کو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! وہ کام مکمل ہو چکا ہے۔ میں تاریخ ان کو بھجوا دوں گا۔

جناب سپیکر: کیا ایل بلاک کا کام مکمل ہو چکا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! جی، مکمل ہو چکا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! 2013 میں یہ سوال دیا گیا تھا۔ آج تین سال کے بعد جواب آیا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

جناب سپیکر: یہ خوشی کی بات ہے کہ کام مکمل ہو گیا ہے اور آپ کو کیا چاہئے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! بہت خوشی کی بات ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ 2013 میں پائپس خریدے گئے تھے۔ میں ان کو تفصیل بتا دیتا ہوں کیونکہ یہ میرے حلقہ کا معاملہ ہے۔ 2013 میں یہ پائپس لئے گئے، ان کو پھر ایک پارک میں رکھ دیا گیا اور وہاں یہ دو سال پڑے رہے۔ یہاں پر انہوں نے جز(ج) میں جواب دیا ہوا ہے کہ مون سون کی وجہ سے کام شروع نہیں ہوا۔ ان کے کہنے کے مطابق لاہور کے اندر دو سال 2013 سے 2015 تک مون سون رہا۔ یہ کام 2015 میں ہوا ہے۔ میں ان کو آپ کے توسط سے یہ بھی بتا دوں کہ وہاں پر روڈز ابھی بھی مکمل نہیں ہوئے۔ وہاں پر روڈز کب مکمل ہوں گے؟ کیونکہ خان کالونی اس کے ساتھ لگتی ہے وہاں پر بھی پائپس ڈالے گئے تھے۔ خان کالونی اور ایل بلاک کا ایک ہی سیکشن بنتا ہے۔

جناب سپیکر: میں ضمنی سوال کیا پوچھوں؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ اس issue کو چلتے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں یہ سڑک کب مکمل ہو گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ انہوں نے پہلے جو سوال کیا تھا اس کا جواب آگیا ہے اور وہ کام مکمل ہو چکا ہے۔ یہ کام مارچ 2015 میں شروع ہوا اور نومبر 2015 میں ختم ہو گیا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرے ساتھ چلے چلیں اور ابھی وہاں جا کر سڑک کی حالت دیکھ لیتے ہیں۔ وہاں اس سڑک پر گاڑی نہیں چل سکتی۔

جناب سپیکر: وہ بات اور ہے، یہاں کام کی بات ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ کام مکمل ہی نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ مکمل ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ان کے کہنے سے تو مکمل نہیں ہو جاتا۔ وہ یہاں پر کچھ بھی کہہ دیں گے۔ آپ میرے ساتھ چلیں میں آپ کو دکھا سکتا ہوں۔ میں ہر تین چار دن کے بعد اس علاقہ میں جاتا ہوں۔ مجھ سے پوچھیں کہ وہاں کیا حالت ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ خود اس کو چیک کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! معزز ممبر پائپس کا فرما رہے ہیں تو وہ کام مکمل ہو چکا ہے۔ اب یہ سڑک کی بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سڑک تو بنی ہی ہے لیکن جب وہاں پائپ ڈالے جائیں گے اور سڑک نہیں بنائیں گے تو پھر کیا وہاں خالی گڑھے ہی چھوڑنے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! سڑک ٹی ایم اے بنا رہا ہے اور ان کو پیسے جمع کروا دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سڑک کب بنے گی اس کو تو پہلے ہی تین سال گزر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! سڑک بن جائے گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! 2013 کو یہ سوال دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! چلیں ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 2916 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گلبرگ۔III میں بچھائے گئے پائپس پر ہونے والے اخراجات و دیگر تفصیلات

*2916: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل بلاک گلبرگ۔III لاہور میں سیوریج کے پائپ کب بچھائے گئے اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں سیوریج سسٹم بالکل تباہ ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دو سال سے سیوریج سسٹم کی خرابی کے باعث مذکورہ علاقے کے مکینوں کے گھروں میں گندا پانی داخل ہو جاتا ہے؟

(د) حکومت مذکورہ علاقہ میں نئی سیوریج پائپ لائن بچھانے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) ایل بلاک گلبرگ۔III لاہور کا موجودہ سیوریج نظام واسا لاہور کے وجود میں آنے سے قبل 67-1966 میں بچھایا گیا۔

(ب) ایل بلاک گلبرگ۔III لاہور کا موجودہ سیوریج نظام اپنی قابل استعمال زندگی پوری کر چکا ہے۔ اس وقت سیوریج کے مسائل زیادہ ہیں۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں سیوریج سسٹم پرانا ہونے کی بناء پر نکاسی آب کے مسائل زیادہ ہیں۔ تاہم واسا کا عملہ بار بار صفائی کر کے سیوریج کو چالو رکھے ہوئے ہے۔

(د) حکومتِ پنجاب نے ایل بلاک گلبرگ۔III لاہور کے سیوریج سسٹم کی بہتری کے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے جس کا تخمینہ لاگت 72.090 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی فراہمی پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ سوال بھی 2013 میں دیا گیا تھا اور جواب 2016 میں آیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ وہاں پر موجودہ سیوریج نظام اپنی قابل استعمال زندگی پوری کر چکا ہے۔ اس وقت سیوریج کے مسائل زیادہ ہیں تو ان مسائل کو حل کرنے کے لئے کیا کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب! آپ کے چار سوال تھے لیکن آپ لیٹ ہو گئے ہیں sorry for that لیکن آپ کے کچھ سوال لے لئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! معزز ممبر جو فرما رہے ہیں وہ بات ٹھیک ہے کہ ان کی average life پوری ہو چکی ہے لیکن وہاں پر سسٹم کام کر رہا ہے تو جونہی فنڈز available ہوں گے ان کو انشاء اللہ replace کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کب تک فنڈز available ہوں گے یہ تو بتا دیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! 2018 میں مل جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ہو سکتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ فنڈز کب تک available ہوں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ہم ان کی یہ سکیم بھجوادیں گے جیسے ہی یہ پی اینڈ ڈی سے منظور ہو گی ہم کام شروع کروادیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اگر ان کا جواب ختم ہو گیا ہے تو میں اگلا ضمنی سوال کروں؟

جناب سپیکر: جی، کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (د) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 72.090 ملین روپے فنڈز کی فراہمی پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔ یہ 72 ملین روپے کب ملیں گے، انہوں نے کب ان پیسوں کے لئے apply کیا ہے، انہوں نے estimate تو لگا لیا ہوا ہے تو یہ کب تک فراہم کئے جائیں گے کیونکہ

اس کو تین سال تو ہو گئے ہیں؟ تین سال میں اگر انہوں نے 72 ملین روپے کا صرف حساب کتاب ہی لگایا ہے تو یہ کام کب تک start ہو جائے گا؟ جب وہاں پر سیوریج کے پائپ ڈالے جا رہے تھے تو صاف پانی کا انتظام بھی اسی وقت کیا جا سکتا تھا۔ وہاں پر 1.9 ملین روپے کا جو خرچ کیا ہے تو آپ اس کام کو کرنے کے لئے دوبارہ کھودیں گے، جب ایک کام ہو رہا ہے تو اسی وقت دوسرا کام بھی کیا جا سکتا تھا کہ نہیں؟ مگر نہیں، انہوں نے ایک دفعہ کھودا اب اس پر سڑک بنے گی اس کو پھر دوبارہ کھودیں گے اور پھر دوبارہ سڑک بنے گی۔ So اب اس ایک چیز کو تین سال ہو گئے ہیں اور ایک ہی area میں، یہ میں پورے لاہور کی بات نہیں کر رہا، میں ایک حلقے کی بات نہیں کر رہا نہ ہی پوری یوسی کی بات کر رہا ہوں بلکہ میں تو ایک خان کالونی بلاک (ایل) کی بات کر رہا ہوں، اور یہ اتنا چھوٹا area ہے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! منظوری تو ہو گئی ہے اب وہ 72 ملین روپے کی بات کر تو رہے ہیں اور وہ جلد ہی کام شروع کر دیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ ان سے کوئی تاریخ ہی لے دیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ آپ کو certain date تو نہیں دے سکیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! کوئی اندازہ ہی بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی معزز ممبر کو جواب دیا ہے کہ آئندہ سکیم میں ہم نے اس کو ڈالا ہوا ہے تو جیسے ہی یہ پی اینڈ ڈی سے آئندہ بجٹ میں منظور ہو گی تو ہم کام شروع کروا دیں گے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جب منظوری ہو جائے تو معزز ممبر کو بھی بتا دیا جائے کیونکہ وہ ان کا حلقہ بھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو بتا رہا ہوں کہ ہم آئندہ مالی سال میں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی سکیم execute کریں گے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال راجہ راشد حفیظ کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! ماشاء اللہ عمرہ ادا کر کے آئے ہیں۔ آپ کو عمرہ کی مبارک ہو۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3597 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے راجہ راشد حفیظ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: خیابان سر سید میں ڈسپنسری اور کمیونٹی ہال کے لئے پلاٹوں کی الاٹمنٹ

*3597: راجہ راشد حفیظ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خیابان سر سید سیکٹر۔II راولپنڈی میں محکمہ ہاؤسنگ اور فزیکل پلاننگ نے ڈسپنسری اور سیکٹر۔III میں کمیونٹی ہال کے قیام کے لئے عرصہ دراز سے پلاٹ مختص کئے ہوئے ہیں، لیکن نامعلوم وجوہات کی بناء پر تاحال ڈسپنسری اور کمیونٹی ہال کا قیام عمل میں نہیں لایا گیا؟

(ب) حکومت مذکورہ بالا پلاٹ پر ڈسپنسری اور کمیونٹی ہال کا قیام کب عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں، کیا حکومت ان دونوں پلاٹوں پر رفاہ عامہ کے لئے کوئی متبادل سہولت کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) یہ درست ہے خیابان سر سید سکیم نمبر سیکٹر۔II راولپنڈی میں ہیلتھ سنٹر / ڈسپنسری اور سیکٹر۔III میں کمیونٹی ہال کے قیام کے لئے جگہ / پلاٹس محکمہ ہاؤسنگ نے اپنے نقشہ میں مختص کئے ہیں لیکن سابقہ زمینداران سکیم ہذا کے ساتھ مقدمہ کی وجہ سے اِس کی الاٹمنٹ نہ ہو سکی ہے۔

(ب) کیونکہ لاہور ہائیکورٹ میں رٹ پٹیشن نمبر 2016/1255 بعنوان ملک شہزاد بنام ڈائریکٹر فاٹا ریجن راولپنڈی ابھی زیر سماعت ہے اور اس کی آئندہ تاریخ پیشی 16-06-20 مقرر ہے جس کی وجہ سے اس ہیلتھ سائٹ کی الاٹمنٹ نہ ہو سکی ہے۔ تاہم کمیونٹی سائٹ سیکٹر۔III کی الاٹمنٹ میں کوئی رکاوٹ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ حکومت مذکورہ بالا پلاٹ پر ڈسپنسری اور کمیونٹی ہال کا قیام کب عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟ کیا حکومت ان دونوں پلاٹوں پر رفاہ عامہ کے لئے کوئی متبادل سہولت کے قیام کا ارادہ رکھتی ہے؟ یہ خیابان کی بہت پرانی سکیمیں ہیں اور اس میں جو انہوں نے مقدمے کا حوالہ دیا ہے یہ جز(ب) میں لکھتے ہیں کہ کیونکہ لاہور ہائیکورٹ میں رٹ پٹیشن نمبر 2016/1255 بعنوان ملک شہزاد بنام ڈائریکٹر فاٹا ریجن راولپنڈی ابھی زیر سماعت ہے اور اس کی آئندہ تاریخ پیشی 2016-06-20 مقرر ہے جس کی وجہ سے اس ہیلتھ سائٹ کی الاٹمنٹ نہ ہو سکی ہے۔ تاہم کمیونٹی سائٹ سیکٹر III کی۔۔۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! آپ نے تو کہا تھا کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے تو اب آپ جواب پڑھ رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اب اپنے ضمنی سوال کی طرف آ رہا ہوں۔ اس سوال کے جز(ب) میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ الاٹمنٹ کی پیشی ہے تو سوال یہ تھا کہ حکومت رفاہ عامہ کے متبادل کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ نہیں؟ انہوں نے مقدمے کا حوالہ دے کر گول مول سا جواب دے دیا ہے جو پوچھا گیا ہے اس کا جواب نہیں دیا گیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ارادہ رکھتی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیا ارادہ رکھتی ہے؟ اس پر مقدمہ چلانے کا یا اس کا کوئی متبادل رفاہ عامہ کے لئے ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! یہاں بہت واضح جواب دیا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ معزز ممبر کو شاید سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ litigation میں ہے اور اس کا ریفرنس بھی دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: عباسی صاحب! تاریخ بھی مقرر ہے یہ pending adjudication ہے تو اس پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی۔ جی، اگلا سوال ملک تیمور مسعود کا ہے۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! سوال نمبر 4311 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ملک تیمور مسعود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی:13۔2012 میں سیوریج سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*4311: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع راولپنڈی کو سال 13-2012 کے دوران کتنی رقم سیوریج سکیموں کے لئے موصول ہوئی تھی؟

(ب) مذکورہ مدت کے دوران کتنی رقم کون کون سی سیوریج سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام، مدت تکمیل اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) پرانی سکیموں کی بحالی اور مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی، ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کتنی رقم نئی سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ہ) اس وقت کتنی سکیموں پر کام جاری ہے، ان سکیموں کے نام اور مدت تکمیل بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع راولپنڈی کو سال 13۔2012 کے دوران سیوریج سکیموں کے لئے کوئی بھی رقم موصول نہ ہوئی۔

(ب) کوئی نہیں۔

(ج) کوئی نہیں۔

(د) کوئی نہیں۔

(ہ) کوئی نہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھنا تھا کہ کیا محکمے کو بجٹ allocate ہی نہیں ہوا ہے کیونکہ انہوں نے ہر جواب میں نہیں، نہیں لکھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا پوچھ رہی ہیں کہ ان کو بجٹ allocate ہوا ہے یا نہیں؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! جی، بالکل یہی پوچھ رہی ہوں کیونکہ ان کے ہر سوال کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ کوئی نہیں، کوئی نہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کتنی رقم نئی سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! معزز خاتون ممبر کو جس بات کی سمجھ نہیں آئی وہ بتائیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو ساری بات کی ہی سمجھ نہیں آرہی ہے تو ایک کون سی بات وہ بتائیں۔

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف، ب، ج، د) سب میں ہی لکھا ہوا ہے کہ کوئی نہیں، کوئی نہیں، ہر چیز پر کوئی نہیں، کیا محکمے کے پاس بجٹ ہی نہیں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ معزز خاتون ممبر کو جس جواب کی سمجھ نہیں آئی وہ بتائیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے ان کو تو پوچھ لینے دیں۔ آپ ابھی ضمنی سوال کے لئے تشریف رکھیں۔ جی، محترمہ! آپ پوچھیں اب کیا پوچھنا چاہتی ہیں تاکہ میں بھی ان سے پوچھوں؟

محترمہ تحسین فواد: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع راولپنڈی کو سال 13-2012 کے دوران کتنی رقم سیوریج سکیموں کے لئے موصول ہوئی تھی؟ انہوں نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ضلع راولپنڈی کو سال 13-2012 کے دوران سیوریج سکیموں کے لئے کوئی بھی رقم موصول نہ ہوئی۔ پھر اس سوال کے

جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ مذکورہ مدت کے دوران کتنی رقم کون کون سی سیوریج سکیموں پر خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام، مدت تکمیل اور تخمینہ لاگت بتائیں؟ انہوں نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ کوئی نہیں۔ کیا میں آگے بھی پڑھوں؟ انہوں نے تمام سوالوں کے جواب میں لکھ دیا ہے کہ کوئی نہیں، کوئی نہیں، تو کیا آپ کو اس کے لئے بجٹ نہیں ملتا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ پوچھ رہی ہیں کہ کیا آپ کو اس کام کے لئے کوئی بجٹ نہیں ملتا ہے یا کیا مسئلہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! جب ڈیپارٹمنٹ کو فنڈز ملتے ہیں تو یہ کام ہوتے ہیں۔ جب فنڈز available ہوں گے تو جو بھی معزز ممبر کوئی سکیم دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کام کر دیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 13-2012 میں جب پورے ضلع کو کوئی فنڈ ہی نہیں ملا تو کیا سال 13-2012 میں پورے ضلع میں سیوریج کا کوئی کام نہیں ہوا اور اگر کہیں کوئی کام ہوا ہے تو وہ کس فنڈ کے through ہوا ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے تو سارے ضلع کا حوالہ دے دیا ہے کہ سارے ضلع میں کوئی فنڈ نہیں ملا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! اس سوال کے بہت clear answer دیئے گئے ہیں۔ اگر ان کو کسی سوال کی سمجھ نہیں آ رہی تو fresh question کریں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان اکیلوں کا ہی مسئلہ نہیں ہے بلکہ آپ کی بات سب کو ہی سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ اگر آپ کچھ بتائیں گے تو ہمیں بھی سمجھ آئے اور میں بھی کچھ بتانے والا بنوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! وہاں پر فنڈز نہیں تھے لہذا وہاں پر کوئی سکیم نہیں بنی۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ مجھے ان کی بات سننے دیں شاید مجھے ہی ان کی بات کی سمجھ آ جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! وہاں پبلک ہیلتھ کے لئے کوئی فنڈز نہیں تھے لہذا وہاں پر کوئی سکیم نہیں بنی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو میرے ہی سوال کی سمجھ نہیں آ رہی۔ مجھے بھی پڑھ کر پتا چل رہا ہے کہ 2013 میں فنڈز نہیں ملے تھے لیکن میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ کیا 2013 میں پورے ضلع میں کوئی سیوریج کا کام ہوا تھا اگر ہوا تھا تو کس کے through ہوا تھا یا کام ہوا ہی نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ کس سوال کے حوالے سے پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! پورے ضلع کے متعلق یہ سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: میں نے بھی ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آصف صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میرا معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال ہے کہ کیا پورے ضلع کو 13-2012 میں کوئی فنڈ نہیں ملا اور کوئی کام نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: وہ بھی یہی پوچھ رہی ہیں۔ اُن کا ضمنی سوال بھی یہی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو second کر رہی ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں اس میں کچھ چیز add کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی، جواب پوچھ رہے ہیں۔ ابھی آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! چونکہ راولپنڈی ہمارا ضلع ہے اس لئے پوچھ رہے ہیں کہ راولپنڈی کے اندر سیوریج کے حالات انتہائی بُرے ہیں۔ محترمہ بھی میرے area سے ہی ہیں۔ ہمیشہ ہر سال برسات میں لوگوں کے گھروں تک پانی جاتا ہے اور اُن کا بے شمار نقصان ہوتا ہے۔ مجھے پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتا دیں کیونکہ بڑی حیران کن بات ہے اور کیسے possible ہے کہ 13-2012 میں پورے سال میں ضلع راولپنڈی کے اندر ایک بھی سیوریج سکیم پر کام نہیں ہوا؟ ظاہر ہے کہ آپ good governance کا دعویٰ کرتے ہیں، اگر دعویٰ کرتے ہیں تو اس سوال کا جو آپ نے جواب دیا ہے کہ ہر جگہ پر "کوئی نہیں، کوئی نہیں" جبکہ ہر سال برسات میں لوگوں کی اموات ہوتی ہیں اور میڈیا پر بھی خبریں چلتی ہیں تو کیا حکومتِ پنجاب کی priorities میں یہ چیز ہی نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، جواب سننے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! پبلک ہیلتھ کے علاوہ دوسرے محکمے بھی ہیں۔ میں یہ جھوٹ تو نہیں بول سکتا کہ ہم نے یہ کام کئے ہیں۔ دوسری executing agencies نے کام کئے ہوں گے جبکہ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ نے اس سال کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی ملک تیمور مسعود کا ہے۔

DR SYED WASEEM AKHTAR: On his behalf.

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4311 ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال تو گزر گیا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4312 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ملک تیمور مسعود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حلقہ پی پی۔8 راولپنڈی میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت سے متعلقہ تفصیلات

*4312: ملک تیمور مسعود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔8 میں سال 12-2011 سے 14-2013 کے دوران کن آبادیوں کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت متعلقہ ترقیاتی ادارہ نے فراہم کی؟

(ب) اس حلقہ میں اس وقت کن آبادیوں میں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سہولت نہ ہے؟

(ج) حکومت پنجاب کب تک ان آبادیوں کو یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) حلقہ پی پی۔8 میں سال 12-2011 سے 14-2013 کے دوران محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت مندرجہ ذیل آبادیوں کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی۔

سال 12۔2011

(1) بحالی واٹر سپلائی سکیم لب ٹھٹھو

(2) واٹر سپلائی سکیم واہ گارڈن

(3) تعمیر سیوریج لائن نیو کشمیر کالونی واہ کینٹ

(4) واٹر سپلائی سکیم لالہ زار کالونی واہ کینٹ

سال 14۔2013۔

مالی سال 14۔2013 میں کوئی بھی نئی سکیم نہیں بنائی گئی ہے

(ب) حلقہ پی پی۔8 کی مندرجہ ذیل آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت نہ ہے۔

(1) بوھتی پنڈ یو سی لب ٹھٹھو (2) نکویو سی لب ٹھٹھو

(3) بَن یو سی جلالہ (4) سید وبن بولا یو سی جلالہ

(5) گاؤں جلالہ یو سی جلالہ (6) گٹیا احمد نگر یو سی واہ

(ج) گورنمنٹ کے فنڈز فراہم کرنے پر ان آبادیوں کو یہ سہولت فراہم کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کم و بیش ہر شہر کے حوالے سے ایم پی اے صاحبان کی طرف سے سیوریج اور واٹر سپلائی کی سکیموں کے سوالات آتے ہیں۔ اگر سابقہ ایوان کی کارروائی نکال کر دیکھی جائے تو مسلسل یہ کام ہر اسمبلی میں ہوتا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا شہروں کی حد بندی کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ اس سوال سے متعلق پوچھیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ جس شہر کی اس میں بات کی گئی ہے۔۔

جناب سپیکر: کون سے شہر کی؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا اس شہر کی limitation مقرر کرنے کے لئے یہ تیار ہیں؟

جناب سپیکر: جی، مجھے بتائیں کہ آپ کون سے شہر کی بات پوچھ رہے ہیں تاکہ میں اُن سے پوچھوں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس میں جو آبادیوں کا ذکر ہے میں ان کی بات کر رہا ہوں کہ کیا یہ چھوٹے بڑے شہروں کی کوئی limit مقرر کرنے کے لئے تیار ہیں؟ ہم آگے آدھا بڑھتے ہیں پھر اُس کے

اوپر نئی سکیمیں شروع ہو جاتی ہیں۔ دنیا میں ترقی یافتہ ممالک اپنے شہروں کی حدبندی کر دیتے ہیں تاکہ ایک جامع منصوبہ بندی ہو سکے اور شہریوں کو سہولیات کی فراہمی ممکن ہو سکے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! میرے خیال میں اس کا ضمنی سوال نہیں بنتا and I am sorry to say کہ آپ سے ضمنی سوال نہیں بن رہا۔ آپ ضمنی سوال کریں تو میں اُن سے جواب پوچھتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! کیا میری بات valid ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جو بات آپ کہہ رہے ہیں وہ بہت قابل عزت ہے جس پر ان کو ضرور سوچنا چاہئے لیکن آپ اس سوال کے بارے میں ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں کچھ آبادیوں کا ذکر کیا ہے کہ ان کو سیوریج کی سہولت فراہم نہیں کی جا سکی جبکہ جز (ج) میں لکھا ہے کہ گورنمنٹ کے فنڈز فراہم کرنے پر ان آبادیوں کو یہ سہولت فراہم کر دی جائے گی۔ کیا حکومتِ پنجاب مستقبل قریب میں ان آبادیوں کو سیوریج کی سہولت فراہم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتائیں کہ کیا حکومت مستقبل قریب میں ایسا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! گورنمنٹ فنڈز کی فراہمی کا بالکل ارادہ رکھتی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں گورنمنٹ سے ہی پوچھ رہا ہوں کہ وہ کیا فنڈز فراہم کرے گی یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ فنڈز فراہم کریں گے۔

جناب آصف محمود: کب فراہم کریں گے، کیا یہ کوئی time-frame دے سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: وہ ارادہ تو رکھتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ارادہ تو سارے ہی رکھتے ہیں لیکن کیا مستقبل قریب میں اس پر implement بھی ہو گا، اس کا کوئی time-frame دے دیں؟

جناب سپیکر: وہ ضرور فنڈز رکھیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! 2018 سے پہلے پہلے کر دیں گے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان کو بتائیں کہ 2018 سے پہلے کر دیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! جب بھی ہمیں فنڈز فراہم ہوں گے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ سہولت فراہم کر دیں گے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ فنڈز کس نے فراہم کرنے ہیں؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کیا اس کے لئے کوئی تحرک کیا جائے گا یا نہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! 2018 سے پہلے پہلے انشاء اللہ یہ کام ہو جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ایک اور سوال ہے؟

جناب سپیکر: جی، کیا کہا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ ان سکیموں کے لئے فنڈز کس نے فراہم کرنے ہیں؟

جناب سپیکر: جی؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ان سکیموں کے لئے فنڈز کون فراہم کرے گا؟

جناب سپیکر: حکومت ہی کرے گی اور کون کرے گا؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! یہ بتا دیں کہ کتنے عرصے میں اس کے لئے فنڈز کی یہ کوشش کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! آئندہ مالی سال میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کی سکیمیں دے دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مہربانی ہے۔ آصف صاحب! اب آپ کا کام نزدیک آ گیا ہے۔ اگلا سوال راجہ راشد حفیظ صاحب کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! On his behalf.

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! .On his behalf

جناب امجد علی جاوید: ویسے میں نے پہلے لے لیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ کو سوال کر لینے دیں اور آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 4437 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے راجہ راشد حفیظ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں پنجاب پیور ڈرنکنگ واٹر پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

4437*: **راجہ راشد حفیظ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے صوبہ بھر کی عوام کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے پنجاب پیور ڈرنکنگ واٹر پالیسی بنائی ہے؟

(ب) اس پالیسی پر کس حد تک عمل ہوا ہے اور اب تک کتنے فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے مئی 2011 میں پنجاب پیور ڈرنکنگ واٹر پالیسی منظور کروائی ہے۔

(ب) یونیسیف کے مرتب کردہ Multiple Indicator Cluster Survey 2014 کے مطابق پنجاب کے دیہی علاقوں میں 97 فیصد آبادی کو بہتر پانی تک رسائی حاصل ہے جس میں سے حکومت پنجاب کی جانب سے 10 فیصد آبادی کو پائپڈ واٹر مہیا کیا گیا ہے۔ جبکہ شہری علاقوں میں 89 فیصد آبادی کو بہتر پانی تک رسائی حاصل ہے جس میں سے حکومت پنجاب کی طرف سے 40 فیصد آبادی کو پائپڈ واٹر مہیا کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

Order please, Order please. Order in the House

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! یہ اس محکمہ سے related سوال ہے۔ لیاقت باغ کے ساتھ پریس کلب کے سامنے جم پارک ہے جو کہ خواتین کے لئے پارک ہے۔ جب وہاں میٹرو بس کا کام شروع ہوا تو اُس کو استعمال کرتے ہوئے مٹیریل وغیرہ رکھا گیا۔ اب میٹرو کا منصوبہ مکمل ہو گیا ہے جبکہ وہاں پر البراق والوں نے قبضہ کیا ہوا ہے اور پورے شہر کا گند وہاں پھینکتے ہیں۔ اس خواتین کے پارک کے سامنے پریس کلب ہے اور ساتھ ہی پی ایچ اے اور واسا کا دفتر بھی ہے لہٰذا کیا یہ اس پارک کو صاف کر کے اسی حالت میں واپس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! میں اس سوال کے کون سے جز کو دیکھوں؟

محترمہ زیب النساء اعوان: جناب سپیکر! یہ اس محکمہ سے related ہے اس لئے میں نے یہ بات کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ یہ بات علیحدہ کر لیں لیکن اگر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو اس سوال پر کوئی ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال پر آئیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ یونیسیف کے مرتب کردہ multiple indicator cluster survey 2014 کے مطابق پنجاب کے دیہی علاقوں میں 97 فیصد آبادی کو بہتر پانی تک رسائی حاصل ہے۔ ہمارے جو حلقہ جات ہیں، کیا وہ 97 فیصد میں نہیں آتے؟ پی پی۔84، پی پی۔85، پی پی۔86، پی پی۔87 اور پی پی۔90 کے تمام حلقہ جات کا 100 فیصد زیر زمین پانی استعمال کے قابل نہیں ہے۔ اسی سوالنامے میں سوال نمبر 4553 میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ اڈا پنواں فیصل آباد میں۔۔۔

جناب سپیکر: جب ہم اس سوال پر جائیں گے تو پھر دیکھیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وہ اس وقت بیان کر رہے ہیں اور میں اسی کو relate کر رہا ہوں۔ اگلے دو سوالوں میں یہ بتایا گیا ہے کہ پانی 100 فیصد ٹھیک اور قابل استعمال نہیں ہے جس کا وہ خود کہہ رہے ہیں۔ میں نے صوبائی پانچ حلقے خود بتا دیئے ہیں جبکہ دو حلقے یہاں سوالوں میں بھی mention ہیں تو میں

یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کون سا جواب درست ہے، پہلے والا جواب درست ہے یا جو میں کہہ رہا ہوں وہ درست ہے؟

جناب سپیکر: جب دوسرے سوال پر پہنچیں گے تو پھر اُن سے پوچھیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اسی سوال پر ضمنی سوال کریں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اسی سوال پر ضمنی سوال کر رہا ہوں کہ جواب میں 97 فیصد لکھا گیا ہے تو ہم بھی اسی پنجاب کا حصہ ہیں۔ جو میں نے پانچ حلقے آپ کو گنوائے ہیں اُن میں 100 فیصد ہی پانی خراب ہے جبکہ یہ کہتے ہیں کہ 97 فیصد پانی ٹھیک ہے۔ جو 97 فیصد ٹھیک ہے وہ کہاں پر ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! ان سے پانچ حلقوں کی تفصیل لے لیں اور اس حوالے سے ان کا بھی پتا کر کے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ابھی معزز ممبر جو فرما رہے تھے تو وہاں بڑا clear analysis کیا گیا ہے لیکن میاں محمد شہباز شریف نے صاف پانی کے لئے ایک میگا پراجیکٹ شروع کیا ہے۔ صاف پانی کمپنی میں۔۔۔

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ اس پراجیکٹ میں ان کا حلقہ شامل نہیں کیا گیا۔ ان کی بات کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے بڑی تفصیل کے ساتھ معزز ممبر کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صاف پانی کمپنی کے۔۔۔

جناب سپیکر: یونیسیف کے پروگرام کی بات ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! پینے کے صاف پانی تک رسائی بنیادی انسانی حقوق میں شامل ہے۔ آلودہ پانی پینے سے بہت ساری بیماریاں خصوصاً بچوں کو لگتی ہیں۔ پوری دنیا میں ایک ارب سے زائد لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مسئلہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جہاں صاف پانی کی قلت پیدا ہو رہی ہے۔ صاف پانی کی عدم فراہمی کا سب سے

زیادہ اثر بچوں پر ہوتا ہے اور وہ آلودہ پانی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں جس سے ان کی نشوونما بُری طرح متاثر ہوتی ہے۔ Pakistan Social Living Measurement Survey 2012-13 کے مطابق پنجاب کے 13 فیصد عوام کو پائپ کے ذریعے پانی فراہم کیا جاتا ہے، 38 فیصد hand pumps سے پانی حاصل کرتے ہیں، 43 فیصد لوگ بجلی کی موٹروں کے ذریعے زیرزمین پانی حاصل کرتے ہیں، 2 فیصد لوگ کنویں کا پانی استعمال کرتے ہیں جبکہ 4 فیصد آبادی دیگر ذرائع سے پانی حاصل کرتی ہے۔ پاکستان میں آبادی کا بہت بڑا حصہ زیرزمین پانی کو پینے کے لئے استعمال کرتا ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ پیدا ہونے والی ماحولیاتی آلودگی اور انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے وطن عزیز میں زیرزمین پانی کے ذخائر آلودہ ہونا شروع ہو گئے ہیں اور صوبہ پنجاب بھی ان اثرات سے محفوظ نہیں ہے۔ آلودہ پانی میں بیکٹیریا، نمکیات، آرسینک فلورائیڈ اور نائٹریٹ کی آلودگی پائی جا رہی ہے جو انسانی صحت کے لئے انتہائی مضر ہے۔ اس صورتحال کو پیش نظر رکھتے ہوئے وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کے احکامات کی روشنی میں پنجاب صاف پانی کمپنی تشکیل دی گئی جس کے ذمہ تمام صوبے کے دیہی اور نیم شہری علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ ہمیں تو آپ کی بات کی سمجھ نہیں آ رہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں ان کے سوال کی طرف آ رہا ہوں کہ اس میں تین phase بنا دیئے گئے ہیں اور تین packages میں 2018 تک صاف پانی ملے گا۔ پہلے phase میں دس اضلاع take up کئے گئے ہیں جن کی 35 تحصیلیں ہیں جہاں پر کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا phase ہو گا جس کے دوران پنجاب کے تمام اضلاع take up کئے جائیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری آنے والا خط پڑھ رہے ہیں اور خود ہی بتا رہے ہیں کہ ایک کروڑ آبادی کو پانی میسر نہیں ہے جبکہ یہاں کہہ رہے ہیں 97 فیصد آبادی کو پانی میسر ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اس ہاؤس میں غلط جواب دینا اور misrepresent کرنا بہت بڑا جرم ہے۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟ اگر جواب غلط ہے تو اس کو own کریں۔ میں تو صرف۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! لکھا یہ ہے کہ اتنے فیصد لوگوں کو پانی میسر ہے۔ یہ نہیں کہا کہ حکومت فراہم کر رہی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے تو حکومت کی بات ہی نہیں کی بلکہ میرا موقف ہے کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ 97 فیصد آبادی کو بہتر پانی تک رسائی حاصل ہے۔

جناب سپیکر! آپ قصور کے رہنے والے ہیں تو وہاں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ سوال پوچھیں، میں comment نہیں کروں گا۔ آپ کی مہربانی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ہم سب لوگ جس حقیقت کو جانتے ہیں یہ اس پر جھوٹ کیوں بول رہے ہیں؟ پورا پنجاب یہ پیٹ رہا ہے کہ ہمارا زیر زمین پانی جن کے پاس ٹھیک ہے وہ بھی خراب ہو رہا ہے اور ہمارے پورے فیصل آباد ڈویژن کا زیر زمین پانی ٹھیک نہ ہے۔ ہمارا تو 90 فیصد پانی خراب ہے اور یہ کہتے ہیں کہ پورے پنجاب کا 97 فیصد پانی ٹھیک ہے۔ یہ کہاں 97 فیصد ٹھیک ہے ہمیں بھی بتادیں؟ یہ ہمیں بتائیں کہ پنجاب کا 97 فیصد پانی کہاں ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، ان سے پوچھتے ہیں اور وہ بھی اسی بات پر لمبی چوڑی بات کریں گے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ہم نے کہا کہ 97 فیصد لوگوں کو پانی میسر ہے اور اس کی جتنی percentage ہے، جیسے جیسے ہے اس کی تفصیل بتادی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی نشستوں پر کھڑے ہو کر سروے رپورٹ پیش کرنے کا کہا)

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ انہوں نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ وہ یونیسیف کی رپورٹ کے مطابق کہہ رہے ہیں کہ جو اس نے سروے کروایا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پھر یہ سروے غلط ہے ناں۔

جناب سپیکر: چلیں جی۔ وہ سروے کو چیلنج کر رہے ہیں تو آپ دوبارہ اسے چیک کروالیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! یہ سروے ٹھیک ہے اور اس حوالے سے اگر معزز ممبر کے پاس کوئی رپورٹ ہے تو ہمیں بتا دیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! سروے پر base کر کے ان کو bail out نہ کیا جائے اور سروے رپورٹ پیش کر دیں۔ یہ تو analysis کی بات کر رہے ہیں، انہوں نے تو سروے کی بات ہی نہیں کی۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے سروے رپورٹ کا ذکر کیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! سروے رپورٹ تو میرے پاس نہیں ہے اس کے لئے یہ fresh question کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی ایوان میں پیش کر دیں گے۔ میں نے جو reference دیا ہے اس پر چیف انجینئر نے دستخط کئے ہوئے ہیں اور اس کا نام بھی لکھا ہوا ہے اور یہ 2014 کی رپورٹ ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سارے جواب ایسے ہی آنے ہیں آپ آگے چلیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں سوالات اور جوابات کا جو معیار ہے اس سے تو معزز ایوان کا وقت ضائع ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ ہم پوچھتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس کے کوئی fruitful results نہیں آتے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! سوالات کے proper جواب نہیں آ رہے۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی، تشریف رکھیں۔ انہوں نے جو سروے رپورٹ کہیں سے دیکھی اس کے مطابق بات کی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کو ذرا چیک کریں۔ راجہ راشد حفیظ کے سوال نمبر 4437 کو پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے جو دو ماہ میں اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! کمیٹی نے کیا کرنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں کیونکہ میں نے اسے کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ بڑی مہربانی۔ اگلا سوال جناب وحید اصغر ڈوگر کا ہے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4450 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: تحصیل چیچہ وطنی میں صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*4450: جناب وحید اصغر ڈوگر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چیچہ وطنی کے بیشتر علاقوں میں پینے کا صاف پانی میسر نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت عوام کی مشکلات کے پیش نظر پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مالی سال 14-2013 میں کتنے منصوبہ جات پینے کے صاف پانی سے متعلق تشکیل دینے کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے نیز مجوزہ منصوبہ جات کی تفصیل بتائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ چیچہ وطنی میں 30 فیصد آبادی کو پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر ہے جبکہ 70 فیصد آبادی کو یہ سہولت میسر نہ ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت عوام کی مشکلات کے پیش نظر پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا مرحلہ وار ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) مالی سال 14۔2013 میں تحصیل چیچہ وطنی میں رورل یا اربن واٹر سپلائی سکیموں کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! جز (الف) میں فرمایا ہے کہ 70 فیصد آبادی کو صاف پانی میسر نہیں ہے، جز (ب) میں کہا ہے کہ حکومت صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور آخر میں فرمایا ہے کہ 14-2013 کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 14-2013 میں پنجاب میں صاف پانی کے لئے کیا کوئی بجٹ رکھا گیا، اگر رکھا گیا تو کتنا رکھا گیا؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! 14-2013 میں اس مقصد کے لئے کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو صاف پانی کی کمپنی بنائی ہے اس کے پہلے package میں ان کے ضلع کو take up کیا ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! صاف پانی کمپنی ہو سکتی ہے؟

جناب سپیکر: اگر نہیں ہو سکتی تو آپ اسے چیلنج کر دیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ جہاں چیلنج کر سکتے ہیں کریں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا ہے کہ 14-2013 کے بجٹ میں صاف پانی کے لئے پنجاب میں کوئی بجٹ نہیں رکھا گیا۔۔۔

جناب سپیکر: واٹر سپلائی کے لئے۔۔۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! یہ بات on the floor of the House فرما رہے ہیں۔ میں اب یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی ایک سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 2018 تک پورے پنجاب میں صاف پانی مہیا کر دیا جائے گا۔۔۔

جناب سپیکر: انشاء اللہ۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! کیا انہیں یقین ہے کیونکہ آئندہ چند دنوں میں یہ چلے جائیں گے اور انہیں بہانہ مل جائے گا کہ ہمیں وقت ہی نہیں ملا ورنہ ہم صاف پانی مہیا کرتے؟

جناب سپیکر: نہیں۔ ایسی بات کا کوئی جواب نہیں ملے گا۔ آپ کی مہربانی اس بات کو چھوڑیں اور کوئی نیا سوال آپ کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔ اگلا سوال چوہدری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4453 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چوہدری عامر سلطان چیمہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*4453: چوہدری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا شہر کے مکین گندا پانی پینے پر مجبور ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عرصہ دراز قبل ڈالی جانے والی واٹر سپلائی کی پائپ لائنیں شدید زنگ آلودہ اور ناکارہ ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان پائپوں کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):

(الف) سرگودھا شہر میں موجودہ واٹر سپلائی سسٹم سے تقریباً 25 فیصد آبادی مستفید ہو رہی ہے، بقایا آبادی متبادل ذرائع سے اپنی ضرورت پوری کرنے پر مجبور ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ پرانی واٹر سپلائی کے پائپ زائد المیعاد ہو چکے ہیں۔

(ج) سرگودھا شہر کے لئے گورنمنٹ آف پنجاب نے شہریوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے درج ذیل دو بڑے منصوبوں کا آغاز کر دیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

	نام سکیم	تخمینہ لاگت (ملین)
1۔	واٹر سپلائی سکیم چک 49 جنوبی (ٹیل) اور ملحقہ آبادی سرگودھا	144.597
2۔	توسیع واٹر سپلائی سکیم سرگودھا سٹی بیسڈ آن کینال واٹر سپلائی سکیم سرگودھا زون	268.210

جبکہ توسیع واٹر سپلائی سکیم سرگودھا سٹی بیسڈ آن کینال واٹر سپلائی سکیم سرگودھا زون 2 اور 3 کا منصوبہ اصولاً منظور کر لیا گیا ہے جن کی لاگت 1862.677 ملین ہے اور جونہی حکومت پنجاب نے اس منصوبہ کے لئے رقم فراہم کی تو اس کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) میں بتایا ہے۔

جناب سپیکر: کون سا جز؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! جز (الف)۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! سرگودھا شہر میں جو واٹر سپلائی سسٹم ہے وہ 25 فیصد آبادی کو پانی دے رہا ہے تو بقایا آبادی اپنی ضروریات متبادل ذرائع سے پورا کرنے پر مجبور ہے۔ ٹھیک ہے وہ تو مجبور ہیں

وہ تو کچھ نہیں کر سکتے اتنا بڑا شہر ہے اس میں کیا گورنمنٹ کوئی initiative لے رہی ہے یہ کچھ بتائیں گے کہ 75 فیصد آبادی کا یہ کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: چلیں پوچھتے ہیں جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):
جناب سپیکر! جب یہ سوال آیا ہے سرگودھا شہر میں واٹر سپلائی کی 2 سکیمیں execute کی گئیں۔ فیز-1 اور فیز-2، 144 ملین اور 268 ملین سے ان دو سکیموں کے مکمل ہونے کے بعد 40 فیصد لوگوں کو صاف پانی مہیا ہو گیا ہے۔ اُس کے بعد یہ جو صاف پانی کمپنی ہے انہوں نے سرگودھا ڈسٹرکٹ کو چوتھے package میں take up کیا اور مرحلہ وار انشاءاللہ جو صاف پانی کمپنی ہے اُس نے 5 کروڑ لوگوں کو پانی مہیا کرنا ہے ان میں پنجاب کے تمام اضلاع مرحلہ وار ہیں انشاء اللہ تعالیٰ صاف پانی maximum آبادی کو provide کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: سرگودھا شہر کی باری کب آئے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):
جناب سپیکر! قصور کی؟

جناب سپیکر: سرگودھا کا پوچھ رہے ہیں، اُن کا سوال سرگودھا کا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):
سرگودھا کی باری پانچویں package میں ہے پانچویں package میں سرگودھا، میانوالی، بھکر، خوشاب شامل ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پانچویں مرحلے کا یہ month ہی بتا دیں اگر exact date نہیں بتا سکتے کہ فلاں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر):
جناب سپیکر! یہ صاف پانی کمپنی 2018 تک پورے پنجاب میں صاف پانی مہیا کرے گی۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ جو سکیم انہوں نے دی ہے میں جز (ج) کی بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ سارے پنجاب کی بات کر رہے ہیں آپ یہ بھی تو دیکھیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں تو سرگودھا کی بات کر رہا ہوں میں تو حیران ہو گیا ہوں کہ جب ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں 70 فیصد صاف پانی نہ پہنچے تو میرا انہیں خیال اب آپ دیکھ لیں گڈ گورننس کس طرف جا رہی ہے تو میں ان سے گزارش کروں گا یہ جو جز (ج) میں انہوں نے جواب دیا ہے دو واٹر سپلائی سکیمیں ہیں ایک بیسڈ آن کینال ہے اور دوسری 49 جنوبی (ٹیل) والی ہے اس میں انہوں نے نیچے لکھا ہے کہ اصولاً منظور کر لیا گیا ہے تو یہ اصولاً کی مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ اس میں اصولاً اور بے اصولی یہ کب تک جاری۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں آپ کی بات پوچھتے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): اس میں صاف لکھا گیا ہے کہ 1862 ملین روپے کا جو منصوبہ منظور کیا گیا ہے جونہی حکومت اس منصوبے کے لئے رقم فراہم کرے گی تو اس کو عملی جامہ پہنا دیا جائے گا اور جو معزز ممبر بار بار فرما رہے ہیں 25 فیصد یہ اب ان کا 40 فیصد ہے جس کو پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ 25 فیصد لکھا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جو 25 فیصد لکھا ہے جب یہ دو سکیمیں نہیں بنی تب کا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! 40 فیصد پلس 25 فیصد it means کہ 65 فیصد پر جا رہا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! ایسے نہیں ٹوٹل 40 فیصد آبادی کو صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ٹوٹل 40 فیصد تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بتا دیں گے کہ جو سکیمیں اصولاً منظور ہوئی ہیں ان کی معزز پارلیمانی سیکرٹری اگر کوئی تاریخ بتا دیں یا سال ہی بتا دیں اور کب تک یہ 40 فیصد سے آگے increase ہو گا؟

جناب سپیکر: آپ کے سوال کی مجھے خود سمجھ نہیں آئی میں اُن سے کیا پوچھوں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! 40 فیصد ہو گیا ہے اور جو اصولاً سکیم منظور ہوئی ہے اس کے متعلق میں یہ عرض کر رہا ہوں یہ کب تک مکمل ہو جائے گی اور پھر کتنے percent سرگودھا کو پانی مل جائے گا جب 40 فیصد سے increase ہو جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! یہ ratio والی بات ہے تو یہ نیا سوال کریں جو اے ڈی پی میں ہے جونہی فنڈز فراہم ہوں گے تو انشاءاللہ تعالیٰ ڈیپارٹمنٹ execute کر دے گا۔

جناب سپیکر: اچھے کی امید رکھیں اب آپ تشریف رکھیں مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 4453 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے اس سوال کے جز (ب) میں انہوں نے سوال کیا ہے کہ واٹر سپلائی کی پائپ لائنیں شدید زنگ آلودہ اور ناکارہ ہو چکی ہیں۔ انہوں نے یہ admit کیا ہے کہ یہ درست ہے پرانی واٹر سپلائی کے پائپ زائد المیعاد ہو چکے ہیں اگلا سوال انہوں نے یہ کیا ہے کہ کیا حکومت ان پائپوں کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک۔ یہ جو جز (ج) میں جو ان کا جواب ہے وہ سوال کے مطابق نہیں ہے انہیں یہ جواب دینا چاہئے تھا کہ ان پائپوں کو ہم تبدیل کرنا چاہتے ہیں اور اس مدت تک ہم تبدیل کر لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ سمجھ لیں وہ اسی طرح کہہ رہے ہیں جیسے آپ نے کہہ دیا ہے اُسی طرح اُس کو کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس کا کوئی علاج کریں کہ یہ پائپ لائنیں کب تبدیل کریں گے۔

جناب سپیکر: جلدی بتا دیں Question Hour کا وقت ختم ہونے والا ہے آدھے منٹ میں اس کا جواب دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! جب فنڈز available ہوں گے تو یہ پائپ تبدیل کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، Question Hour is over now

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب سجاد حیدر گجر): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ کے لوگوں کو صاف پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*2479: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں کتنے فیصد لوگوں کو جراثیم آلودگی سے پاک صاف پانی مہیا کیا جارہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سماجی تحفظ کے ادارے دی نیٹ ورک کے ایک سروے کے مطابق لاہور میں مہیا کئے جانے والے 13 فیصد پانی کے نمونوں میں جراثیمی آلودگی اور 31 فیصد پانی کے نمونوں میں سنکھیا(arsenic) اور اسی طرح راولپنڈی میں جمع کئے گئے پانی کے نمونوں میں 87 فیصد میں جراثیمی آلودگی پائی گئی، حکومت نے اس کے سدّباب کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پوری دنیا میں 2004 کو صاف پینے کا پانی ایک بنیادی حق کے طور پر منایا گیا۔ اس کے بعد پنجاب کے عوام کو یہ بنیادی حق مہیا کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف)

(i) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ پنجاب:۔ یونیسیف کے مرتب کردہ Multiple Indicator Cluster Survey 2014 کے مطابق پنجاب کے دیہی علاقوں میں 97 فیصد آبادی کو بہتر پانی تک رسائی حاصل ہے جس میں سے حکومت پنجاب کی جانب سے 10 فیصد آبادی کو پائپڈ واٹر مہیا کیا گیا ہے جبکہ شہری علاقوں میں 89 فیصد آبادی کو بہتر پانی تک رسائی حاصل ہے جس میں سے حکومت پنجاب کی طرف سے 40 فیصد آبادی کو پائپڈ واٹر مہیا کیا گیا ہے۔

(ii) واسا لاہور:۔ واسا لاہور اپنے زیر انتظام علاقہ میں 89 فیصد آبادی (5.8 ملین) کو جراثیم آلودگی سے پاک صاف پانی مہیا کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں واٹر سپلائی کی لائنوں کی فلشنگ اور صفائی، پانی میں ہائپو کلورائیٹ محلول کو ڈالنا، بوسیدہ واٹر سپلائی لائنوں کی تبدیلی اور روزانہ کی بنیاد پر پانی کے نمونوں کی چیکنگ کے اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ پانی کے ان نمونہ جات کی سالانہ رپورٹ بھی تیار کی جاتی

ہے۔ سالانہ رپورٹ 2013 کے مطابق پانی کے نمونوں کے ابتدائی تجزیہ میں 85 فیصد نمونے جراثیمی آلودگی سے پاک اور پینے کے لئے درست قرار پائے اور باقی ماندہ نمونے follow up کے تحت پینے کے لئے موزوں قرار پائے۔

(iii) واسا فیصل آباد:۔ واسا فیصل آباد کی آبادی 3.20 ملین نفوس پر مشتمل ہے اور واسا فیصل آباد شہر کی 60 فیصد آبادی کو پانی مہیا کر رہا ہے، واسا پانی کی فراہمی میں اضافے کے لئے منصوبہ جات پر عملدرآمد کر رہا ہے۔ واسا شہریوں کو جراثیم سے پاک پانی مہیا کر رہا ہے جس کو لیبارٹری سے WHO کے معیار کے مطابق چیک کیا جاتا ہے۔

(iv) واسا ملتان:۔ ملتان شہر میں 70 فیصد لوگوں کو جراثیم و آلودگی سے پاک صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

(v) واسا گوجرانوالہ:۔ اس وقت واسا گوجرانوالہ شہر کی تقریباً 35 فیصد آبادی کو پینے کے صاف پانی کی سہولت مہیا کر رہا ہے۔

(vi) واسا راولپنڈی:۔ واسا راولپنڈی پورے راول ٹاؤن اور پوٹھوہار ٹاؤن کی پندرہ یونین کونسلز میں پانی سپلائی کرتا ہے اور 90 فیصد لوگوں کو جراثیمی آلودگی سے پاک پانی مہیا کیا جاتا ہے باقی لوگ اپنے گھریلو بور کا پانی استعمال کرتے ہیں۔

(ب)

(i) واسا لاہور:۔ واسا لاہور میں 2013 کے دوران پانی کے نمونوں کے تجزیہ کی ابتدائی رپورٹ میں 15 فیصد نمونوں میں جراثیمی آلودگی کے شواہد ملے جو بعد ازاں فالواپ کے تحت پینے کے لئے موزوں قرار پائے۔ پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA) کے مقرر کردہ معیار کے مطابق پانی میں سنکھیا کی مقدار کی بالائی حد 0.05 یعنی (50 ppb) ہے جبکہ عالمی ادارے صحت (WHO) کے مطابق یہ حد 0.01ml/l یعنی (10 ppb) ہے۔ واسا لاہور میں تین فیصد ٹیوب ویلز کے پانی کے نمونوں میں سنکھیا کی مقدار پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (PSQCA) کے مقرر کردہ معیار سے زیادہ ہے تاہم واسا عالمی ادارے صحت (WHO) کے معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے فلٹریشن پلانٹس برائے اخراج سنکھیا کی تنصیب مرحلہ وار کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں 98 عدد فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب مکمل کی جا چکی ہے اور یہ تمام چالو حالت میں ہیں جبکہ واسا لاہور پانی میں جراثیمی آلودگی کے سدباب کے لئے روزانہ کی بنیاد پر پانی کے نمونوں کی چیکنگ، واٹر سپلائی کی لائنوں کی فلشنگ اور صفائی، پانی میں ہائپو کلورائیٹ محلول کو ڈالنا اور بوسیدہ واٹر سپلائی لائنوں کی تبدیلی کے اقدامات اٹھا رہا ہے۔

(ii) واسا راولپنڈی:۔ یہ اعداد و شمار درست نہ ہیں کیونکہ سماجی تحفظ کے ادارے دی نیٹ ورک نے واسا کو نہ سروے میں شامل کیا ہے اور نہ ہی کبھی اپنی رپورٹ شیئر کی ہے بلکہ جب نوید نور صاحب (نگران اور

تشخیصی آفیسر) دی نیٹ ورک سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے ایسی کسی رپورٹ کے شائع ہونے کی تصدیق نہیں کی۔

واسا راولپنڈی نے اپنے پانی کے ذخائر کو جراثیمی آلودگی سے پاک کرنے کے لئے کلورینیشن پلانٹس لگائے ہوئے ہیں اور باقاعدگی سے پانی کے نمونے چیک کرکے کلورین کی مقدار برقرار رکھی جاتی ہے تاہم پانی کے نمونوں میں کبھی کبھی جراثیمی آلودگی کی موجودگی کی رپورٹ آتی ہے جو عموماً پرانے گھریلو کنکشن اور پرانی رستی لائنوں کی وجہ سے ہو جاتی ہے اور جس علاقے سے گندے پانی کی شکایت موصول ہوتی ہے تو وہاں واسا فوراً اس شکایت کا ازالہ کر دیتا ہے۔

(ج)

I. پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ پنجاب:۔ جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ساری دنیا میں سال 2004 کو صاف پینے کا پانی ایک بنیادی حق کے طور پر منایا گیا۔ محکمہ ہذا نے صوبہ پنجاب میں لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے 161 اربن واٹر سپلائی سکیمیں اور 4216 رورل واٹر سپلائی سکیمیں بنائی ہیں۔ TMAs اور یوزر کمیٹیوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے ان سکیموں میں سے 1391 واٹر سپلائی سکیمیں بند ہو گئی ہیں۔ ان بند سکیموں کا سروے کروایا جن میں سے TPV نے 172 سکیموں کو Rehabilitation کے لئے منتخب کیا ہے جن پر 1123 ملین روپے خرچ ہوں گے اور ایک ملین آبادی پینے کے صاف پانی سے مستفید ہو گی۔ حکومت پنجاب کی طرف سے منظوری و فراہمی فنڈز پر ان سکیموں کو بحال (Rehabilitate) کیا جائے گا۔

مزید برآں صوبہ پنجاب کے دیہی علاقوں میں جہاں زیر زمین پانی پینے کے قابل نہ ہے وہاں حکومت پنجاب یونین کونسلوں میں صاف پانی پراجیکٹ کے تحت واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اس سلسلہ میں پنجاب صاف پانی کمپنی بنادی گئی ہے جو کہ پانی کی کوالٹی کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کرے گی اس سے دیہی علاقوں کی 9 فیصد آبادی مستفید ہو گی۔

II. واسا لاہور:۔ سال 2004 کے بعد واسا لاہور نے پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے درج ذیل اقدامات اٹھائے:

III. واسا فیصل آباد:۔ 2004 میں واسا کے زیر انتظام فیصل آباد شہر کی 50 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر تھا بعد ازاں حکومت جاپان کے مالی تعاون سے تقریباً 6 ارب روپے کی لاگت سے صاف پانی کی فراہمی کا منصوبہ مکمل کیا جس سے پانی کی پیداواری گنجائش میں 20 ملین گیلن روزانہ کا اضافہ ہوا۔ حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام 12-2011 میں 12 عدد ٹیوب ویل لگائے گئے جن سے 5 ملین گیلن اضافی پانی کی پیداوار ممکن ہوئی جس سے واسا کی پیداواری استعداد 65.00 ملین گیلن یومیہ سے بڑھ کر 93.50 ملین گیلن یومیہ ہو گئی ہے حکومت پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام

کے تحت 464.12 ملین روپے کی لاگت سے پرانی لائنوں اور گھریلو کنکشنوں کی تبدیلی کی سکیم مکمل ہو چکی ہے۔

IV. حکومت فرانس کے مالی تعاون سے پانی کی فراہمی کے ایک بڑے منصوبہ پر کام جاری ہے۔ منصوبہ کا منظور شدہ تخمینہ لاگت 5133.960 ملین روپے ہے۔ 2015 میں اس کی تکمیل کے نتیجے میں 15 ملین گیلن روزانہ مزید پانی مہیا ہو سکے گا۔

فیصل آباد شہر کی توسیع اور نتیجہ کے طور پر بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر اگلے 25 سال کے لئے تمام آبادی کو صاف پانی کی فراہمی کی ضروریات اور ذرائع کا اندازہ لگانے اور فراہمی کی منصوبہ بندی کے لئے ماسٹر پلان کی تیاری کی مد میں حکومت جاپان (جائیکا) سے تعاون لیا جا رہا ہے تاکہ تمام آبادی تک پانی کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

V. واسا ملتان:۔ ملتان شہر کی عوام کو صاف پینے کا پانی فراہم کرنے کے لئے 09-2008 اور 10-2009 میں دو واٹر سپلائی کی سکیمیں، واٹر سپلائی سکیم فیز-VI اور بحالی برائے پرانے ٹیوب ویلز شروع کی گئیں ان کی لاگت بالترتیب 375 ملین اور 192.216 ملین تھیں ان سکیموں کی تکمیل سے مزید 20 فیصد آبادی کو صاف پانی فراہم کیا گیا مزید برآں ملتان شہر میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے 27 فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ مزید 5 فلٹریشن پلانٹ بھی لگائے جا رہے ہیں اس طرح سے حکومت لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

VI. واسا گوجرانوالہ:۔ واسا گوجرانوالہ نے شہر کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے Consultants سے جامع منصوبہ بندی کروائی ہے جس کے مطابق 2511.310 ملین روپے گوجرانوالہ کی شہر کی 100 فیصد آبادی کو سہولت میسر کرنے کے لئے درکار ہیں۔

VII. واسا راولپنڈی:۔ واسا راولپنڈی اپنے علاقے میں 2004 سے لے کر اب تک تقریباً 100 کلو میٹر لمبی بوسیدہ لائینوں کو تبدیل کر چکا ہے اور تقریباً 135 فلٹریشن پلانٹس کی مدد سے صاف پانی سپلائی کر رہا ہے نیز ٹیوب ویلوں کی بھی تعداد بڑھا کر 362 کر دی ہے، ان پر کلورینیٹرز نصب کر دیئے ہیں اس کے علاوہ جہاں جہاں بوسیدہ لائن کی شکایت موصول ہوتی ہے اس کو بھی فوراً تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں محکمہ ہاؤسنگ کی گاڑیاں، پٹرول اور دیگر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*4468: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ ہاؤسنگ و شہری ترقی کی کل کتنی گاڑیاں ہیں، یہ کون کون سے افسران کے زیر استعمال ہیں، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مالی سال 14-2013 میں گاڑیوں کی R&M کی مد میں کتنی رقم رکھی گئی اور کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، ان کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن راجن پور میں کل تین عدد سرکاری گاڑیاں زیر استعمال ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

I۔ گاڑی نمبر RPA-3900 Cultus Car جو کہ ایکسیئن کے زیر استعمال ہے اور ٹھیک حالت میں چل رہی ہے۔

Ii۔ گاڑی نمبر LXB-4340 Potohar Jeep جو کہ SDO Jampur کے زیر استعمال ہے اور ٹھیک حالت میں چل رہی ہے۔

Iii۔ گاڑی نمبر JGD-4959 Hilux Double Cabin جو کہ SDO Rajanpur کے پاس ہے اور یہ ناقابل استعمال ہے۔

(ب) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن راجن پور میں گاڑیوں کی مالی سال 14-2013 میں M&R کی مد میں مبلغ 32000 روپے رکھے گئے تھے۔ گاڑیوں کی فراہم کردہ تمام رقم اس مد میں خرچ ہوئی۔

رحیم یار خان: صادق آباد میں زیر زمین پانی سے متعلقہ تفصیلات

*4530: مخدوم سید مرتضیٰ محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حبیب کالونی صادق آباد کا زیر زمین پانی کھارا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صادق آباد شہر کے لئے میٹھے پانی کی لائن احمد پور لمہ سے آرہی ہے جو ایک کلومیٹر کے فاصلے پہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت نے پورے صوبے میں میٹھا پانی فراہم کرنے کا پروگرام شروع کیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ کالونی کو بھی میٹھا پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ کالونی کا زیر زمین پانی کھارا ہے۔ پانی میں ٹی ڈی ایس 3650mg/Ltr اور ہارڈنس 1250 mg/Ltr پائی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ احمد پور لمہ سے صادق آباد شہر تک میٹھے پانی کی لائن مذکورہ کالونی سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر گزر رہی ہے۔ مین لائن سے کنکشن نہیں دیا جاسکتا کیونکہ شہر صادق آباد کی پانی کی ضرورت پہلے ہی پوری نہ ہو رہی ہے۔

(ج) جی ہاں! میٹھے پانی کی فراہمی کے لئے حکومت پنجاب کی طرف سے پورے صوبہ میں مرحلہ وار عملدرآمد ہو رہا ہے۔

(د) ADP 2015-16 میں اس آبادی کے لئے واٹر سپلائی سکیم موجود نہ ہے۔

راجن پور: تحصیل جام پور میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*4541: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور میں کل کتنی واٹر سپلائی سکیمیں کون کون سی یونین کونسل میں واقع ہیں؟

(ب) گزشتہ پانچ سال سے کون کون سی واٹر سپلائی سکیم فنکشنل اور کون کون سی نان فنکشنل ہے اور کون کون سی واٹر سپلائی سکیم کا منصوبہ ابھی تک زیر تکمیل ہے؟

(ج) رواں مالی سال 2013-14 میں کون کون سی واٹر سپلائی سکیم کے منصوبہ کے لئے کتنا فنڈز مختص کیا گیا ہے، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا حکومت تحصیل جام پور میں جن یونین کونسل میں اب تک واٹر سپلائی سکیم کا منصوبہ شروع نہیں کر سکی ان علاقوں میں آئندہ مالی سال میں واٹر سپلائی سکیم کا منصوبہ شروع کرنے کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اب تک تحصیل جام پور میں واٹر سپلائی کی کل 51 سکیمیں ہیں جن کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل جام پور میں 20 سکیمیں فنکشنل اور 31 سکیمیں نان فنکشنل ہیں جن کی لسٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز مالی سال 14۔2013 کے دوران تحصیل جام پور میں کوئی نئی سکیم زیر تکمیل نہ تھی۔

(ج) مالی سال 14۔2013 میں تحصیل جام پور کے لئے واٹر سپلائی سکیم شامل نہ تھی۔ مالی سال 15۔2014 کے دوران تحصیل جام پور کی واٹر سپلائی سکیموں کے لئے مبلغ 82.169 ملین روپے جاری کئے گئے جبکہ مالی سال 16۔2015 میں مبلغ 135.158 ملین روپے جاری کئے گئے۔ سکیموں کی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت پنجاب صوبے کے تمام علاقوں میں واٹر سپلائی کی سکیمیں بنانے کا مرحلہ وار ارادہ رکھتی ہے جس کے تحت تحصیل جام پور کے لئے مالی سال 15۔2014و16۔2015 میں واٹر سپلائی سکیموں کی منظوری دی گئی تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ننکانہ صاحب: تحصیل شاہ کوٹ اڈا پنواں فیصل ٹاؤن میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4553: قاضی احمد سعید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اڈا پنواں فیصل ٹاؤن تحصیل شاہ کوٹ میں زیر زمین پانی پینے کے قابل نہیں ہے؟

(ب) کیا حکومت وہاں نئی واٹر سپلائی سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت ترجیحی بنیادوں پر مرحلہ وار نئی واٹر سپلائی سکیمیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لاہور: شاہدرہ میں سیوریج سسٹم اور گٹروں کے ڈھکنوں سے متعلقہ تفصیلات

*4597: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2013 سے آج تک واسا لاہور نے شاہدرہ کے علاقہ میں کتنی رقم سے کن کن علاقہ جات میں سیوریج سسٹم ڈالا، ان علاقہ جات اور منصوبوں کے نام بتائیں؟

(ب) اس وقت اس علاقہ میں کن کن سکیموں پر سیوریج ڈالنے کا کام جاری ہے؟

(ج) مین ہول پر ڈھکن ڈالنا واسا کی ذمہ داری ہے یا ٹھیکیدار کی؟

(د) کیا جن علاقہ جات میں سیوریج کا کام مکمل ہو چکا ہے ان علاقہ جات کے گٹروں کے ڈھکن رکھے گئے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یکم جنوری 2013 سے آج تک واسا لاہور نے 159.000 ملین روپے کی لاگت سے شاہدرہ کے علاقوں شان کالونی، فیصل پارک، معراج پارک، شوکت کالونی، بارہ دری روڈ فرخ آباد، راوی کلفٹن، مقبرہ جہانگیر، گجر کالونی، ڈگری کالج شاہدرہ اور اللہ بخش پارک میں سیوریج نظام کی بہتری کے لئے چھ عدد منصوبہ جات مکمل کئے۔ ان منصوبہ جات کے نام درج ذیل ہیں:

(i) سیوریج سسٹم کی تنصیب یونین کونسل ایک تا آٹھ شاہدرہ، شان کالونی، فیصل پارک، معراج پارک، شوکت کالونی، بارہ دری روڈ فرخ آباد، دھیٹر ڈسپوزل راوی کلفٹن (نناوے ملین روپے)

(ii) سیوریج سسٹم کی تنصیب مقبرہ جہانگیر (اٹھارہ ملین روپے)

(iii) سیوریج سسٹم کی تنصیب گجر کالونی، راوی کلفٹن (چودہ ملین روپے)

(iv) راوی کلفٹن ڈسپوزل سٹیشن کی مشینری کی تنصیب (گیارہ ملین روپے)

(v) ڈگری کالج شاہدرہ سیوریج کی تنصیب (گیارہ ملین روپے)

(vi) اللہ بخش پارک چٹھہ پارک سیوریج کی تنصیب (چھ ملین روپے)

(ب) اس وقت اس علاقہ میں کسی بھی سیوریج سکیم پر کام جاری نہ ہے۔

(ج) نئے سیوریج سسٹم کی تنصیب میں مین ہول کے ڈھکن ڈالنا متعلقہ ٹھیکیدار کی ذمہ داری ہے۔

(د) جی ہاں! شاہدرہ میں سیوریج کے مکمل ہونے والے کام میں گٹروں پر ڈھکن رکھے گئے ہیں۔

حلقہ پی پی۔284 میں چکوک / دیہات و آبادیوں میں واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*4609: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر میں کتنے چکوک / دیہات اور آبادیاں ہیں جہاں سیوریج اور واٹر سپلائی کی سہولت نہ ہے؟

(ب) مذکورہ چکوک / دیہات، قصبے اور آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت نہ ہے، کیا حکومت وہاں سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر (فورٹ عباس) کے 171 چکوک ہیں۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے تمام چکوک کا پانی کڑوا ہے۔ اب تک محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن بہاولنگر نے 171 چکوک میں سے 66 چکوک میں واٹر سپلائی کی سکیمیں مکمل کی ہیں جن میں سے 54 واٹر سپلائی سکیمیں چل رہی ہیں۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے بقیہ 12 عدد dysfunctional واٹر سپلائی سکیموں پر مرحلہ وار پروگرام کے تحت منظوری وفراہمی فنڈز پر کام شروع کیا جائے گا۔ تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

واٹر سپلائی سکیم مروٹ مالی سال 16-2015 میں منظوری کے بعد ٹینڈر ہو چکے ہیں اور اس پر کام جاری ہے۔

حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر (فورٹ عباس) کے 171 چکوک میں سے 20 چکوک میں سیوریج، نالیوں کی سہولت موجود ہے۔ تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ باقی ماندہ 151 چکوک میں سیوریج، نالیوں کی سہولت نہ ہونے کے برابر ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت پنجاب تمام چکوک، دیہات، قصبے اور آبادیوں میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

اوکاڑہ: حویلی لکھا میں لوگوں کو پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4673: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حویلی لکھا ٹاؤن ضلع اوکاڑہ کو سال 14-2013 میں لوگوں کو پانی کی فراہمی کے لئے کل کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا شہر کے اکثر علاقوں میں پانی کے پائپ ہی نہیں بچھائے گئے، اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں مذکورہ شہر کے کن کن علاقوں میں پانی کے پائپ بچھائے جا رہے ہیں اور یہ کن مراحل میں ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حکومت پنجاب نے مالی سال 12-2011 میں ٹاؤن کمیٹی حویلی لکھا کے لئے فراہمی آب نوشی سکیم 103.207 ملین روپے کی لاگت سے منظوری فرمائی۔ مالی سال 14-2013 میں یہ سکیم 107.993 ملین روپے کی لاگت سے مکمل ہو چکی ہے۔ مالی سال 14-2013 میں اس پر 42.871 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا گیا تھا۔ مارچ 2016 میں واپڈا نے بجلی فراہم کر دی ہے۔ اس وقت سکیم کی ٹیسٹنگ ہو رہی ہے جو کہ جون میں مکمل ہو جائے گی۔ ٹاؤن کمیٹی حویلی لکھا لوگوں کو واٹر کنکشن فراہم کر رہی ہے۔ سکیم سے تسلی بخش حالت میں لوگوں کو صاف پانی میسر ہو رہا ہے۔

(ب) اس سکیم کے تحت تمام محلہ جات میں پانی کے پائپ نہ تھے ان میں پائپ بچھا دیئے گئے ہیں۔

(ج) شہر کے تمام محلہ جات میں پانی کے پائپ بچھا دیئے ہیں مثلاً پرانی حویلی۔ موڑے بند بازار۔ ڈسٹرکٹ ہسپتال۔ جمعہ خان روڈ۔ رسول والا۔ محلہ بلی سائیں۔ حجرہ روڈ۔ محلہ شکور آباد۔ پرانی حویلی۔

ضلع سرگودھا میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*4903: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔32 سرگودھا میں کل کتنی واٹر سپلائی سکیمیں ہیں؟
(ب) مذکورہ سکیمیں کن کن اداروں کے ذریعے بنائی گئی ہیں؟
(ج) مذکورہ سکیمیں کس کس گاؤں میں چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب حالت میں ہیں؟
(د) مذکورہ سکیمیں جو خراب ہیں ان کو چالو کرنے کے لئے تخمینہ لاگت کیا ہے نیز یہ سکیمیں کب تک چالو کر دی جائیں گی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی پی۔32 سرگودھا میں کل 30 عدد واٹر سپلائی سکیمیں ہیں۔
(ب) PHED نے 22 عدد اور PCWSSP نے 8 عدد واٹر سپلائی سکیمیں بنائی۔
(ج) جو سکیمیں چالو حالت میں ہیں ان گاؤں کے نام درج ذیل ہیں:

1۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 29/NB	2۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 34/NB
3۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 39/NB	4۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 30/SB
5۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 70/SB	6۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 70/SB
7۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 81/SB	8۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 83/SB
9۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 88/SB	10۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 89/SB
11۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 96/SB	12۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 100/SB
13۔	رولر واٹر سپلائی سکیم 107/SB		

جو سکیمیں خراب حالت میں ہیں ان گاؤں کے نام درج ذیل ہیں:

1۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/23	2۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/26
3۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/34	4۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/35
5۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/36	6۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/39
7۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/40	8۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/41
9۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/87	10۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/90
11۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/90	12۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/98
13۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/105	14۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/35
15۔	رولر واٹر سپلائی سکیم NB/36	16۔	رولر واٹر سپلائی سکیم SB/38
17۔	رولر واٹر سپلائی سکیم بھگٹانوالہ		

(د) جو سکیمیں خراب ہیں ان کو چالو کرنے کے لئے تخمینہ لاگت 63.984 ملین روپے ہے اگر حکومت مکمل فنڈ مہیا کر دے تو سکیموں کی بحالی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

لاہور: مغلپورہ نہر کے اطراف فلائی اوور بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4904: میاں محمود الرشید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آبادی پنج پیر اور مسکین پورہ نزد لال پل مغلپورہ نہر کے دونوں اطراف ایک دوسرے کے بالمقابل واقع ہیں اور زیادہ تر تعلیمی ادارے جیسے کہ پنجاب کالج شالامار کیمپس، Kips اکیڈمی، افتخار اکیڈمی و دیگر مسکین پورہ میں قائم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ طلباء و طالبات ان تعلیمی اداروں میں جانے کے لئے ایک چھوٹی سی پلی پار کر کے جاتے ہیں، جس سے بے شمار طلباء و طالبات بزرگ مرد، عورتیں، بچے نہر میں گر کر شدید زخمی ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقے کی عوام عرصہ دراز سے پنج پیر اور مسکین پورہ بس سٹاپ پر فلائی اوور بنانے کا مطالبہ کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا جگہ پر فلائی اوور بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ طلباء و طالبات تعلیمی اداروں میں جانے کے لئے چھوٹی پلی پار کر کے جاتے ہیں۔ جہاں تک حادثات کا تعلق ہے اس کی رپورٹ ایمرجنسی ریسکیو 1122 سروس سے لینا مناسب ہوگا۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) لال پل کے نزدیک تقریباً 300 فٹ کے فاصلہ پر پیدل چلنے والوں کی سہولت کے لئے پل موجود ہے۔ مزید برآں کینال بنک روڈ کی توسیع کے لئے 7391.198 ملین کا PC-I اصولی طور پر حکومت پنجاب نے منظور کر لیا ہے۔ جس میں پیدل چلنے والوں کی سہولت کو بھی پوری طرح مدنظر رکھا گیا ہے۔ تاہم منصوبہ شروع کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے معاملات عدالت عظمیٰ میں زیر سماعت ہیں، جس کے پیش نظر کینال بنک روڈ کے متعلقہ کوئی بھی

ترقیاتی کام سرانجام نہیں دیا جا سکتا۔ جیسے ہی عدالت عظمیٰ کی طرف سے کوئی فیصلہ دیا جاتا ہے۔اس کے مطابق مذکورہ منصوبہ پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

ملتان کالونی باغبانپورہ پی پی۔144 لاہور میں خراب سیوریج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

*5086:ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان کالونی باغبانپورہ پی پی۔144 لاہور میں سیوریج سسٹم بیٹھ گیا ہے ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملتان کالونی کا سیوریج سسٹم نیا ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں،ایوان کو آگاہ فرمایا جائے ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ملتان کالونی باغبانپورہ پی پی۔144 لاہور میں سیوریج سسٹم بیٹھ گیا ہے۔ ملتانی کالونی میں بچھایا گیا سیوریج درست کام کر رہا ہے۔تاہم جب کبھی کوئی سیوریج بندش کی شکایت موصول ہوتی ہے اسے فوراً رفع کیا جاتا ہے۔

(ب) ملتان کالونی باغبانپورہ میں نئے سیوریج سسٹم کا کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔کیونکہ موجودہ سیوریج سسٹم بالکل ٹھیک کام کر رہا ہے۔

لاہور: دھرم پورہ پر چوبچہ پھاٹک سے متعلقہ تفصیلات

*5105: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دھرم پورہ تا مغلپورہ لاہور نہر کے دونوں اطراف سڑک یکطرفہ ہے جس کی وجہ سے ٹریفک ہر وقت بلاک رہتی ہے ؟

(ب) کیا حکومت اس سڑک کو دورویہ اور چوبچہ پھاٹک پر انڈر پاس تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک روڈ ڈبل کرنے اور انڈر پاس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ ٹیپا، ایل ڈی اے، ٹریفک کی بلا رکاوٹ اور بہتر روانی کے لئے چوبچہ پھاٹک پر انڈر پاس اور سڑک کی توسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) مندرجہ بالا منصوبہ کینال بنک روڈ توسیع کا حصہ ہے جس کا PC-I اصولی طور پر حکومت پنجاب نے منظور کر لیا ہے۔ اس منصوبہ کا تخمینہ لاگت 7391.198 ملین ہے۔ تاہم منصوبہ شروع کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے معاملات عدالت عظمیٰ میں زیر سماعت ہیں، جس کے پیش نظر کینال بنک روڈ کے متعلقہ کوئی بھی ترقیاتی کام سرانجام نہیں دیا جاسکتا۔ جیسے ہی عدالت عظمیٰ کی طرف سے کوئی فیصلہ دیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق مذکورہ منصوبہ پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور: جوہر ٹاؤن میں سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*5164: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "ای" ون بلاک جوہر ٹاؤن لاہور کی سڑکیں انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) آخری مرتبہ کب اور کتنی لاگت سے ان سڑکوں کی تعمیر ومرمت کی گئی ہے؟

(ج) حکومت کب تک مذکورہ بلاک کی سڑکوں کی تعمیر ومرمت کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) جی ہاں! "ای" ون بلاک جوہر ٹاؤن میں سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) آخری مرتبہ بلاک "ای" ون بلاک جوہر ٹاؤن میں سڑکوں کی بحالی کا کام 2006 میں لاگت تخمینہ 6.5 ملین سے کیا گیا تھا۔

(ج) اس وقت اس بلاک کی آٹھ سڑکوں کی بحالی و مرمت کا کام جاری ہے جس کا لاگت تخمینہ 77لاکھ روپے ہے۔ایل ڈی اے مذکورہ بلاک کی بقیہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا کام آئندہ مالی سال میں کرے گا جس کے لئے بجٹ میں رقم مختص کی جائے گی۔

صوبہ بھر کے 26 محکمہ جات واسا کے نادہندہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*5489: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ پی ایچ اے، محکمہ آبپاشی،اوقاف، پولیس، محکمہ صحت سمیت دیگر26محکمے ایل ڈی اے (واسا) کے نادہندہ ہیں اور ان محکموں نے ایل ڈی اے واسا کے واجبات ادا کرنے ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ 19کروڑ85لاکھ روپے کی وصولی کے لئے ایل ڈی اے نے پنجاب کے مختلف محکموں کوواجبات کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کر دیئے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیاحکومت ان نادہندہ محکموں کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں توکیوں اگرہاں توکب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست ہے کہ پی ایچ اے، محکمہ آبپاشی،اوقاف، پولیس، محکمہ صحت سمیت دیگر محکمے واسا لاہور کے نادہندہ ہیں ان محکموں کی تعداد37 ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ واسالاہور نے پنجاب کے مختلف محکوں کوواجبات کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کئے ہیں جس کے مطابق 28کروڑ57لاکھ69ہزار روپے کی وصولی اِن محکمہ جات سے مطلوب ہے۔

(ج) نادہندہ محکمہ جات کو واجبات کی وصولی کے لئے نوٹس جاری کئے جارہے ہیں اور متعلقہ محکموں سے اقساط میں وصولی کی جارہی ہے اور یہ ایک جاری عمل ہے۔

پی ایچ اے لاہور میں ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*5515: محترمہ نگہت شیخ: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے لاہور میں کتنے ملازمین منظور شدہ اسامیوں پر پارکوں اور گرین بیلٹس کی دیکھ بھال کرنے پر مامور ہے، ان کی تعداد فراہم کی جائے؟

(ب) سال 14-2013 کے دوران پی ایچ اے نے لاہور کو خوبصورت بنانے کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) پی ایچ اے کون کون سے شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ شعبہ جات لاہور سمیت صوبہ بھر میں کہاں کہاں واقع ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) پی ایچ اے کے لئے سال 14-2013 کے دوران کتنا بجٹ مختص کیا گیا نیز یہ بجٹ کون کون سی مد اور کن کن جگہوں پر خرچ کیا گیا، سال وار اور مد وار مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے لاہور میں پارکوں اور گرین بیلٹس کی دیکھ بھال پر 3257 ملازمین منظور شدہ اسامیوں پر مامور ہیں۔

(ب) سال 14-2013 کے دوران پی ایچ اے نے لاہور کو خوبصورت بنانے کے جو جو کام کروائے اُن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی ایچ اے لاہور کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

(i)	شعبہ ایڈمنسٹریشن	(ii)	شعبہ فنانس
(iii)	شعبہ مانیٹرنگ اینڈ آپریشن	(iv)	شعبہ مارکیٹنگ
(v)	شعبہ انجینئرنگ	(vi)	شعبہ کوآرڈینیشن
(vii)	شعبہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ	(viii)	شعبہ ہارٹیکلچر جو کہ سات حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(د) پی ایچ اے نے سال 14-2013 کے دوران 2000.972 ملین بجٹ مختص کیا۔ یہ بجٹ جس جس مد میں اور جن جن جگہوں پر خرچ کیا اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈویژن ساہیوال میں واٹر فلٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*5669: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کس کس یوسی و مقام پر واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں، تحصیل وار، یوسی وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) یہ پلانٹ کب نصب کئے گئے، ان پر کتنی لاگت آئی؟

(ج) حلقہ پی پی۔222 کی کس کس یونین کونسل میں ابھی تک واٹر فلٹریشن نہیں لگائے گئے؟

(د) مالی سال 14-2013 میں کس کس جگہ واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے، ان کا تخمینہ لاگت کیا ہے؟

(ہ) 15-2014 میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ کس کس مقام پر لگائے جائیں گے؟

(و) جن یونین کونسلز میں واٹر فلٹریشن نصب نہ ہیں کیا حکومت ان میں واٹر فلٹریشن نصب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ساہیوال کے تحت ٹاؤن کمیٹی 120/9-L کمیر ضلع ساہیوال میں Reverse Osmosis فلٹریشن پلانٹ نصب ہے جو کہ چالو حالت میں ہے اس کے علاوہ محکمہ ہذا نے اور کسی بھی یونین کونسل میں فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا گیا ہے۔

(ب) یہ پلانٹ مالی سال 14-2013 میں لگایا گیا اس پر 2.750 ملین روپے لاگت آئی۔

(ج) کمیر کے علاوہ کسی بھی یونین کونسل میں فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا گیا ہے۔

(د) مالی سال 14-2013 میں ٹاؤن کمیٹی 120/9-L کمیر میں فلٹریشن پلانٹ لگایا گیا اس کی تخمینہ لاگت 2.750 ملین ہے۔

(ہ) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے سال 15-2014 میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ لگایا گیا ہے۔

(و) پنجاب صاف پانی کمپنی کی جانب سے ضلع ساہیوال کی تمام دیہی یونین کونسلز میں سروے کا کام جاری ہے۔ ضلع میں سروے کا کام جنوری 2016 تک مکمل ہونے کے بعد فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا، جس کے متعلق تمام معلومات فراہم کر دی جائیں گی۔

حلقہ پی پی۔87 میں واٹر سپلائی سکیم کے تحت واٹر فلٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*5686: لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سردار محمد ایوب خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں واٹر سپلائی سکیم کے تحت واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کے حوالے سے سروے کیا گیا تھا اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس حلقہ میں پانی کھارا اور زہریلا ہے جس کی وجہ سے لوگ ہیپاٹائٹس جیسی موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں، کیا حکومت ان دیہاتوں میں صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کے لئے پنجاب صاف پانی کمپنی قائم کی گئی ہے جس نے سروے کے بعد پلانٹ نصب کرنے ہیں اگر ہاں تو میرے حلقہ میں کب تک فلٹریشن پلانٹ نصب ہو جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پنجاب صاف پانی کمپنی کی جانب سے حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دیہاتی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے حوالے سے سروے تکمیل کے مراحل میں ہے۔ حلقہ میں سروے کا کام اکتوبر تا نومبر 2015 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) حلقہ پی پی۔87 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پینے کے صاف پانی کے حوالے سے سروے کیا جا رہا ہے۔ پانی کے معیار کے حوالے سے رپورٹ اکتوبر یا نومبر 2015 تک مکمل کر لی جائے گی۔ حکومت پنجاب، پنجاب صاف پانی کمپنی کے توسط سے سروے کی حتمی رپورٹ کی روشنی میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے یا واٹر سپلائی سکیمیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جون 2017 تک واٹر فلٹر پلانٹس یا واٹر سپلائی سکیموں کی تعمیر مکمل کر لی جائے گی۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے صوبہ کے دیہی علاقوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے پنجاب صاف پانی کمپنی قائم کر دی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جون 2017 تک واٹر فلٹر پلانٹس یا واٹر سپلائی سکیموں کی تعمیر مکمل کر لی جائے گی۔

راولپنڈی: پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*6113: ملک افتخار احمد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا قیام دو سال قبل وجود میں آیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس اتھارٹی کو نہ تو ابھی تک فنڈز دیئے جا رہے ہیں اور نہ ہی چیئرمین سمیت دیگر بھرتیاں کی جا رہی ہیں؟

(ج) مذکورہ اتھارٹی کو مالی سال 14-2013 اور 15-2014 میں کتنے فنڈز دیئے گئے اور ان سالوں کے دوران کون کون سے منصوبہ جات اس شہر میں شروع کئے گئے، ان کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کیا حکومت اس اتھارٹی میں خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے، چیئرمین کا تقرر کرنے اور اس کے لئے فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) راولپنڈی میں پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی کا قیام 4-اگست 2014 کو عمل میں آیا تھا۔

(ب) حکومت کی طرف سے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی راولپنڈی کو تنخواہوں کی مد میں فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔ چیئرمین کی تعیناتی کے لئے حکومت کو خط ارسال کیا گیا ہے۔ ابھی تک کوئی بھرتی نہیں کی گئی۔

(ج) 14-2013، 15-2014 میں کوئی ترقیاتی فنڈز نہ دیئے گئے ہیں۔ 15-2014 میں غیر ترقیاتی تنخواہوں وغیرہ کے لئے 163.671 ملین دیئے گئے۔

(د) چیئرمین کی تعیناتی کے بعد اتھارٹی میں بھرتیوں کا عمل شروع کیا جائے گا۔ چیئرمین کی تعیناتی کے لئے حکومت کو خط لکھا جا چکا ہے۔ تنخواہوں کی مد میں فنڈز جاری کئے جا چکے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

حلقہ پی پی۔144 میں سیوریج لائن سے متعلقہ تفصیلات

556: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔144 سنگھ پورہ موڑ لاہور براستہ بھوگیوال، شوالہ چوک تابند روڈ تک سیوریج لائن کب کتنی لاگت سے اور کتنی مدت میں ڈالی گئی تھی؟

(ب) سیوریج کا یہ منصوبہ جن واسا ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوا ان کے نام، عہدہ و گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(ج) سنگھ پورہ موڑ لاہور تابند روڈ تک سڑک کی تکمیل کے لئے سڑک کے دونوں اطراف مالکان سے کتنی کتنی جگہ لی گئی، ان مالکان کو کس شرح کے حساب سے رقم دی گئی تھی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔144 سنگھ پورہ موڑ لاہور براستہ بھوگیوال، شوالہ چوک تابند روڈ سیوریج لائن بچھانے منصوبہ 2 سال 3 ماہ کی مدت میں مکمل ہوا۔ یہ منصوبہ 22۔ مارچ 2007 میں شروع ہو کر 21۔ جون 2009 کو مکمل ہوا۔ اس پر 176.00 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) سیوریج کا یہ منصوبہ جن واسا ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوا ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	موجودہ پوسٹنگ
1۔	عبدالرحمن صدیقی	DMD(E)	19	Retired
2۔	غلام حیدر زیدی	DMD(E)	19	Retired
3۔	نعیم احمد خان	Director	18	Retired
4۔	سہیل احمد چغتائی	Sr. Const. Engr.	18	Retired
5۔	کیپٹن محمد حفیظ	Sr. Const. Engr.	18	Director (P&D)
6۔	غفران احمد	Sr. Const. Engr.	18	D(O&M)S&ABT
7۔	تحسین احمد	Jr. Const. Engr.	17	Late
8۔	عدنان احمد	Sub Engr.	11	Jr. Engr. DC-II

(ج) مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے 16 مرلہ اور 54 مربع فٹ جگہ لی گئی اور مالکان کو 7 لاکھ فی مرلہ کے حساب سے رقوم دی گئیں۔

حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر کے لئے میٹھے پانی کی فراہمی کا مسئلہ

780: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔284 بہاولنگر کے بہت سارے دیہات ایسے ہیں جن کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا/زہریلا ہے؟

(ب) کیا محکمہ مذکورہ دیہاتوں میں خصوصاً مروٹ، شہباز والا اور کھچی والا میں صاف پانی فراہم کرنے کا کوئی پروگرام رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) حلقہ پی پی۔284 بہاولنگر میں کل 169 دیہات ہیں تمام دیہاتوں کا زیر زمین پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر انتظام واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری کی رپورٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! مذکورہ دیہات جہاں پینے کا صاف پانی میسر نہ ہے وہاں لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے مرحلہ وار پروگرام کے تحت منظوری وفنڈز درکار ہیں۔

مزید برآں مروٹ میں صاف پانی فراہم کرنے کے لئے مالی سال 16-2015 میں واٹر سپلائی سکیم مروٹ کی منظوری ہو گئی ہے۔ شہباز والا میں لوگوں کو صاف پانی کی فراہمی جاری ہے۔ کھچی والا میں صاف پانی فراہم کرنے کے لئے واٹر سپلائی سکیم منظوری کے مراحل میں ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ہاؤسنگ کالونی نمبر 1 سے متعلقہ تفصیلات

787: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہاؤسنگ کالونی نمبر 1 محکمہ ہاؤسنگ کے تحت بنائی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2015 تک ہاؤسنگ کالونی نمبر 1 کے پلاٹوں کی منتقلی محکمہ مال کی بجائے محکمہ ہاؤسنگ کرتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا کالونی کے پلاٹوں کی خرید و فروخت اور منتقلی کی فیس / ٹیکس محکمہ ہاؤسنگ وصول کرتا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ہاؤسنگ کالونی مذکورہ کی تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اگر محکمہ ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) جزوی طور پر درست ہے منتقلی فیس محکمہ ہاؤسنگ وصول کرتا ہے۔ بقیہ ٹیکس متعلقہ محکمے وصول کرتے ہیں۔

(د) یہ کالونی محکمہ ہاؤسنگ نے برائے (O&M) یعنی آپریشنز اینڈ maintenance متعلقہ میونسپل ادارہ کو یعنی ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کو باضابطہ طور پر صوبائی حکومت کی پالیسی کے مطابق 1982 سے منتقل شدہ ہے۔ تمام سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہیں۔ تاہم جو سڑکیں مرمت طلب ہیں متعلقہ ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ذمہ داری ہے۔

حلقہ پی پی۔222 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات

797: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں پینے کے صاف پانی کے لئے کتنے فلٹریشن پلانٹس کہاں کہاں لگائے گئے؟

(ب) ان واٹر فلٹریشن پلانٹس پر کتنی لاگت آئی، یونٹ وار تفصیل فراہم کریں؟

(ج) ان فلٹریشن پلانٹس کو کتنے عرصہ کے لئے صاف کیا جاتا ہے؟

(د) کیا حکومت حلقہ ہذا کے دیگر گنجان اور آلودہ پانی والے علاقوں میں مزید پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن ساہیوال کے تحت پی پی۔222 میں صرف ٹاؤن کمیٹی 120/9-L کمیر میں reverse osmosis فلٹریشن پلانٹ نصب کیا گیا ہے۔ یہ فلٹریشن پلانٹ جون 2013 میں مکمل کیا گیا جس کی فنڈنگ ضلعی حکومت ساہیوال نے کی ہے۔

تقریباً چار مہینے آزمائشی طور پر چلانے کے بعد یہ فلٹریشن پلانٹ نومبر 2013 میں ٹاؤن کمیٹی کمیر کے حوالے کر دیا گیا جو اس کو کامیابی سے چلا رہی ہے۔ اس فلٹریشن پلانٹ کی کڑوے پانی کو پینے کے قابل کرنے کی استطاعت 1000 گیلن فی گھنٹہ ہے۔

(ب) اس واٹر فلٹریشن پلانٹ پر 2.750 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(ج) اس واٹر فلٹریشن پلانٹ کے فلٹر ہر دو ماہ بعد تبدیل کئے جاتے ہیں۔

(د) جی ہاں! حکومت مزید واٹر فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے صاف پانی کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت فلٹریشن پلانٹس لگائے گی۔

لاہور: گلی نمبر 2 جامعہ عثمانیہ میں سیوریج ڈالنے کا مسئلہ

802: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جامعہ عثمانیہ گلی نمبر 2 یونین کونسل 39 پی پی۔147 لاہور میں ابھی تک سیوریج نہیں ہے، اس بابت اہلیان گلی نے متعلقہ اداروں کو درخواستیں بھی دی ہیں مگر ان پر کوئی عملدرآمد نہ ہوا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس گلی میں سیوریج ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ جامعہ عثمانیہ گلی نمبر 2 یو سی۔39 پی پی۔147 میں سیوریج لائن اکتوبر 2014 میں لگا دی گئی ہے۔

(ب) سیوریج لائن مذکورہ گلی میں لگا دی گئی ہے۔

لاہور: عمر اور فضل کالونی میں صفائی کا مسئلہ

805: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) عمر کالونی اور فضل کالونی بند روڈ لاہور پی پی 149 میں گلیوں اور سیوریج کی صفائی کے لئے کتنے اہلکار کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کی چیکنگ کون کون کرتا ہے؟

(ج) ان کی ڈیوٹی ٹائم کیا ہے؟

(د) کیا حکومت ان کالونیوں میں صفائی کا انتظام بہتر بنانے اور جو عملہ یہاں پر تعینات ہے، ان کی ڈیوٹی کی چیکنگ کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) عمر کالونی اور فضل کالونی بند روڈ لاہور پی پی۔149 میں گلیوں کے سیوریج کی صفائی کے لئے تین اہلکار کام کر رہے ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:۔

1۔ طارق، اسسٹنٹ سپروائزر
2۔ امانت مسیح، سیور مین
3۔ شبیر حسین، سیور مین

(ب) ان کا چیکنگ علی حیدر سب انجینئر کرتا ہے۔

(ج) ان کا ڈیوٹی ٹائم صبح 8 بجے تا سہ پہر 3 بجے ہے۔

(د) مذکورہ گلیوں میں سیوریج کا نظام بہتر ہے اور جو عملہ یہاں پر تعینات ہے ان کی ڈیوٹی باقاعدگی سے چیک کی جا رہی ہے۔ مزید برآں موسم برسات کے دوران اس کام کے لئے اضافی عملہ بھی بھرتی کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: پی ایچ اے کے لگائے گئے پودوں سے متعلقہ تفصیلات

817: میاں طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد نے سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے دوران کس کس جگہ پھول اور پودے لگائے؟

(ب) ان پر کتنی رقم سرکاری خزانہ سے خرچ ہوئی اور کتنی رقم کس کس پرائیویٹ اداروں کے تعاون سے خرچ ہوئی؟

(ج) فیصل آباد شہر میں پی ایچ اے کس کس جگہ اور روڈز پر پھول اور پودے لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد نے سال 14-2013 اور 15-2014 میں چاروں ٹاؤنز کے پارکوں، گرین بیلٹس، سنٹرل میڈینز اور راؤنڈ اباؤٹس جن میں باغ جناح، ڈی گراؤنڈ، کلیم شہید پارک، کچہری روڈ، عبداللہ پور انڈر پاس، سرینا روڈ، مدینہ ٹاؤن، باغ جناح، کلب روڈ، سعید اقبال روڈ، سمندری روڈ، پکی ماڑی آر۔بی کینال، عبداللہ پور پل، کینال روڈ، کشمیر روڈ اور اس کے علاوہ پی ایچ اے کے ایریا میں مختلف جگہوں پر پھولدار پودے لگائے گئے اور باغ جناح، ڈی گراؤنڈ اور کلیم شہید پارک میں فلاور کارپٹس بنائے گئے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران مبلغ -/91,76,625 روپے سرکاری خزانہ سے ادا کئے گئے اور مبلغ -/55,00,000 روپے پرائیویٹ اداروں کے تعاون سے خرچ کئے۔

(ج) پی ایچ اے فیصل آباد کینال روڈ، جھنگ روڈ، جھمرہ روڈ اور بلال روڈ پر موجود گرین بیلٹس کی بحالی اور نئی پلانٹیشن کا ارادہ رکھتی ہے۔ گرین بیلٹس کے علاوہ پارکوں کی بحالی کا کام بھی جاری ہے۔ پی ایچ اے فیصل آباد کلیم شہید پارک، شہباز شریف پارک، کشمیر پارک، باغ جناح پارک اور ڈی گراؤنڈ پارک کے علاوہ شہر میں موجود دیگر پارکوں کی تزئین و آرائش کا ارادہ رکھتی ہے۔

فیصل آباد: پی ایچ اے کے زیر انتظام پارکوں سے متعلقہ تفصیلات

818: میاں طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد کے تحت کون کون سے اضلاع آتے ہیں؟

(ب) اس کے تحت کس کس جگہ کتنے پارک ہیں؟

(ج) ان پارکوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازم کس عہدہ اور گریڈ کے کام کر رہے ہیں؟

(د) ان پارکوں کے سال 14۔2013 اور 15۔2014 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) ان پارکوں میں کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد کی حدود فیصل آباد شہر کے چار اربن ٹاؤنز پر مشتمل ہے اس میں کوئی اور ضلع شامل نہیں۔

(ب) چار اربن ٹاؤنز میں پی ایچ اے کے زیر کنٹرول پارکوں کی مجموعی تعداد 318 ہے۔ تفصیل فلیگ (اے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی ایچ اے کے زیر کنٹرول گراؤنڈ پارکوں / گرین بیلٹس وغیرہ کی دیکھ بھال کے لئے دستیاب مالی / بیلداران اور سپروائزر سٹاف کی مجموعی تعداد 576 ہے۔ تفصیل (فلیگ (بی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) 14-2013 میں حکومت کی طرف سے پی ایچ اے کو کوئی ترقیاتی فنڈ مہیا نہ کیا گیا جبکہ ڈسٹرکٹ ADP سے چند پارکوں میں ڈویلپمنٹ شروع کی گئی جس پر 32.00 ملین روپے خرچ ہوئے جبکہ 15-2014 میں ڈسٹرکٹ ADP اور پی ایچ اے Own Source کے تحت 117.679 ملین روپے پارکوں کی ڈویلپمنٹ پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔ تفصیل فلیگ (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پی ایچ اے کی طرف سے پارکوں میں عوام کے لئے جو سہولیات مہیا کی گئی ہیں ان میں گارڈن لائٹس، بچوں کے جھولے، چھتریاں، لیٹرین، جوگنگ / واکنگ ٹریکس وغیرہ شامل ہیں۔

ضلع لاہور میں یونین کونسل وار ٹیوب ویلز کی تعداد و دیگر تفصیلات

839: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں یونین کونسل نمبر 17، 18 اور 33 میں کل کتنی ٹیوب ویلز موجود ہیں نیز سال 14۔2013 کے دوران یونین کونسلز میں کتنے نئے ٹیوب ویلز لگائے گئے اور ان نئے ٹیوب ویلز پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) ضلع لاہور میں یونین کونسل نمبر 17، 18 اور 33 میں کل کتنے پارکس موجود ہیں نیز ان پارکس کی دیکھ بھال کون کرتا ہے اور ان پارکس کی دیکھ بھال کے لئے محکمہ نے کتنے مالی رکھے ہوئے ہیں؟

(ج) ضلع لاہور میں یونین کونسلز نمبر 18، 17 اور 33 میں سال 14-2013 کے دوران کون کون سے ترقیاتی کام کروائے گئے، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ضلع لاہور میں یونین کونسل 18,17 اور 33 میں کل دس ٹیوب ویلز موجود ہیں جو درج ذیل ہیں:

(1)	شاہ بدر دیوان	(2)	بیگم پورہ
(3)	جمشید پارک	(4)	عثمان پارک
(5)	بیگم پورہ بوسٹر	(6)	کانجھی ہاؤس
(7)	کوٹ خواجہ سعید	(8)	سحر روڈ
(9)	باغیچی سیٹھاں	(10)	عثمان آباد سانسی کوارٹر ٹیوب ویلز ہیں۔

سال 14-2013 کے دوران یونین کونسل نمبر 33 میں باغیچی سیٹھاں میں ٹیوب ویل لگایا گیا جس پر تقریباً 9.00 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) ضلع لاہور میں یونین کونسلز نمبر 18,17 اور 33 میں کل چار پارکس ہیں۔ محکمہ پی ایچ اے پارکس کی دیکھ بھال کرتا ہے اور محکمہ نے پارکس کی دیکھ بھال کے لئے 16 مالی تعینات کئے ہوئے ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں یونین کونسل 17 اور 18 میں سال 14-2013 میں کوئی ترقیاتی کام نہ ہوا، جبکہ یونین کونسل 33 میں سال 14-2013 کے دوران گیسٹر (package(II کے تحت واٹر سپلائی کی لائنیں درس روڈ، سرائے امباں والی اور شالامار پارک میں بچھائی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

692-Rft-4 i/d
628-Rft-6 i/d
12-Rft-8 i/d
2914-Rft-10 i/d

ڈائریکٹر جنرل PHATA سے متعلقہ تفصیلات

841: ڈاکٹر سید وسیم اختر : کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی (PHATA) کے افسران جو اس وقت پبلک ڈیلنگ اور فیلڈ پوسٹنگ پر تعینات ہیں کیا ان کے خلاف بدعنوانی اور کرپشن کے زمرے میں محکمانہ، انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ یا نیب NAB میں انکوائری چل رہی ہے ایوان کو اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) جن افسران کے خلاف بدعنوانی اور کرپشن کے تحت محکمانہ انٹی کرپشن یا نیب میں انکوائریز چل رہی ہیں کیا ان کی پبلک ڈیلنگ اور فیلڈ پوسٹنگ پر تعیناتی موجودہ حکومت کی کھلی خلاف ورزی نہیں ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) اس وقت ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی میں تعینات کسی آفیسر کے خلاف محکمانہ، انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ یا نیب میں کسی قسم کی کوئی انکوائری نہیں ہے۔ دو اہلکاروں خادم حسین ڈپٹی ڈائریکٹر (TP) اور ظفر اقبال پراچہ (ڈائریکٹر) کے خلاف ACE کے مقدمات زیر سماعت ہیں دونوں ہی ریٹائر ہو چکے ہیں۔

(ب) حکومتی ہدایات پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی سے متعلقہ تفصیلات

842: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ پلاننگ ایجنسی (PHATA) کب معرض وجود میں آئی ہے، آج تک اس نے کتنی ہاؤسنگ سکیمیں شروع کیں اور کتنی مکمل کیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) یہ ہاؤسنگ سکیمیں کتنے رقبے پر محیط ہیں؟

(ج) ان ہاؤسنگ سکیموں سے کتنے کمرشل اور رہائشی پلاٹس مہیا ہوئے ہیں؟

(د) پلاٹس کی الاٹمنٹ اور آکشن نیلامی کمیٹی کا سربراہ اور ممبران کون ہیں، ایجنسی کے ابتدا میں جو کمیٹی کا سربراہ یا ممبران تھے کیا ان میں ردو بدل کیا گیا ہے اگر کیا گیا ہے تو کب اور کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) پنجاب ہاؤسنگ اینڈ ٹاؤن پلاننگ ایجنسی (PHATA) بذریعہ آرڈیننس 2002 میں معرض وجود میں آئی اور 2004 میں فعال ہوئی۔ ایجنسی ہذا نے (14) ہاؤسنگ سکیموں کا اجراء کیا اور آج تک (6) ہاؤسنگ سکیمیں مکمل کیں ان ہاؤسنگ سکیموں کی تفصیل تتمہ (الف وب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سکیمیں (886) ایکڑ پر محیط ہیں۔ ان تمام ہاؤسنگ سکیموں کے رقبہ جات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سکیموں میں (3777) رہائشی پلاٹ بنائے گئے ہیں اور (تقریباً 12) ایکڑ رقبہ کمرشل پلاٹوں کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

(د) 3 اور 5 مرلہ رہائشی پلاٹوں کی الاٹمنٹ ڈسٹرکٹ ہاؤسنگ کمیٹی زیر سربراہی متعلقہ ڈی سی او کی جاتی ہے۔ جس میں دیگر ممبران تحصیل میونسپل آفیسر، اسسٹنٹ کمشنر، ڈپٹی ڈائریکٹر ٹاؤن پلاننگ (PHATA) سب ریجن متعلقہ کمیٹی کے سیکرٹری کے فرائض انجام دیتا ہے۔ 5 مرلہ سے بڑے رہائشی پلاٹ اور کمرشل پلاٹ بذریعہ آکشن کمیٹی نیلام کئے جاتے ہیں۔ اس کمیٹی کا سربراہ متعلقہ ڈائریکٹر PHATA ریجن ہے اور دیگر ممبران میں نمائندہ ڈی سی او، تحصیل میونسپل آفیسر، اسسٹنٹ کمشنر یا اس کا نمائندہ، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر قیمت متعین کرنے کے لئے شامل ہیں۔ جبکہ متعلقہ ڈپٹی ڈائریکٹر PHATA سب ریجن کمیٹی کے سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ ڈسٹرکٹ ہاؤسنگ کمیٹی کے سربراہ جو کہ ڈی سی او ہے میں کوئی ردو بدل نہ کی گئی ہے۔ البتہ آکشن کمیٹی کے سربراہ ڈی سی او کی بجائے ڈائریکٹر PHATA ریجن کو گورننگ باڈی کے اجلاس مورخہ 14-11-28 کے فیصلے کے تحت مقرر کیا گیا کیونکہ محکمہ کو ڈی سی او کی مصروفیات کی وجہ سے آکشن میں دشواری پیش آرہی تھی اور ریکوری ٹارگٹ مقرر کردہ فنانس ڈیپارٹمنٹ پورا کرنا مشکل تھا۔ اس تبدیلی سے محکمہ کا ریکوری ٹارگٹ پورا کرنے میں بہت بہتری آئی ہے اور سال 15-2014 میں 585.100 ملین کے ٹارگٹ کے لئے 615.000 ملین روپے وصول کئے گئے۔

ضلع لاہور میں کمرشلائزیشن فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

921: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں کمرشلائزیشن فیس کا شیڈول کیا ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) ضلع لاہور میں کمرشل پلازوں اور شاپنگ سنٹروں سے سال 13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران کمرشلائزیشن فیس کی مد میں کتنی رقم قومی خزانے میں جمع کروائی، سال وار تفصیل بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب تنویر اسلم ملک):

(الف) ایل ڈی اے لینڈ یوز رولز 2014 کے مطابق مستقل کمرشلائزیشن کی فیس ڈی سی او ویلوایشن ٹیبل کے تحت پراپرٹی کے کل رقبہ کی کمرشل ویلیو کا 20 فیصد ہے جبکہ عارضی کمرشلائزیشن کی فیس ڈی سی او ویلوایشن ٹیبل کے تحت پراپرٹی کے کل رقبہ کی کمرشل ویلیو کا 1.25 فیصد ہے۔ تاہم صحت اور تعلیم سے متعلقہ عارضی کمرشلائزیشن کی فیس ڈی سی ویلوایشن ٹیبل کے تحت پراپرٹی کے کل رقبہ کی کمرشل ویلیو کا 0.625 فیصد ہے۔

(ب) ایل ڈی اے نے کمرشلائزیشن کی مد میں سال 13-2012 میں 2۔ارب 53 کروڑ 70 لاکھ 6 ہزار 670 روپے اور سال 14-2013 میں 2۔ارب 35 کروڑ 88 لاکھ 59 ہزار 608 روپے وصول کئے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال تھا۔

جناب سپیکر: محترمہ! i am sorry میں اس کو extend نہیں کر سکتا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! تشریف رکھیں آپ کی بڑی مہربانی۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں ایک منٹ ذرا ان کی بات سن لیں۔ جی، شاہ صاحب!

صحت کی سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے قائم پنجاب رورل سپورٹ پروگرام ختم کرنے کا انکشاف

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پنجاب میں دیہاتوں کے اندر صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لئے PRSP کے حوالے سے ایک تنظیم گورنمنٹ کی سطح پر کھڑی کی گئی اور اس میں کوئی ساڑھے چھ ہزار کے قریب ڈاکٹرز، لیڈی ڈاکٹرز، نرسز، LHVs، ڈسپنسرز، نائب قاصد اور الائیڈ میڈیکل سٹاف بھرتی کیا گیا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان! آپ ان کی بات ذرا سن لیں پھر آپ کو جواب دینا ہوگا۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب والا! گیارہ سال تک یہ لوگ پنجاب کے دیہات کے چودہ اضلاع کے اندر صحت کی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بناتے رہے اور گورنمنٹ سیکٹر کے اندر جو تنخواہیں ڈاکٹرز کو دی جا رہی تھیں اس سے نسبتاً کم تنخواہوں پر یہ لوگ کام کرتے رہے ہیں۔ ان لوگوں سے گیارہ سال خدمت لی گئی اور ان میں سے بیشتروں کی عمریں سرکاری ملازمتوں کی جوانٹری کی مدت ہوتی ہے اس سے بھی گزر گئیں۔ اب گورنمنٹ یہ سارا پراجیکٹ wind up کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز بہت unrest ہیں اور میری اطلاعات کے مطابق وہ سارے in block یہاں آکر اسمبلی کے باہر مال روڈ پر دھرنا دینا چاہتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے گورنمنٹ سے کہتا ہوں کہ یہ ظلم نہ کریں۔ اگر ان میں کوئی خامیاں کوتاہیاں ہیں تو ان کی اصلاح کریں اتنی بڑی تعداد کے اندر لوگوں کو بے روزگار کر دینا، ان کو lay off کر دینا قرین انصاف نہیں ہے حالانکہ آپ نے اُن کی optimum عمر میں اُن سے خدمت لی ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بہت ہی دردمندانہ التماس کروں گا اور اس وقت یہاں گورنمنٹ کی طرف سے جو بھی موجود ہیں خواجہ عمران نذیر بھی یہاں موجود ہیں یہ خوبصورتی سے کہہ دیں گے کہ یہ ہمارا subject نہیں ہے بلکہ یہ لوکل گورنمنٹ کا subject ہے بلکہ بہر حال یہ حکومت کا ہی subject ہے۔ یہ ظلم نہ کیا جائے اس کے لئے کوئی remedy تلاش کی جائے، انہیں کہیں adjust کیا جائے اور ان کو بے روزگار نہ کیا جائے۔ یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈاکٹر وسیم اختر صاحب میرے محترم بھائی ہیں اور یہ ہمیشہ اچھے issues پر بات کرتے ہیں میں بالکل یہ نہیں کہوں گا کہ یہ ہمارا issue نہیں ہے یہ سب کا issue ہے۔ وہ تو technicalities تھیں جو میں نے آپ سے discuss کیں۔ میں ایک چیز واضح کر دوں کہ اللہ کے فضل سے کسی کو بے روزگار کرنے کی ہماری کوئی پالیسی نہیں ہے۔ میں بالکل یہ بات clear کر دینا چاہتا ہوں کہ جب PRSP والا issue ہوا تھا تو وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنائی تھی اور ہم اس پر اس وقت کام کر رہے ہیں۔ ہم ایوان میں یقین دہانی کرا رہے ہیں کہ ان تمام لوگوں کے ساتھ انصاف کیا جائے گا اور جتنا جتنا عرصہ ان لوگوں نے وہاں کام کیا ہے، اگر مثال کے طور پر پالیسی میں ان کو دوبارہ adopt کیا گیا تو ہم ان کے tenure کو اس میں شامل رکھیں گے اور کسی ایک شخص کے ساتھ بھی انشاء اللہ زیادتی نہیں ہوگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ بالکل کوئی شخص بے روزگار نہ ہو۔ جہاں تک PRSP کا تعلق ہے تو اس میں جو تحفظات ممبران اسمبلی کو ہیں انہی کی روشنی میں ہم نے اس کو بہتر سے بہتر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ کے ان تحفظات کی روشنی میں ہم ان کے ساتھ مل کر ایک ایسی پالیسی بنا رہے ہیں جس میں زیادہ سے زیادہ deliver کیا جا سکے اور انشاء اللہ ایسا بالکل قطعی طور پر فائنل فیصلہ نہیں ہوا کہ ہم PRSP کو ختم کرنے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔ مہربانی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

جناب سپیکر: آگے کیا ہوا، اگلی بات بھی تو بتائیں؟ جو بات آپ نے کہی ہے اس کو مکمل کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے ایک ہی مصرع کہنا تھا۔

جناب سپیکر: ہمیں آتا ہی ایک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ صاف پانی واٹر سپلائی کی ضرورت پر حکومتی focus قابل تحسین ہے لیکن پانی اور ہوا کو آلودہ کرنے پر کوئی focus نہیں ہے۔ کل کلاں کو پانی بھی آلودہ ہوتا جائے گا اور ہوا میں بھی آلودگی آتی جائے گی اور پھر صاف ہوا کے پلانٹ بھی لگانے پڑیں گے یا شاید

آکسیجن کے سلنڈر بھی بکنے لگ جائیں گے۔یہاں پر مجرمانہ طور پر جو اغماض بڑھتا جا رہا ہے اس پر میرا آپ کے توسط سے صاف پانی کمپنی، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اور خادم اعلیٰ پنجاب کی نذر ایک شعر ہے۔

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک
خاک ہو جائیں گے تم کو خبر ہونے تک

جناب سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ زیرو آر کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ جو نئے rules amend ہو کر آئے ہیں ان میں (a)84 کی خاص طور پر ترامیم کی گئی جس کی وجہ سے اسمبلی کے معاملات میں جس طرح کا تساہل آیا وہ آپ کے علم میں ہے۔ زیرو آر کو دیکھ لیجئے کہ پچھلے کتنے دنوں سے اگر زیرو آر آ جاتے ہیں تو ان کو floor پر discuss کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ میں جواب دینے والوں کے بارے میں اس وقت یہ نہیں کہوں گا، تمام وزراء انتہائی قابل احترام ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کے بھی خلاف تھے کہ ہر بات کا یہی جواب دے دیتے ہیں۔ بتاؤ اب میں کیا کروں؟ یہ rules آپ نے ہی بنائے ہیں میں نے تو نہیں بنائے، ان کو آپ نے ہی amend کیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اس کا ممبر نہیں تھا لیکن میری گزارش تو سنئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وزراء اس کا جواب نہیں دیتے لیکن اگر جواب آتا بھی ہے تو وہ relevant نہیں ہوتا۔ جب وہ relevant نہیں ہوتا تو کوئی ممبر جب اس پر بات کرنا چاہتا ہے تو چیئر اس کو اجازت نہیں دیتی۔ نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ جو انتہائی burning issues ہیں وہ discuss نہیں ہو رہے ہیں۔ اب آپ یہ دیکھئے کہ پچھلے کتنے دنوں سے کورم پوائنٹ آؤٹ ہو رہا ہے اور کورم پورا نہیں ہو رہا ہے۔ باہر تقریباً سو معزز ممبران کی حاضری لگی ہوئی تھی ان سو ممبران میں سے اپوزیشن کے بھی تھے اور ہمارے بھی تھے۔ جب ہم لوگوں کے معاملات discuss ہی نہیں کرتے تو پھر ہم یہاں کس لئے آتے ہیں؟ آپ تمام تر کوشش کرتے ہیں، میں دیکھتا ہوں کہ آپ irrelevant جواب نہیں آنے دیتے لیکن irrelevant جواب بھی آتے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ نے زیرو آر کو add کیا ہی ہے، زیرو آر کا مطلب یہ ہے کہ اگر امتحان آ رہا ہے تو زیرو پیریڈ چلایا جائے یعنی شروع میں لایا جائے۔ Corporate world کے اندر زیرو آر اس کو کہتے ہیں کہ اگر بنک یا کوآپریٹو کمپنی کا ٹائم 9 بجے ہے تو 8 بجے شروع کیا جائے۔ فوج کے اندر زیرو آر اس وقت کو کہتے ہیں جس وقت attack کا حکم دیا جائے۔ اب مجھے بتائیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جو آپ کے rules میں ہے میں نے ان کے مطابق چلنا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس زیرو آر کو end پر رکھنے کا کیا "تک" ہے؟ اگر آپ نے زیرو آر کو add کیا ہے تو اس کو شروع میں لائیں یا آپ اس کو ایسی جگہ پر لائیں جہاں وہ discuss ہو سکے۔

جناب سپیکر: میں دیکھ لوں گا اگر میرے اختیار میں ہوا تو شاید ایسا کر دیا جائے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کے اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ اس کو دیکھتے ہیں ابھی آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ شُنیلارُوت!

محترمہ شنیلا روت: جناب سپیکر! 10۔ مئی کی جنگ کی خبر کے مطابق ڈسٹرکٹ اٹک میں ہیلتھ کے ای ڈی او صاحب نے ایک خبر چلائی۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! یہ Constitutional matter ہے یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس کو تحریر میں لے کر آئیں یہ ایسے پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں آئے گا۔ آپ تحریری طور پر لکھ کر لائیں ہم دیکھ لیں گے اگر وہ Constitution کے مطابق ہوا تو ضرور آپ کی بات پر عمل ہو گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر: اب ہم رخصت کی درخواستیں لیتے ہیں۔ میں سیکرٹری اسمبلی کو کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

حاجی عمران ظفر

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست حاجی عمران ظفر ایم پی اے، پی پی۔111 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29۔ جنوری تا 4۔ فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ گلناز شہزادی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ گلناز شہزادی ایم پی اے، ڈبلیو۔329 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 10 اور 11۔فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست خواجہ محمد منشاء اللہ بٹ ایم پی اے، پی پی۔123 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 9۔فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار شہاب الدین خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار شہاب الدین خان ایم پی اے، پی پی۔263 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15 تا 19۔فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ذوالفقار غوری

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب ذوالفقار غوری ایم پی اے، این ایم۔370 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5تا10۔فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک محمد حنیف اعوان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک محمد حنیف اعوان ایم پی اے، پی پی۔114 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15تا22۔فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ثاقب خورشید ایم پی اے، پی پی۔236 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 8تا12اور17تا26۔فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ارشاد احمد آرائیں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری ارشاد احمد آرائیں ایم پی اے، پی پی۔233 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 15۔فروری اور 6۔مئی 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار بہادر خان میکن

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار بہادر خان میکن ایم پی اے، پی پی۔38 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 18اور 19۔فروری، 25اور 26۔فروری، 4تا8۔اپریل 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب کرم الٰہی بندیال

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب کرم الٰہی بندیال ایم پی اے، پی پی۔40 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 22۔فروری 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 16/2016 کا جواب آنا تھا گوندل صاحب! اس کا جواب آ چکا ہے؟

اسسٹنٹ ڈائریکٹر پاسپورٹ ساہیوال کا معزز خاتون ممبر اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز روّیہ

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر!اس تحریک استحقاق کواستحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں کی تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔احمد خان بلوچ صاحب!آپ کی تحریک استحقاق نمبر 17 ہے۔جی، بلوچ صاحب!

ریجنل انچارج پاسکو ملتان کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک پراسیکیوشن(جناب احمد خان بلوچ): شکریہ۔جناب سپیکر!میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔معاملہ یہ ہے کہ ضلع لودھراں کی تحصیل لودھراں گندم خریداری کے لئے پاسکو کے پاس ہے۔میرے حلقہ کا سنٹر بہشتی بھی پاسکو کے پاس ہے۔انہوں نے 15۔مئی 2016 کو سنٹر بند کر دیا اور تمام باردانہ روزانہ کی طرح کرپشن کے ذریعے مڈل مین کو دے دیا۔چھوٹے کاشتکار کو جواب دے دیا کہ ہمارے پاس باردانہ ہے اور نہ ہم گندم خرید کرتے ہیں۔میرے حلقہ کے لوگ میرے پاس اکٹھے ہو کر آئے کہ پہلے ہم کپاس کی وجہ سے پریشان تھے اب جو تھوڑی بہت گندم ہوئی وہ پاسکو نے خرید کرنے سے انکار کر دیا۔ہم غریب چھوٹے کاشتکار کہاں جائیں۔کاٹن کی بیجائی کے لئے پیسے نہ ہیں حالانکہ وزیراعلیٰ نے کہا تھا کہ چھوٹے کاشتکاروں کی گندم کا دانہ دانہ خریدا جائے گا۔میں نے ان کو تسلی دی اور ریجنل انچارج ملتان کرنل(ریٹائرڈ) غلام سرور کو فون کیا۔میں نے اپنا تعارف کرایا اور کہا کہ چھوٹے کاشتکاروں سے یہ ظلم نہ کریں۔تمام سنٹرز پر کرپشن ہوئی ہے اور تمام باردانہ مڈل مین (آڑھتی) کو دے دیا گیا ہے۔صرف دس فیصد چھوٹے کاشتکاروں کو باردانہ ملا ہے یہ زیادتی ہے، یہ ظلم خدا کو پسند نہ ہے۔پہلے کاٹن نہ ہوئی اب آپ گندم خرید نہیں کرتے ہیں تو کاشتکار کہاں جائے؟انہوں نے سخت الفاظ میں جواب دیا جو کچھ آپ نے کرنا ہے آپ کر لیں میں خرید نہیں کرتا اور فون بند کر دیا۔میں دوبارہ فون کرتا رہا۔ان کے سٹینو نے جواب دیا صاحب بات نہیں کرنا چاہتے۔

اس سے میرا اور پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہٰذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک استحقاق کو استحقاقات کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے اور اس کی رپورٹ دو ماہ کے اندر پیش کی جائے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ شیخ صاحب کے پاس بیٹھ کر کتاب کھول کر آئے ہیں۔

قواعد انضباط کار میں ترمیم کے حوالے سے قائم کمیٹی کی تجاویز کو شامل کرنے کا مطالبہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں، میں ضرور شیخ صاحب کے پاس اٹھ کر خود گیا ہوں کیونکہ فروری کے مہینے میں جس تاریخ کو یہ پاس ہوا تو due to some personal problem I was on leave on that date. میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ جو آپ کے حکم سے ایک کمیٹی constitute ہوئی تھی اور وہ کمیٹی بابت ترمیم رولز آف پروسیجر تھی۔ اس کمیٹی کی proceeding میں (A)84 کے اندر ترمیم ہوئی تھی اور مجھے نہیں پتا کہ باقی کیسی ہوئی ہوں گی مگر میں تو ایک مہینہ بھر اجلاس میں حاضر نہ ہو سکا لیکن یہ جو ترمیم propose ہوئی ہے میں آپ کے سامنے پڑھنے لگا ہوں۔ اس کا original draft جو کمیٹی نے propose کیا اور پاس کیا اس ڈرافٹ کی کاپی آج بھی میرے پاس ہے اور وہ کاپی میں آپ کی perusal کے لئے صبح present کروں گا۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس طرح کی غلطی ہو سکتی ہے لیکن شاید ہو گئی ہو، شاید کوئی typographical mistake ہو اور اس کو correct کرنا بڑا ضروری ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے نوٹس میں لا رہا ہوں کہ یہ (A)84 ترمیم 17- فروری کو اس August House نے پاس کی ہے اور اس میں restrict کر دیا گیا ہے کہ:

84A (1) Member shall not move more than one motion for adjournment during one sitting. It was never proposed, never contended by any member. The minutes could be called by this House.

جناب سپیکر! کمیٹی کی proceeding میں تین چیزیں زیر بحث آئیں۔ زیرو آر کی insertion ہوئی اور کمیٹی نے جو سٹینڈنگ کمیٹیوں کے متعلق propose کیا تھا۔ وہ یہ تھا کہ سٹینڈنگ کمیٹیوں کو suo moto اختیارات دیئے جائیں۔ میری معلومات کے مطابق وہ بھی سامنے نہیں آیا اور یہ معاملہ کہ ایک sitting میں ایک تحریک التوائے کار تک محدود کر دیں تو میں being member of that committee آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں لیکن یہ تو چیئرمین کو کرنا چاہئے تھا کیونکہ میں تو موجود نہیں تھا۔ اس میں نکتہ یہ اٹھتا ہے اور جو business ہاؤس کی طرف سے refer کیا گیا ہے اس پر آپ کی ruling درکار ہوگی۔ اس پر کمیٹی اپنی ایک سفارش دیتی ہے اور اس recommendatory nature کی force کیا ہوگی؟ کیا جب اس کو ہاؤس کے اندر represent کیا جائے گا تو اسی اصل متن کے ساتھ آئے گا یا وہ کسی اور جگہ پر بیٹھ کر change کیا جا سکتا ہے؟ کیا لاء ڈیپارٹمنٹ کمیٹی کی سفارش کے برعکس اس کے اندر کوئی ترمیم لا سکتا ہے؟ یہ بڑا important question ہے and it (I) needs to be addressed. (ii) جو سفارشات اس Rules of Procedures کے اندر کی گئیں، میں اس میں بھی تھا، co-opted members بھی تھے، اپوزیشن کے ممبران بھی تھے، حکومتی بنچوں سے بے شمار دوست آ رہے تھے اور اپنی تجاویز دے رہے تھے تو آپ سے گزارش یہ ہے کہ ان سفارشات کا text ہے اور جو minutes وہاں پر note کئے گئے ہیں، یہ معزز ممبر محترمہ عائشہ جاوید کی call پر ہوا اور یہ exercise for long time چلتی رہی۔ ان کا مدعا empowerment of Standing Committees تھا اور اٹھارہویں ترمیم کے تحت جس روز سے اٹھارہویں ترمیم پاس ہو چکی وہ تمام ڈیپارٹمنٹ جو provincial subject بن چکے ہیں اور آج تک ان کی working at power with National Assembly نہیں ہو سکی تو یہ incoming times ایک constitutional crisis کی صورت اختیار کر جائے گا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اس ایوان کے سامنے یہ بات رکھ رہا ہوں کہ اس کمیٹی نے پوری ایمانداری کے ساتھ اور بڑی جانفشانی کے ساتھ محنت کرتے ہوئے ان سفارشات کو پاس کیا جس کے ساتھ وہ constitutional requirement اور mandate پورا ہوتا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پھر وہ بات ہاؤس میں آئی ہے اور اس نے پاس کر دی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! نہیں آئی، آپ میری گزارش سنیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے بات کر لی ہے اور آپ کی بات سن بھی لی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ self-amendment کی گئی ہے۔ وہ کمیٹی کے ممبر تھے ان کی بات کو ذرا وزن دیجئے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ ترمیم نہیں کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو کس نے اجازت دی ہے؟ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ہم اس کمیٹی کا حصہ تھے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بھی تشریف رکھیں۔ میں پوچھوں گا تو پھر بتائیں گے۔ اگر آپ کمیٹی کا حصہ تھے تو جب قانون بن رہا تھا اور اس ہاؤس نے rules میں ترمیم کی تو آپ اس وقت کہاں تھے؟ آپ مجھے اس وقت بتاتے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس پر review رکھ لیں۔ آپ کے پاس اختیار ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میں اس معاملے کو دیکھ لوں گا۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: صدیق خان صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ Let me see into this matter. میں خود اس کو دیکھوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ سب کو بلا کر اس کو خود دیکھوں گا۔ آپ لوگ تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! جب کمیٹی نے جو کچھ پاس کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔ میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ بہت شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری ایک بات سنیں کہ ایک سپیشل کمیٹی آپ کے حکم سے قائم ہوتی ہے اور وہ کمیٹی جب اپنی سفارشات دیتی ہے تو procedure کیا provide کرتا ہے؟ کیا وہ recommendations straightaway House کے اندر lay کر دی جائیں گی یا وہ on the Committee on Law and Parliamentary Affairs کے پاس ہوں گی۔ یہ بھی بڑا important question ہے جس کا آپ نے جواب مانگنا ہے کہ اگر procedure ہی follow نہیں ہونا جو ہمیں regulator کرتا ہے اور اگر regulation کے اندر problems آنی شروع ہو جائیں گی تو سسٹم کے اندر بڑے بڑے خلا نظر آئیں گے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ انتہائی اہم issue ہے، کمیٹی نے جو سفارشات دیں وہ لاء نہیں بنا اور جو نہیں دیں وہ لاء بن گیا۔ یہ کس نے کیا؟ کیا کسی کلرک نے پیچھے بیٹھ کر دیا یا اسمبلی سیکرٹریٹ کی کوئی کوتاہی ہے یا typographical mistake ہے. It should be corrected.

جناب سپیکر: جی، اس پر بعد میں بات کی جائے گی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان بہت ضروری بات کر رہے ہیں۔ اس وقت کمیٹی ممبران کی طرف سے point out کیا گیا اور almost اس میں سبھی لوگوں نے کہا کہ کمیٹی نے جو سفارشات دی ہیں ان کا تو اس میں ذکر نہیں ہے۔ دیکھیں! اب ایک سپیشل کمیٹی اسی event پر بنتی ہے اور اس کمیٹی کے ممبران deny کر رہے ہیں کہ ہم نے جو proposals دی تھیں ان کو take up نہیں کیا گیا۔ اس میں سب سے بڑا مسئلہ Committees کی empowerment تھی۔

جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ جو پہلے ہو چکا سو ہو چکا۔ اب دوبارہ اس سٹینڈنگ کمیٹی کو assignment دیں کہ وہ کمیٹیوں کو empower کرنے کے لئے Rules of Procedures میں جو وہ ضروری ترامیم سمجھتے ہیں وہ اپنی میٹنگ دوبارہ منعقد کر کے اس کو فائنل شکل دیں۔ یہ آپ کے لئے بڑا ضروری ہے اور یہ تاریخی موقع ہے۔ اب تو کمیٹیوں کے پاس کچھ بھی نہیں ہے سال میں ایک اجلاس ہوتا ہے۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد ممبران کو through committee empower کرنا جمہوریت کی true spirit ہے اور جمہوری عمل کے ثمرات عام آدمی تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتے جب تک ان کے elected نمائندوں کے ذریعے ان کی سوچ اور ان کی priority کسی نہ کسی شکل میں اس ایوان تک نہ پہنچیں۔ ان کو پہچانے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ آپ ان منتخب کمیٹیوں کو powerful بنائیں اور ان کو بزنس دیں۔ میں تو ہمیشہ یہ کہا کرتا ہوں کہ بجٹ کے حوالے سے

بھی ان کو بالکل isolation میں رکھ کر، سو سال پرانا ہمارا وہی طریقہ ہے جو کہ سیکشن آفیسر سے شروع ہوتا ہے اور ڈپٹی سیکرٹری تک جاتا ہے، وہ جو مکھی پر مکھی مار کر لے آتے ہیں، ہم پڑھ کر ہاں، ناں کر کے، پاس فیل کر کے نکل جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہ ایک تاریخی کارنامہ ہے اور اسے آپ اپنے سر لیں۔ ان کمیٹیوں کو ہمیں empower کرنا چاہئے، Rules of Procedure میں دوبارہ ترمیم کے لئے کمیٹی کو تجویز دیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں جمعرات کو ہماری بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہو گی، اس میں آپ بھی تشریف لائیں گے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ہم مل بیٹھ کر اس معاملے کو دیکھتے ہیں کہ اس معاملے کو کس طرح سے resolve کیا جائے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری آپ سے special request ہے کہ گو ہمارا یہ mandate نہیں ہے بلکہ آپ کی discretion ہے۔ اس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں کم از کم دو شکایت کنندگان کو تو بلائیں جو یہ بتا سکیں کہ کہاں پر آئین سے روگردانی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ ملک محمد احمد خان کو اس میٹنگ میں بلا لیں۔

جناب سپیکر: دیکھ لیں گے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اٹھارہویں ترمیم کے بعد جو rules amend ہونے تھے، ہم نے اٹھارہویں ترمیم کے تحت سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے سے ان rules کو incorporate کرنا تھا۔

جناب سپیکر! دوسری میری یہ گزارش ہو گی کہ سٹینڈنگ کمیٹی سینیٹ، نیشنل اسمبلی اور باقی تینوں صوبوں کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کو بھی دیکھیں۔ انہوں نے اٹھارہویں ترمیم کے تحت اپنے rules میں incorporate کر دیا ہے۔ انہوں نے سٹینڈنگ کمیٹیوں کو cognizance لینے کے لئے powers دی ہیں لیکن آپ نے جو قانون بنایا ہے، ایک طرف تو سپیشل کمیٹی کی سفارشات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے قانون نہیں بنایا، قانون آپ بیٹھ کر بناتے ہیں، یہ ہاؤس بناتا ہے، کیا میں اکیلا قانون بناتا ہوں۔۔۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ہم تو آئین کی پاسداری پر یقین رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ آپ ہاؤس میں تجاویز دینا اپنا فرض نہیں سمجھتے؟

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! ہم تو آئین کی پاسداری پر یقین رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! آئین کی جو violation ہوئی ہے ہم تو اس کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ آپ بغیر اجازت کے بولتے ہیں۔۔۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! میں نے اجازت مانگی تھی۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو اجازت نہیں دی تھی، مہربانی آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: ماشاء اللہ آپ کا بہت تجربہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ لاء بہت جانتے ہیں، میں بھی لاء جانتا ہوں، میرے خیال میں اللہ کے فضل سے آپ سے زیادہ جانتا ہوں، آپ کیا بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد صدیق خان: ماشاء اللہ آپ کا بہت تجربہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ I say, have your seat.

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1123/15 کا جواب آ گیا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1124/15 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن موکل کی ہے لہذا تحریک التوائے کار کو بھی pending کر دیں۔ اب اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 1127/15 کی محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے یہ محکمہ صحت سے متعلقہ ہے اور اس کے پارلیمانی سیکرٹری تشریف رکھتے ہیں وہ اس تحریک التوائے کار کا جواب دیں گے۔

پی ای پی آئی کے عملہ کی نااہلی کی وجہ سے اربوں روپے کی پولیو ویکسین ضائع ہونے کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر!شکریہ۔ تحریک التوائے کار نمبر 1127/15 ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ دسمبر میں چیف سیکرٹری کی سربراہی میں جو ای ڈی اوز کی میٹنگ ہوئی تھی۔اس میں اس نکتے کو غلط رنگ دے کر پیش کیا گیا کہ جن میں وہ چند اضلاع جن کا زیاں 20 فیصد کی مقررہ حد سے زیادہ تھا،ان کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس کو کنٹرول کریں۔ پنجاب میں اس ویکسین کا زیاں 18 فیصد ہے جو کہ 20 فیصد کی مقررہ حد سے کم ہے۔ وہ اضلاع جن کی شرح 20 فیصد کی حد سے زیادہ تھی ان کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ وہ اس کو کنٹرول کریں اور متعلقہ ضلعی افسران کو بھی خطوط لکھ کر متنبہ کیا جا چکا ہے۔اس خبر میں غلط تکنیکی معلومات پیش کی گئی ہیں۔ مزید برآں IPV بچوں کو چودہ سے اٹھارہ ہفتے کی درمیانی عمر میں لگائی جاتی ہے اور یہ پنجاب کی routine IPV policy کا حصہ ہے اور IPV صرف مخصوص بچوں کے لئے نہ ہے بلکہ تمام IPV ٹیکے مفت فراہم کئے جاتے ہیں۔ مزید عرض یہ ہے کہ عالمی ادارہ صحت کی پولیو کی عالمی undergoing surgery ہے،اس کے تحت پولیو کا ٹیکہ routine immunization میں شامل کر لیا گیا ہے۔

جناب سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1133/15 میاں محمود الرشید کی ہے۔ یہ بھی محکمہ صحت سے متعلقہ ہی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

چلڈرن ہسپتال لاہور میں طبی سہولیات کی کمی کی وجہ سے بچوں کی اموات میں اضافہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت(خواجہ عمران نذیر):جناب سپیکر !روزنامہ "خبریں" مورخہ 22-12-2015 کی خبر کے مطابق چلڈرن ہسپتال لاہور میں طبی سہولیات کی شدید کمی کی وجہ سے---

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار جن کی ہے، وہ موجود ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! میں بھی انہی کو سنا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میاں محمود الرشید صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! 48 گھنٹوں میں 19 بچوں کی اموات کی خبر بالکل بے بنیاد اور من گھڑت ہے۔ چلڈرن ہسپتال لاہور پنجاب حکومت کا منفرد ادارہ ہے۔ یہاں پر ایک چھت تلے بچوں کی تمام specialties ہیں جن سے ان کا علاج کیا جاتا ہے۔ مؤثر علاج، مفت ادویات، مفت ٹیسٹوں کی سہولیات کی وجہ سے دوسرے صوبوں کے مریض بچوں کا رخ بھی چلڈرن ہسپتال لاہور کی طرف موڑ دیا گیا ہے۔ چلڈرن ہسپتال لاہور 684 بستروں پر مشتمل ہے جس میں 56 وینٹی لیٹرز موجود ہیں، جن میں سے 54 صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں اور دو وینٹی لیٹرز کو بھی ٹھیک کروایا جا رہا ہے۔ ہسپتال کے وارڈز میں عموماً 1200 کے قریب مریض داخل رہتے ہیں اور روزانہ ایمرجنسی کے مریضوں کی تعداد 800 ہے۔ اس کے علاوہ روزانہ 2500 مریض OPD میں علاج کے لئے آتے ہیں۔ پورے پاکستان سے 40 فیصد سے زائد مریض دوسرے ہسپتالوں سے قابل تشویش حالت میں چلڈرن ہسپتال میں refer کر دیئے جاتے ہیں۔ ان میں نومولود بچے بھی شامل ہوتے ہیں لہٰذا 48 گھنٹوں میں 19 بچوں کی اموات جو کہ شرح کے حساب سے 0.5 فیصد ہے۔ یہ شرح ترقی یافتہ ممالک کی شرح اموات کے حساب سے نسبتاً کم ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار 1134/15 محترمہ ناہید نعیم کی ہے، یہ بھی محکمہ صحت سے متعلقہ ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر آ گئے ہیں، ان کی بات سن لینے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبکاری و محصولات (میاں محمد منیر): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کی اسمبلی کے ممبران پنجاب اسمبلی کے ممبران کے ساتھ کرکٹ میچ کھیلنے کے لئے کل تشریف لائے ہیں۔ رات گورنر صاحب نے بھی ان کو honour کیا اور آج وہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس دیکھنے کے لئے بھی تشریف لا رہے ہیں۔ شام چھ بجے فلڈ لائٹ کرکٹ میچ خیبر پختونخوا

ممبران اسمبلی اور پنجاب اسمبلی کے ممبران کے درمیان شروع ہوگا۔ میں اس معزز ہاؤس کے تمام ممبران سے، خواتین ممبران اسمبلی سے بھی یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کی عزت افزائی کے لئے تمام ممبران اسمبلی قذافی سٹیڈیم تشریف لائیں تاکہ ہم ان کی حوصلہ افزائی کریں، ان کی عزت افزائی کریں۔ میری یہ بھی گزارش ہے کہ invitation card اجلاس کے بعد تمام ممبران اسمبلی کو مل جائیں گے۔ اگر کسی ممبر اسمبلی کے پاس یہ کارڈ نہ ہو تو وہ اپنا اسمبلی کا کارڈ دکھا کر قذافی سٹیڈیم کے مین گیٹ سے اندر آ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسمبلی کے لوگ بھی وہاں پر موجود ہوں گے جو ممبران اسمبلی کو پہچانیں گے اور ان کی entry ہو گی۔ وہاں پر ان کی آمد کے لئے allot boxes کر دیئے گئے ہیں، اس کے علاوہ بھی ان کے لئے اچھے انتظامات کئے گئے ہیں۔ اپنی فیملی کے ہمراہ تشریف لائیں، اپنے بچوں کے ساتھ تشریف لائیں تاکہ ہم ان کو encourage کر سکیں۔ شکریہ۔ وماعلینا الا البلاغ o

جناب محمد وحید گل: جناب عمران خان صاحب کو بھی دعوت دے دیں۔ (قہقہ)

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! تحریک التوائے کار نمبر 1134 کا جواب دے دیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

گوجرانوالہ، محکمہ صحت کے کرپٹ اہلکاران کی ملی بھگت سے جان بچانے والی ادویات کی قلت کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): شکریہ۔ جناب سپیکر! روزنامہ "جہاں پاکستان" مورخہ 15-12-23 کی خبر کی روشنی میں جواب اسمبلی کے لئے حاضر خدمت ہے۔ گزارش ہے کہ گوجرانوالہ محکمہ صحت میں کوئی بھی اس طرح کا کرپٹ اہل کار نہیں ہے جس کے بارے میں نشاندہی کی گئی ہے اور محکمہ صحت میں ایماندار، دیانتدار اور محنتی افسران تعینات ہیں۔ ادویات بنانے والی کمپنیوں نے ادویات کی قیمتیں سندھ ہائی کورٹ کے فیصلے کے بعد بڑھائی تھیں اور اس پر ہم اب سپریم کورٹ میں بھی چلے گئے ہیں۔ مزید برآں چیف ڈرگ کنٹرولر پنجاب کی طرف سے ڈرگ۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): جناب سپیکر! ڈرگ ریگولیٹری اتھارٹی کو لیٹر لکھا گیا ہے۔ اس ضمن میں چٹھی بحوالہ نمبر CDC/62/2016 جو کہ 16-02-15 کو لکھی گئی تھی جس پر قیمتیں بڑھنے پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے اور ضروری اقدامات کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ گوجرانوالہ ڈسٹرکٹ مارکیٹ میں فروخت ہونے والی lifesaver drugs کی قیمت زیادہ ہونے کی شکایات موصول نہیں ہوئی ہے البتہ Folic Acid tablets تیار کرنے والی کمپنی نے اضافہ جولائی 2015 سے گوجرانوالہ میں Zafa Company نے کوئی ادویات سپلائی نہیں کیں، جبکہ دوسری کمپنیوں کی Folic Acid مارکیٹ میں کافی تعداد میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ respiratory breathing disease کے لئے مارکیٹ میں Ventolin گولیاں اور شربت Optra کافی تعداد میں موجود ہے Zestril tablets مارکیٹ میں دستیاب ہیں اس کے علاوہ اس برانچ اور دوسری کمپنیوں کی ادویات مارکیٹ میں کافی تعداد میں موجود ہیں اور میں نے عرض کر دیا ہے کہ دوسری کمپنیاں بھی موجود ہیں۔ Messer Merck(Pvt) کی ادویات Neurobion Injection اور Multibionta مارکیٹ میں موجود نہیں ہیں کیونکہ اس کمپنی نے عارضی طور پر اپنی اپ گریڈیشن کی وجہ سے manufacturing بند کی ہوئی ہے جس کی وجہ سے عوام کو مشکل پیش آ رہی ہے اس کے علاوہ اس brand کی دوسری دوائی یعنی اس قسم کی دوائی دوسرے brand میں دوسری کمپنیوں کی مارکیٹ میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ مارکیٹ سے overpricing اور dust سے متعلق شکایات گوجرانوالہ میں موصول نہیں ہوئیں اور روزانہ کی بنیاد پر ڈرگ انسپکٹرز صاحبان مارکیٹ کا سروے کرتے ہیں اور قیمتوں پر نظر رکھے ہوئے ہیں جس کے بعد محکمہ صحت گوجرانوالہ کو زیادہ قیمتیں وصول کرنے کی شکایات موصول نہ ہوئی ہیں اور تمام ادویات مارکیٹ میں مقرر کردہ نرخوں پر دستیاب ہیں۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آج تو آپ کافی پھنس گئے ہیں آگے یہ تحریک التوائے کار بھی آپ کی ہی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1143/15 محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

سرکاری ہسپتالوں میں بروقت مرمت نہ ہونے کی وجہ سے داخل مریضوں کی مشکلات میں اضافہ

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت (خواجہ عمران نذیر): شکریہ۔جناب سپیکر! یہ تحریک روزنامہ "دنیا" کی خبر کی بنیاد پر پیش کی گئی ہے جو حقائق پر مبنی نہیں ہے۔اس سلسلے میں عرض ہے کہ تمام سرکاری ہسپتالوں میں موسم سرما کے دوران مناسب تعداد میں سردی سے بچاؤ کے لئے اشیاء اور آلات جن میں کمبل، رضائی اور ہیٹر موجود ہوتے ہیں جو مریضوں کو مہیا کئے جاتے ہیں۔علاوہ ازیں سرکاری ہسپتالوں میں کھڑکیوں، شیشے، جالیوں اور دروازوں کی تعمیر ومرمت کا کام سارا سال جاری رہتا ہے اور ہسپتال انتظامیہ اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ ہسپتالوں میں ایمرجنسی، آئی سی یو اور دیگر وارڈز سینئر ڈاکٹرز کی زیر نگرانی functional ہوں۔اس سلسلے میں محکمہ صحت صوبہ پنجاب کے تمام ہسپتالوں میں بالخصوص ٹیچنگ ہسپتالوں میں وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کرتا رہتا ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اچلانہ صاحب! آپ سے متعلقہ تحریک التوائے کار ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! اس پر بات کرنے کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: اب یہ تحریک التوائے کار dispose of ہو گئی ہے لہٰذا اب اس پر سوال نہیں ہو سکتا۔ آپ کی بڑی مہربانی تشریف رکھیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/16 جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، اچلانہ صاحب! آپ نے اس تحریک التوائے کار کا جواب دینا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو on request pending کیا جاتا ہے۔یہ تحریک التوائے کار نمبر 35/16 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ یہ ہاؤسنگ سے متعلق ہے۔کیا متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری !--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کو جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 55 محترمہ شُنیلا رُوت لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے۔

(اس مرحلہ پر خیبر پختونخوا کا پارلیمانی وفد سپیکر باکس میں داخل ہوا)

مہمان وفد کو خوش آمدید خیبر پختونخوا اسمبلی کے پارلیمنٹیرینز کو پنجاب اسمبلی میں معزز ایوان کی طرف سے خوش آمدید کہا جانا

جناب سپیکر: میں سپیکر باکس میں تشریف فرما وزراء صاحبان اور معزز ممبران اسمبلی خیبر پختونخوا کو پنجاب اسمبلی آمد پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے، حکومتی بنچز میں موجود تمام معزز ممبران اور حکومت پنجاب کی طرف سے بھی ہماری خیبر پختونخوا اسمبلی سے۔۔۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! اسمبلی کا نام غلط لے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا ہو گیا ہے، انہوں نے خیبر پختونخوا کہہ دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! خیبر پختونخوا اسمبلی میرے خیال میں اب ٹھیک ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے بہت اچھی بات ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! صوبہ خیبر پختونخوا اسمبلی سے ہمارے جو معزز ممبران تشریف لائے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وزراء کرام بھی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبران اور وزراء کرام کو یہاں تشریف لانے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جمہوریت اسی چیز کا نام ہے کہ اختلاف رائے رکھتے ہوئے بھی ایک دوسرے کا احترام کیا جائے، ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھا جائے اور اپنے معاملات کو ان حدود کے اندر رکھا جائے جن حدود کے اندر رکھتے ہوئے ہم ایک دوسرے کے نقطہ نظر سے استفادہ کر سکیں۔ اختلاف رائے کو برداشت نہیں بلکہ اختلاف رائے کا احترام کیا جانا چاہئے یہی جمہوریت کی بنیادی روح ہے۔ دنیا میں جتنے بھی نظام ہائے حکومت ہیں ان سب میں کئی سو سال کے تجربات کے بعد یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جمہوریت ہی وہ طریقہ ہے جس سے کوئی قوم، کوئی ملک اور کوئی معاشرہ فلاح پا سکتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ کہنا کہ یہ مغربی جمہوریت ہے یہ بنیادی طور پر غلط ہے۔ جب اس دنیا میں ایک طرف سلطنت فارس تھی اور ایک طرف سلطنت روم تھی اور اس وقت بادشاہ وقت کے سامنے سر اٹھا کر بات کرنا گردن زنی ٹھہرایا جاتا تھا۔ اس وقت ایک عام شہری کو یہ حق دینا کہ وہ اٹھ کر خلیفہ وقت سے پوچھے کہ آپ کا کرتا ایک چادر میں بن نہیں سکتا اور سب کے حصے میں ایک ایک چادر آئی تھی تو آپ نے دوسری چادر کہاں سے لی؟ جب تک آپ اس بات کی وضاحت نہ کریں ہم آپ کی بات سننے کو تیار نہیں ہیں، اس طرح کی جمہوری مثال شاید آج بھی زمانہ دینے سے قاصر ہے اس لئے دنیا میں اسلام نے جمہوریت کو روشناس کرایا یہ علیحدہ بات ہے کہ مغرب نے اس سے جلد استفادہ کیا اور ہم شاید اس میں تھوڑا delay کر گئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج بھی اس بات کی ضرورت ہے کہ تمام جمہوری جماعتیں، تمام سیاسی قیادت نظام اور اس ملک کے آئین کے ساتھ وابستگی رکھتے ہوئے اپنے تمام معاملات خواہ ان میں جتنی بھی تندی ہو، تیزی ہو، ہمیں اس نظام اور اس آئین کے اندر رہتے ہوئے اپنے معاملات کو سلجھانا اور حل کرنا چاہئے۔ جو معزز ممبران خیبر پختونخوا اسمبلی سے تشریف لائے ہیں اور ان کے ساتھ جو ہماری طرف سے ممبران نے آج دوستانہ میچ رکھا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی وہ طریقے ہیں اور یہی وہ معاملات ہیں جن کے ذریعے ہم ایک دوسرے کو بہتر انداز میں سمجھ سکتے ہیں، ہم ایک دوسرے کے احترام میں اضافہ کر سکتے ہیں اور ہم ایک دوسرے کے ساتھ بہتر understanding پیدا کر سکتے ہیں۔ میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ جس طرح سے خیبر پختونخوا اسمبلی سے ایک ٹیم کی شکل میں وفد یہاں پر آیا ہے اسی طرح کا وفد یہاں سے بھی جائے اور یہ باہمی visits کا سلسلہ جاری رکھا جانا چاہئے اور یہ سلسلہ دوسرے صوبوں سے بھی ہونا چاہئے اور اسی طرح سے ہم ادھر جائیں اور ادھر سے وہ لوگ یہاں آئیں تاکہ یہ ایک جمہوری ماحول بہتر انداز سے پنپے۔ میں خیبر پختونخوا سے آئے ہوئے دوستوں کو دوبارہ خوش آمدید کہتا ہوں اور انہیں یقین بھی دلاتا ہوں کہ وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم ہمیشہ یہ چاہئیں گے کہ جمہوری روایات پر عمل کرتے ہوئے اس ملک پاکستان کی ترقی کے لئے، پنجاب کی ترقی کے لئے، خیبر پختونخوا کی ترقی کے لئے مل جل کر آگے بڑھیں، اس ملک کو دنیا میں ترقی یافتہ ملک بنائیں اور نیک نامی میں بھی اضافہ کریں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! قائد حزب اختلاف آپ سے پہلے کھڑے ہو گئے ہیں۔ آپ سنیں تو سہی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کے بعد مجھے بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو بھی موقع دے دیتے ہیں۔ کیا آپ ان کے ساتھ اپوزیشن میں نہیں ہیں، کیا آپ گورنمنٹ کے ساتھ ہیں؟

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر کوئی پارلیمانی لیڈر بات کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! قائد حزب اختلاف بات کر رہے ہیں۔ وہ لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آپ دونوں کے احتساب کے لئے موجود ہوں۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی، جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اپنی طرف سے اور پنجاب اسمبلی کے اندر موجود تمام حزب اختلاف کی پارٹیوں کی طرف سے یہاں تشریف لانے والے خیبر پختونخوا کے وزراء صاحبان اور parliamentarians کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہمارے پنجاب اسمبلی کے قاضی عدنان، جناب آصف محمود و دیگر ممبران اور دوستوں نے اس idea کو float and promote کیا اور بالآخر اس کی ایک عملی شکل سامنے آئی۔ میں ان سب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح کرکٹ میچ کھیلنے کے لئے آج خیبر پختونخوا اسمبلی کے ہمارے بھائی ادھر تشریف لائے ہیں اسی طرح خیر سگالی کے جذبات کے تحت دیگر کھیلوں کے میچ بھی ہوتے رہیں تو اس سے باہمی ہم آہنگی میں زبردست اضافہ ہوگا۔

جناب سپیکر! وزیر قانون نے جمہوریت کے حوالے سے بڑی اچھی باتیں کی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج وقت کی اہم ضرورت ہے کہ تمام political leadership maturity کا ثبوت دیتے ہوئے عملی طور پر جمہوریت کی بہتری کے لئے مل کر کام کرے کیونکہ صرف جمہوریت جمہوریت زبانی کہنے یا باتیں کرنے سے جمہوریت مضبوط نہیں ہوگی۔ اگر جمہوریت کی true spirit کے ساتھ جمہوری دور کے ثمرات عوام تک نہ پہنچ پائیں تو پھر جمہوریت جمہوریت کہنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب لوگ، پنجاب، خیبر پختونخوا، سندھ، بلوچستان یا مرکز کے

حکمران اپنے mindset کو بدلیں اور حقیقی معنوں میں عام آدمی کی welfare کے لئے کوشش کریں۔اب وقت آگیاہے کہ جمہوریت کے ثمرات عام آدمی تک پہنچانے کے لئے ہم اپنے روّیوں پر غور کریں۔اُس وقت صحیح معنوں میں جمہوریت establish ہو گی اور اس کے ثمرات بھی عام لوگوں تک پہنچیں گے جب ہم ذاتیات سے ہٹ کر اداروں کو پنپنے کا موقع دیں گے،جب ہم اپنے اختیارات کو decentralize کریں گے اور جب ہم عوام کے منتخب نمائندوں کو empower کریں گے۔

جناب سپیکر! میری دُعا اور خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جمہوری اداروں کی مضبوطی کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کچھ دیر پہلے آپ کیا فرما رہے تھے کہ میں bridge کا کام کروں گا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: نہیں، میں نے ایسا نہیں کہا بلکہ اور بات کی تھی۔

جناب سپیکر: آپ نے کوئی ایسی بات کی تو ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں وہ بات آپ کو علیحدگی میں بتاؤں گا۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آج خیبر پختونخوا اسمبلی کے منتخب معزز ممبران یہاں پنجاب کے ایوان میں تشریف لائے ہیں تو میں جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے انہیں دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ماشاءاللہ اس وقت بڑا خوبصورت ماحول ہے۔رانا ثناءاللہ خان نے بہت ہی اچھی اور خیر سگالی کی بات کی ہے، میاں محمود الرشید نے بھی اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا ہے اور اس وقت ضرورت بھی اس بات کی ہے کہ ہماری سیاسی قیادت مل بیٹھ کر ملک کو درپیش مسائل حل کرنے اور بحرانوں سے نجات دلانے کے لئے کوشش کرے۔معاملات کو اس سطح پر لے کر نہ جائیں کہ جس کے نتیجے میں جمہوریت کی جو گاڑی رواں دواں ہے اس کے اندر کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جمہوریت کے جو ثمرات غریب عوام، مزدور اور چھوٹے کسانوں تک پہنچنے چاہئیں وہ نہیں پہنچ پا رہے۔تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ اس ملک کے اندر آمریت کی وجہ سے بہت زیادہ نقصانات ہوئے ہیں۔اب بھی پاناما لیکس کے حوالے سے ایک بڑا طوفان کھڑا ہو چکا ہے تو ضرورت

اس بات کی ہے کہ ہماری تمام سیاسی اور دینی جماعتیں سر جوڑ کر بیٹھ جائیں اور مشترکہ TORs بنا کر چیف جسٹس آف پاکستان کو دیں۔ میری تجویز ہے کہ سیاسی قیادت چیف جسٹس آف پاکستان کو جو مشترکہ TORs دیں اس میں احتساب اور تحقیقات کا آغاز پارلیمنٹ میں موجود تمام پارلیمانی پارٹیوں کے سربراہان سے کیا جائے اور پھر downward جایا جائے۔ یہ ایک اچھا طریق کار ہوگا اور اس سے ملک کے اندر جمہوریت مضبوط ہوگی۔

جناب سپیکر! میں آخر میں دوبارہ اپنے بھائیوں کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ پاکستان کے اندر پنجاب اسمبلی سب سے بڑا منتخب جمہوری ایوان ہے اور اس حوالے سے آپ کی حیثیت بڑی مُسَلّم ہے۔ آپ خود ذاتی طور پر اس طرح کے events initiate کروائیں۔ اس طرح کے مزید events یہاں منعقد کروائیں اور یہاں کے لوگوں کو دوسرے صوبوں میں جانے کا موقع بھی فراہم کریں۔ اس سے ایک اچھی understanding پیدا ہوگی۔ بہت شکریہ

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر (سردار شیر علی گورچانی): جناب سپیکر! میں یہاں پر خیبر پختونخوا سے آئے ہوئے انتہائی قابل احترام وزراء کرام، ایم پی اے صاحبان اور ان کے 17 رکنی وفد کے تمام ممبران کو اس مقدس ایوان میں آمد پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں یہاں پر یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس وقت میں، قاضی عدنان فرید، جناب آصف محمود اور میاں منیر جو کہ ہماری ٹیم کے کپتان بھی ہیں یہ پروگرام بنا رہے تھے تو اس وقت ہمیں یہ کرکٹ کا میچ انتہائی مشکل نظر آرہا تھا اور خدشہ تھا کہ شاید یہ منعقد نہ ہو سکے۔ میں یہاں پر جناب سپیکر، گورنر پنجاب رفیق رجوانہ اور خصوصی طور پر وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا شکر گزار ہوں۔ جب ہم لوگ وزیراعلیٰ کے پاس یہ idea لے کر گئے تو انہوں نے نہ صرف ہماری حوصلہ افزائی کی بلکہ خیبر پختونخوا کے delegation کے لئے نیک خواہشات کا اظہار بھی کیا۔ انہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار بھی کیا کہ اگر delegation کے پاس وقت ہو تو میں ان کو چائے پر بھی مدعو کرنا چاہتا ہوں۔ اس حوالے سے ہماری discussion جاری ہے اگر delegation کے معزز ممبران کے پاس وقت ہوا تو وہ چیف منسٹر پنجاب کے پاس بھی جائیں گے۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے اپنے سٹاف کو clear cut direction دی ہے کہ ---

جناب سپیکر: اگر میں آپ سے کہوں کہ جب آپ اس delegation کو لے کر وزیر اعلیٰ کے پاس جائیں تو ایک صاحب کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں تو کیا آپ انہیں ساتھ لے جائیں گے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر (سردار شیر علی گورچانی): جناب سپیکر! بالکل ضرور لے کر جائیں گے بلکہ میں میاں محمود الرشید سے آپ کی وساطت سے ابھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ نے واضح ہدایات دی ہیں کہ ہمارے خیبر پختونخوا سے آئے ہوئے معزز مہمانوں کی خاطر مدارت میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ کی جائے۔ ہماری بھی یہی کوشش ہے کہ جس وقت ہمارے یہ بھائی خیبر پختونخوا میں واپس تشریف لے جائیں تو یہاں سے نیک جذبات کے ساتھ جائیں۔ انشاء اللہ ہم ان کو آئندہ بھی welcome کہیں گے۔ بہت شکریہ۔ بڑی مہربانی

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں پنجاب اسمبلی کے معزز ممبران اور حکومت پنجاب کی طرف سے خیبر پختونخوا اسمبلی کے وزراء صاحبان اور معزز ممبران کی پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں آمد پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ رانا ثناء اللہ خان نے جمہوریت کے حوالے سے جو بہت ساری باتیں کی ہیں میں خود بھی ایک democrat ہوں اور میں بھرپور طریقے سے اُن کی باتوں کی توثیق کرتا ہوں۔ اس حوالے سے مجھے صرف دو باتیں مزید کہنی ہیں کہ ہم تمام صوبوں میں ایک polarize nation ہیں اور صوبوں کے درمیان بھی polarization موجود ہے۔ اس polarization کو بڑھانے میں بوٹوں والوں، خاکی وردی والوں نے اور امپائر کی انگلی کھڑی ہونے کا بتانے والوں نے بھی اپنا اپنا کردار کیا ہے۔ اب میں کھیل کے میدانوں کے حوالے سے عرض کرنا چاہوں گا کہ صرف کھیل کے میدان ہی رہ گئے ہیں جہاں پر سیاست کا گند دُور ہو گا۔ جب لوگ fair play or foul play کی تربیت لے کر سیاست، تجارت یا اسٹیبلشمنٹ میں جائیں گے تو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ آپ کی مہربانی۔ جی، آصف محمود!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ پنجاب اسمبلی میں تشریف لانے والے مہمانوں کو میں اپنی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔ میں معزز ممبران کو بتانا چاہتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کے تقریباً دس سے پندرہ ایسے ممبران ہیں جو گزشتہ ڈیڑھ دو سال سے کرکٹ میچز کا انعقاد کرتے ہیں اور ہم نے میڈیا کے ساتھ بھی کرکٹ میچ کھیلے اور ہمارا idea تھا کہ ہم چاروں صوبائی اسمبلیوں کے معزز ممبران کے ساتھ بھی

اس طرح کے کرکٹ میچ رکھیں۔بنیادی طور پر نیشنلزم کو promote کرنے کے لئے، کھیلوں کے ویران پڑے ہوئے میدانوں کو آباد کرنے کے لئے اور اپنے نوجوانوں کو encourage کرنے کے لئے کہ وہ کھیلوں کے میدانوں کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں تو بنیادی طور پر ہمارے یہی مقاصد تھے۔باقی میں یہ سمجھتا ہوں کہ براہ مہربانی سیاست کو اس میچ سے بالکل exclude کریں کیونکہ پنجاب اسمبلی کی کرکٹ ٹیم میں ہم تین چار ممبر پی ٹی آئی کے ہیں، کچھ دوست پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ہیں اور سردار وقاص حسن موکل پاکستان مسلم لیگ (ق) سے ہیں۔اسی طرح ہمارے ہاں آنے والے معزز ممبران کا تعلق بھی سبھی سیاسی جماعتوں کے ساتھ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جو نظریاتی سیاست ہے اور میرے بزرگ نے جو بات کی ہے تو جو دھرنے والے ہیں وہ دھرنے والوں کے ساتھ ہیں لیکن یہ کھیلوں کا میدان ہے تو ہمیں اس میں سیاست کو نہیں لانا چاہئے۔جہاں تک دھرنوں کا معاملہ ہے تو ہم انشاء اللہ دھرنوں کو جاری وساری رکھیں گے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! ہمیں ممبر منتخب ہوئے تین سال ہو گئے ہیں تو ہمیں فنڈز کیوں نہیں دیئے جاتے؟ پھر یہ کہتے ہیں کہ دھرنے والے نقصان پہنچاتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران خیبر پختونخوا اسمبلی مہمان گیلری سے اُٹھ کر باہر تشریف لے گئے)

جناب سپیکر! ہم پاکستانی شہری ہیں اور پاکستان کے لئے اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار ہیں تو جیسے معزز ممبران حزب اقتدار کو فنڈز دیئے جاتے ہیں اسی طرح ہمیں بھی فنڈز دیئے جائیں۔اگر ہمیں فنڈز نہیں دینے تو ہمیں چڑیا گھر بھیج دیں ہم وہاں جا کر چڑیا گھر ہی دیکھ آئیں گے۔ پھر کہتے ہیں کہ جمہوریت کو چلنے نہیں دیتے، ایسے جمہوریت نہیں چلے گی۔سب کو برابر حق ملنا چاہئے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! انہیں چڑیا گھر نہ بھیجیں۔ان کی بات سنیں وہ کیا کہتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خاں): جناب سپیکر! اس دفعہ جو ترامیم ہوئی ہیں اُس میں زیر وآر کی provision اسی مقصد کے لئے ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقفہ میں تمام معزز ممبران کو notices دینے چاہئیں اور اس پر بات ہونی چاہئے۔ میرا نہیں خیال کہ ابھی تک معزز ممبران اس میں کوئی proper دلچسپی لے رہے ہیں کیونکہ میرا نہیں خیال کہ آج کے حوالے سے کوئی notice موصول ہوا ہو۔

(اس مرحلہ پر محترمہ صبا صادق، ایڈووکیٹ
بحیثیت چیئرپرسن کرسی صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: محترمہ چیئرپرسن!میں تمام خواتین معزز ممبران کی طرف سے appreciate کرتی ہوں کہ آپ یہاں پر بیٹھی ہوئی بہت اچھی لگ رہی ہیں اور ہم خواتین معزز ممبران کے لئے یہ بہت encouraging چیز ہے تو ہم آپ کو welcome کرتے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، آپ کا بہت شکریہ۔

میاں محمد رفیق: محترمہ! آپ ہماری طرف سے بھی بہت بہت مبارکباد قبول کریں۔

محترمہ چیئرپرسن: میاں صاحب! بہت شکریہ، جزاک اللہ۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

محترمہ چیئرپرسن: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ مورخہ 10۔ مئی 2016 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادوں میں سے پہلی قرارداد شیخ علاؤالدین کی ہے۔ یہ قرارداد پڑھی جا چکی ہے۔ جی، محترم لاء منسٹر!

پاکستان سے محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی والے شہیدوں کو نشان پاکستان دینے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): محترمہ چیئرپرسن! یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مُلا عبدالقادر اور محترم قمرالزمان جنہیں پاکستان کی محبت کی وجہ سے بنگلہ دیش میں پھانسی دے کر شہید کیا گیا کو نشان پاکستان دیا جائے۔ اس میں میرے خیال سے نام short ہیں۔ جو یہ ظلم ہوا ہے۔ یہ انتہائی قابل افسوس اور قابل مذمت ہے۔ اس ظلم کا شکار جو دیگر لوگ ہوئے ہیں اگر ان کے نام اس میں شامل نہ کئے جائیں تو یہ بڑی دل آزاری والی بات ہوگی۔

محترمہ چیئرپرسن! میں شیخ علاؤالدین سے یہ گزارش کروں گا کہ اس کو بے شک next week تک کے لئے pending فرمالیں اور وہ نام حاصل کرلیں میں بھی اس سلسلے میں ان کی مدد کردوں گا تو تمام نام ہی اس قرارداد میں شامل ہونے چاہئیں۔

محترمہ چیئرپرسن: یہ بالکل ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں یہ بات بڑی جائز ہے۔ یہ معقول بات ہے کہ ہمیں وہ نام بھی شامل کرنے چاہئیں جو اس قرارداد میں درج نہیں ہیں۔ اس قرارداد کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: محترمہ چیئرپرسن! یہ بات بالکل صائب ہے اور ابھی چند روز پہلے محترم امیر جماعت اسلامی بنگلہ دیش جناب مطیع الرحمٰن نظامی کو بھی پھانسی کے پھندے پر لٹکا کر شہید کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پہلے بھی تین چار لوگ ہیں سب کا نام قرارداد میں آ جائے تو یہ بہت ہی اچھا ہوگا۔ میں معزز ممبر شیخ علاؤالدین کو اس پر تحسین کے جذبات پیش کرتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: جیسے ابھی لاء منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ وہ تمام نام شامل ہونے چاہئیں جو اس میں نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ شیخ صاحب! اس میں بقایا تمام نام آپ شامل کیجئے۔ شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: اب دوسری قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے۔

صوبہ کے سرکاری و نجی ہسپتالوں میں خواتین کے لیبارٹری ٹیسٹ خواتین عملہ سے کروانے کا مطالبہ

(---جاری)

محترمہ نگہت شیخ: محترمہ چیئرپرسن! I oppose it

محترمہ چیئرپرسن: جی، محترمہ نگہت شیخ!

محترمہ نگہت شیخ: محترمہ چیئرپرسن! میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں کہ قرارداد میں لکھا گیا ہے کہ پرائیویٹ اور سرکاری ہسپتالوں کی لیبارٹریوں کو پابند کیا جائے کہ خواتین کا الٹرا ساؤنڈ لیڈی ڈاکٹرز اور ٹیکنیشنز کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ جو پرائیویٹ کلینکس ہیں وہ تو کسی حد تک ان کا arrange کر لیں گے لیکن ہمارے سرکاری ہسپتالوں کی جو صورتحال ہے کہ خواتین لیڈی ڈاکٹرز تو ہمیں پوسٹمارٹم کے لئے اور دوسری duties کے لئے بھی نہیں ملتی ہیں۔ اگر ہم اس قرارداد کو پاس کر دیں گے اور یہ لاگو ہو جائے گی تو مڈل اور لوئر کلاس کی خواتین کو مشکلات در پیش آئیں گی۔ پہلے ہی ہسپتالوں میں مہینے

مہینے، دو دو مہینے کا ٹائم ملتا ہے۔ اگر یہ پابندی لگ جائے گی اور لیڈی ڈاکٹر موجود نہ ہو گی تو خواتین کا الٹرا ساؤنڈ ہی نہیں ہو گا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر خواتین کا تقدس پامال ہونے کی بات ہے تو میرا تقدس پامال ہوتا ہے کہ میں male ممبران کے ساتھ بیٹھتی ہوں تو یہاں بھی پردہ کروایا جائے۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: محترمہ چیئرپرسن! مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیجئے کہ تمام خواتین کا تقدس پامال اس سے بھی ہوتا ہے کہ ہم short کپڑے پہن کر sleeveless قمیض پہن کر آتے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ نگہت شیخ: محترمہ چیئرپرسن! میری بات مکمل ہونے دیں کہ اس سے نہ صرف خواتین کا تقدس پامال ہوتا ہے بلکہ مردوں کا ایمان بھی پامال ہوتا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں محترمہ حنا پرویز بٹ سے کہوں گی کہ اپنی قرارداد کے بارے میں مؤقف دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: محترمہ چیئرپرسن! First of all کہ شاید ہم شہروں میں رہتے ہیں اور ہمیں دیہات کی عورتوں کا نہیں پتا پر جو عورتیں پردہ کرتی ہیں ان کے لئے specially ECG کرانا اور الٹرا ساؤنڈ کرانا بالکل uncomfortable ہو جاتا ہے کہ اگر وہاں پر male technician ہو for example عورتوں کے husbands ان کو منع کرتے ہیں not only husbands منع کرتے ہیں بلکہ وہ خود feel uncomfortable کرتی ہیں کہ جب ہمیں ECG یا الٹرا ساؤنڈ male technician سے کرانا پڑتا ہے۔ So I think یہ بات internal politics کی نہیں ہے یا ہم for the sake of criticism کھڑے نہ ہوں۔ ہم عورتوں کے لئے یہ کام کرنا چاہ رہے ہیں کہ جن عورتوں کو یہ سہولت میسر نہیں ہے تو rural areas میں ان عورتوں کو یہ سہولت میسر ہو۔ اگر ہم اس طرح کی عورتوں کے لئے سپیشل ہیلتھ سنٹرز بنا دیں specially rural areas میں جہاں خواتین technicians ہوں تو یہ not only for women empowerment ہے بلکہ ہم female technicians بنائیں گے۔ ابھی بجٹ آ رہا ہے تو ہماری خواتین کل آبادی کا 52 فیصد حصہ ہیں۔ ہمارا بجٹ gender specific نہیں ہے۔ ہم ہیلتھ کے بجٹ میں اسے رکھیں کہ عورتوں کے لئے سپیشل یونٹس بنائیں جہاں ان کی الٹرا ساؤنڈ اور ECG ہو۔ میں آخری چیز بتاتی ہوں کہ ابھی پمز میں

ایک واقعہ ہوا ہے کہ ایک male نے ایک بچی کو rape کیا۔ میرا یہ قرارداد لانے کا مقصد یہی ہے کہ male technician عورتوں کے الٹرا ساؤنڈ اور ECG کرتے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، لاء منسٹر صاحب! آپ اس قرارداد پر گورنمنٹ کا مؤقف دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): محترمہ چیئرپرسن! میرا یہ خیال ہے کہ اپنی اپنی جگہ پر یہ دونوں نقطہ ہائے نظر وزن رکھتے ہیں لیکن اس میں اگر محترمہ حنا پرویز بٹ نے یہ کہا ہے کہ سرکاری و پرائیویٹ لیبارٹریوں کو پابند کیا جائے تو اس میں اگر ترجیحی بنیادوں پر ہو جائے تو ٹھیک ہے۔ اگر کسی جگہ پر availability ہے کہ female technicians and doctors available ہیں تو بالکل یہ بات درست ہے کہ ایسی خواتین جو اس بات کو مناسب سمجھیں یا ان کے لئے otherwise comfortable نہ ہو تو بھلے اس لیبارٹری یا ہسپتال میں ہفتہ میں ایک دن ہو یا دو دن ہو جب female technicians or doctors available ہوں تو وہ کروا سکیں لیکن اس کو پابند کرنا فی الوقت ممکن نہیں ہو سکے گا۔ اس کو اگر تھوڑا amend کر لیا جائے کہ ترجیحی بنیادوں پر اگر اس چیز کا اہتمام ہو جائے تو یہ ایک اچھی بات ہے لیکن جب تک یہ اہتمام نہیں ہو سکتا اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ اس کو اس طرح سے پابند کرنا شاید دوسری طرف مشکلات پیدا کرے گا اس لئے اس قرارداد کو اگر pending کر لیا جائے تو شاید اس پر put question کرنے کی position نہ آئے۔ اس قرارداد کو next week تک کے لئے pending فرمالیں اور یہ اس کو amend کر کے لے آئیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، ٹھیک ہے۔ اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے بڑی اچھی بات آئی ہے کہ بتدریج کر دیا جائے جہاں پر availability ہے وہاں ensure کیا جائے۔ اس قرارداد کو فی الحال pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: محترمہ چیئرپرسن!۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: محترمہ نگہت شیخ! آپ تشریف رکھیں، کارروائی کو آگے چلنے دیں۔

محترمہ نگہت شیخ: محترمہ چیئرپرسن! یہ میرا ذاتی issue نہیں ہے۔ یہ ان عورتوں کے لئے بات کی گئی ہے۔ پردہ تو میں بھی کرتی ہوں اور مجھے پتا ہے۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: محترمہ نگہت شیخ!آپ تشریف رکھیں۔یہ قرارداد pending ہو گئی ہے۔اس سلسلہ میں حکومت کی طرف سے بڑی اچھی تجویز آئی ہے۔ میرے خیال میں یہ ہم سب کے لئے قابل قبول ہونی چاہئے۔آپ تشریف رکھیں۔بہت شکریہ۔ تیسری قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔

جناب احمد خان بھچر: محترمہ!یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے۔اس میں مجھے کوئی جواب ملے گا تو میں کوئی بات کروں گا۔ جی،وزیر قانون!

صوبہ کے تمام آر ایچ سیز اور بی ایچ یوز میں مسنگ فسیلٹیز کو یقینی بنانے کا مطالبہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): محترمہ چیئرپرسن!مجھے اس قرارداد پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

محترمہ چیئرپرسن:یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے تمام RHCs اور BHUs میں missing facilities کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

محترمہ چیئرپرسن:اگلی قرارداد ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔جی،ڈاکٹر صاحبہ!آپ اپنی قرارداد پڑھیں۔

سرویکل کینسر کی روک تھام کے لئے مفت ویکسینیشن اور ٹیسٹ کی سہولت کا مطالبہ

ڈاکٹر نوشین حامد: محترمہ چیئرپرسن!میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ Cervical Cancer کی روک تھام کے لئے ویکسینیشن، مفت ٹیسٹ اور علاج کی سہولت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ اس مرض کی آگاہی مہم کا اہتمام بھی کیا جائے۔"

محترمہ چیئرپرسن!اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے میں مختصر سی بات کرنا چاہتی ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی،ڈاکٹر صاحبہ!آج آپ ہی کا دن ہے ضرور کیجئے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: محترمہ چیئرپرسن! شکریہ۔ Cervical Cancer اس وقت دنیا میں پایا جانے والا دوسرا سب سے اہم کینسر ہے۔ خواتین میں کینسر کے باعث جتنی اموات ہوتی ہیں اس کی یہ تیسری بڑی وجہ ہے۔ پاکستان ان دس ممالک میں شامل ہے جہاں خواتین کی سب سے زیادہ اموات اس کینسر کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اس کی ratio یہ ہے کہ پاکستان میں روزانہ کی بنیاد پر 20 خواتین Cervical Cancer کا شکار ہوتی ہیں مگر fortunately یہ واحد کینسر ہے کہ جس کی وجہ بھی معلوم ہے اور اس کی prevention کے لئے vaccine بھی available ہے اور HPV virus کی vaccine اگر 13 سال کی عمر میں بچیوں کو لگ جائے تو اس بیماری سے تمام عمر کے لئے حفاظت اور بچاؤ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح Pap smear test screening سے اس بیماری کے early diagnosis بھی possible ہیں جس کی وجہ سے علاج آسان ہو جاتا ہے اور مکمل صحت یابی ہو جاتی ہے۔ دنیا بھر میں جتنے بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں ان میں Cervical Cancer سے بچاؤ کے لئے preventive measures لئے جاتے ہیں۔ اب ترقی پذیر ممالک میں بھی بین الاقوامی تنظیموں کی مدد سے اس بیماری کی آگاہی اور روک تھام کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ World Health Organization(WHO) اور دیگر donor organizations پوری دنیا میں اس کے لئے فنڈز مہیا کر رہی ہیں جو ہمارے ملک میں بھی مدد کے لئے تیار ہوں گی۔ اس سلسلہ میں ہم ان سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ اس وقت دنیا میں ساٹھ سے زائد ممالک اپنی female population کو یہ service provide کر رہے ہیں جہاں یہ government owned reproductive health initiatives کا حصہ ہیں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ جہاں محکمہ صحت اور بہت سے اچھے initiatives لے رہا ہے وہاں محکمہ بہبود آبادی کے ساتھ collaborate کر کے اس پروگرام کو یونین کونسل لیول پر شروع کیا جا سکتا ہے اور اس مرض کا شکار ہونے والی خواتین کو اس بیماری اور اس کی انتہائی تکالیف سے بچایا جا سکتا ہے جس سے ہسپتالوں پر بھی load کم ہو جائے گا۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! شکریہ۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ Cervical Cancer کی روک تھام کے لئے ویکسینیشن، مفت ٹیسٹ اور علاج کی سہولت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ اس مرض کی آگاہی مہم کا اہتمام بھی کیا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ Cervical Cancer کی روک تھام کے لئے ویکسینیشن، مفت ٹیسٹ اور علاج کی سہولت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ اس مرض کی آگہی مہم کا اہتمام بھی کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری قرارداد جناب احمد خان بھچر کی ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

کپاس کی جعلی ادویات اور ناقص بیج کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کپاس کی جعلی ادویات اور ناقص بیج کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کپاس کی جعلی ادویات اور ناقص بیج کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کپاس کی جعلی ادویات اور ناقص بیج کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! میں اس پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھچر صاحب! اب آپ کو اور کیا چاہئے جبکہ آپ کی قرارداد متفقہ طور پر منظور ہو گئی ہے؟ جی، تیسری قرارداد محترمہ ناہید نعیم کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

صوبہ میں غیر معیاری مشروبات بنانے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

محترمہ ناہید نعیم: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر معیاری مشروبات تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر معیاری مشروبات تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں غیر معیاری مشروبات تیار اور فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوتھی قرارداد چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ پانچویں قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

زیرو آر

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس جناب امجد علی جاوید کا ہے، یہ پڑھا جا چکا ہے اور اس زیرو آر نوٹس کا جواب آنا تھا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہ زیرو آر نوٹس پڑھا ہی نہیں ہے ابھی یہ میں نے پڑھنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب! یہ زیرو آر نوٹس آپ نے 15-04-16 کو پیش کر دیا تھا تو اب پھر اس زیرو آر کا جواب آنے دیں دوبارہ آپ نے کیا تکلیف کرنی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

گورنمنٹ فریدیہ کالج پاکپتن کی انتظامیہ کا طلباء سے غیر قانونی ٹوکن فیس وصول کرنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! مذکورہ کالج کے پرنسپل سے اس ضمن میں جواب طلب کیا گیا ہے اس کے مطابق سائیکل سٹینڈ پر فیس کالج انتظامیہ خود وصول نہیں کرتی بلکہ متعلقہ ٹھیکیدار سائیکل کے لئے 5 روپے، موٹر سائیکل کے 7 روپے اور کار کے 15 روپے روزانہ کے حساب سے وصول کرتا ہے یہ ریٹ پچھلے کئی سالوں سے لاگو ہیں جبکہ متعلقہ ٹھیکہ ایک لاکھ 30 ہزار روپے سے بڑھا کر 3 لاکھ 24 ہزار روپے سالانہ پر دیا گیا ہے۔ اس طرح طلباء پر کوئی اضافی مالی بوجھ ڈالے بغیر گورنمنٹ کے ریونیو میں ایک لاکھ 94 ہزار روپے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ کالج کا سائیکل سٹینڈ صرف طلباء اور کالج سٹاف کے لئے مخصوص ہے اور آج تک کوئی بھی شکایت بابت اوور چارجنگ موصول نہ ہوئی ہے پھر بھی سائیکل سٹینڈ ٹھیکیدار کو فوری تنبیہ کر دی گئی ہے کہ وہ کالج سائیکل سٹینڈ Action Committee کے مقرر کردہ ریٹس برائے سائیکل 5 روپے، موٹر سائیکل 7 روپے اور کار 15 روپے سے زائد کسی صورت وصول نہ کرے۔ مزید ٹھیکیدار کو یہ وارننگ بھی دی گئی کہ اوور چارجنگ کی شکایت درست ثابت ہونے پر مستقبل میں سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس پر میں نے ایک لائن کی گزارش کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر کا جواب آ گیا ہے۔ جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مسئلہ یہ تھا کہ وزیر اعلیٰ نے پارکنگ فیس کالجز میں اور ہسپتالوں میں ختم کر دی ہوئی ہے۔ میرا تو صرف یہ سوال تھا کہ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب کے حکم کو follow نہیں کیا جانا تو پھر اس حکم کا فائدہ کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس پر بتانا چاہوں گی کہ میں نے ان سے categorically وزیر اعلیٰ کے حکم کے حوالے سے بات کی تھی تو اس میں جو وزیر اعلیٰ کا حکم ہے وہ regarding public areas کے جو پارکس ہیں ان کی پارکنگ کے حوالے سے تھا اور کالجز کے حوالے سے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری ہے جس کے تحت یہ پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد صاحب! اس کے بارے میں کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں ہوا ہے لہٰذا زیرو آور اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس میاں محمد اسلم اقبال کا ہے اور یہ پڑھا جا چکا ہے۔ اس زیرو آور نوٹس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی request ہے آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ جو میں نے زیرو آور میں تحریک پیش کی تھی اس میں میری آپ سے ایک request ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! جو بات آپ نے کرنی ہے وہ آپ مجھے اس حوالے سے پہلے ہی بتا چکے ہیں اور اس دن آپ کے کہنے پر اس کو ہم نے out of turn take up بھی کر لیا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ نے یہ پڑھ بھی دی ہے اور اب اس زیرو آور نوٹس کا جواب آنا چاہئے تھا۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ ایک منٹ کے لئے allow کریں تو میں ایک منٹ میں بات کر لوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سمن آباد لاہور میں کروڑوں روپے کی چلڈرن پارک کی اراضی کو بااثر افراد کا ایل ڈی اے کے عملہ کی ملی بھگت سے رجسٹری کروانے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہاں پر لاء منسٹر صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں اور میں آپ کے توسط سے ان سے گزارش کروں گا کہ میری بات کو ذرا سن لیا جائے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ میرے پاس papers ہیں۔ یہ گورنمنٹ اور پبلک کی جگہ ہے، اس جگہ پر کسی نے جھوٹی رجسٹری کروالی ہے جو کہ لاہور شہر کے اندر گراؤنڈ کے ایک حصے پر قبضہ ہوا ہے۔ ایک سائیڈ پر سنٹرل ماڈل سکول ہے جس کے ساتھ بچیوں کا سکول ہے، اس کے پیچھے لیڈیز پارک ہے اور اس کے left side پر چلڈرن پارک ہے اور

درمیان میں قطعہ اراضی جو اتنی قیمتی جگہ پر ہے اس کی رجسٹری کروالی گئی ہے۔ یہ عوام کا forum ہے اس لئے آپ سے humble request ہے کہ اس کی انکوائری کروالی جائے کیونکہ کوئی بندہ اس کو take up کرنے کو تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف آپ سے عرض کروں گا کہ آپ کسی بھی گورنمنٹ آف پنجاب کے سیکرٹری صاحب سے انکوائری کروالیں اور ایک دو سیکرٹریز کے نام میں دے دیتا ہوں آپ ان کو یہ matter دے دیں جو کہ سمجھے جاتے ہیں کہ بہت اچھے لوگ ہیں۔ آپ ان سے انکوائری کروالیں کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ ہم کسی سے کوئی چیز چھین نہیں رہے۔ میرا خیال ہے کہ لاء منسٹر صاحب بھی میری اس چیز کو endorse کریں گے کیونکہ میں نے کوئی ناجائز مطالبہ نہیں کیا۔ میں نے کہا ہے کہ یہ گورنمنٹ کی جگہ ہے جس پر یہ رجسٹری کروالی گئی ہے لہٰذا اس کی انکوائری کروالی جائے۔ میں ایل ڈی اے کو بھی بار بار کہہ چکا ہوں لیکن کوئی سننے کو تیار نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس پر ایک کام کرتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں بات ختم کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ایک آخری بات کرلیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس پر ایک آخری request یہ ہے کہ آپ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو refer کردیں تاکہ وہ انکوائری کرلیں اور آپ انہیں کہیں کہ پندرہ دن یا دو ماہ بعد اس کی رپورٹ بنا کر بھیج دیں۔ اگر وہ جگہ ان کی ہے جو کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ان کی ہے ہی نہیں کیونکہ انہوں نے گراؤنڈ کے ایک حصے پر قبضہ کرکے رجسٹریاں لے لی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس کو متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بھجوادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ معاملہ جس طرح سے محترم فرما رہے ہیں تو یہ مجھے ابھی اجلاس کے بعد application دیں جو کہ ان کے پاس ہے۔ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کے پاس CMIT کا چارج بھی ہے جو کہ بڑی اچھی repute کے آفیسر ہیں تو within one week اس کو inquire کروالیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کا اور specially رانا ثناء اللہ خان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ اسے سٹینڈنگ کمیٹی کو بھجوائیں اور 15 دن تک اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔ زیرو آور پر اگلی تحریک 24/16 محترمہ فائزہ احمد ملک کی ہے۔ جی، محترمہ!

لاہور کے علاقہ سلطانکے میں گورنمنٹ سکول کے بچے زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 27۔ اپریل 2016 ٹی وی چینل "دن" کے مطابق لاہور کے نواحی علاقہ سلطانکے میں گورنمنٹ سکول میں زیر تعلیم بچے زمین پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ بلڈنگ کی حالت انتہائی خستہ ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ مہوش سلطانہ! کیا یہ آپ سے related ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! یہ سکولز ایجوکیشن کا matter ہے اور میرے پاس ہائر ایجوکیشن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آور نوٹس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 25/16 جناب امجد علی جاوید کا ہے۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جھنگ سے شورکوٹ روڈ بائی پاس کا روٹ تبدیل کرنے سے سرکاری خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نئے تعمیر ہونے والے جھنگ روڈ سے شورکوٹ روڈ بائی پاس کا روٹ افسران نے مخصوص افراد کو نوازنے کے لئے تبدیل کر دیا ہے۔ قدرتی روٹ کی تبدیلی سے سرکاری خزانے کو

کروڑوں روپے کا دانستہ نقصان پہنچایا جا رہا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے اور یہ کل اس پر بول لیں گے۔ اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 26/16 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

کسان کو گندم کے لئے باردانہ کے حصول میں مشکلات کا سامنا

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ اس وقت صوبہ میں گندم کی کٹائی کا سیزن ہے مگر اس وقت صوبہ میں صورتحال یہ ہے کہ گندم کے لئے حکومت کی جانب سے باردانہ کی فراہمی سے کسان مطمئن نہ ہے۔ تقریباً 60 سے 70 فیصد کسان سیزن کے عروج پر بھی باردانہ سے محروم ہیں۔ باردانہ نہ ملنے کی وجہ سے ان کی گندم کھیتوں میں خراب ہو رہی ہے اور باردانہ کی ترسیل کے نظام میں کسانوں کی تذلیل عیاں ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ آج e-governance کی regime اور آج کا وقت for betterment of the people ہے۔ چیف منسٹر پنجاب جو اس ہاؤس کے قائد ایوان بھی ہیں اُن کا نظریہ اور سوچ public oriented ہے جو کہ اپنے آپ کو بطور چیف منسٹر پنجاب خود کہتے بھی نہیں اور کہلوانا پسند بھی نہیں کرتے۔ خادم پنجاب کی جتنی پالیسیاں ہیں وہ people centric ہیں لہٰذا اس پورے ایوان کے سامنے میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ باردانہ کی ترسیل کا جو نظام ہے پہلے اُس پر بات کر لیتے ہیں۔ باردانہ کی تقسیم کا جو process بنایا گیا ہے اور وہ کس انداز سے تقسیم کیا جاتا ہے اُس میں آپ جا کر دیکھیں تو کسان کے لئے سوائے ذلت کے اور کوئی چیز نہیں ہے؟ یہ کیسا تذلیل کا سماں ہے کہ 44/45 ڈگری سنٹی گریڈ میں وہ کسان گندم کے گوداموں کے باہر کھڑے ہو کر سرکاری افسران کے سامنے باردانہ کے لئے بھیک مانگنے پر مجبور ہیں، اس حد تک کہ ایک ایکڑ پر کسان کو باردانہ چار بیگ ملتا ہے۔ اس دفعہ کوئی اچھی فصل نہیں ہوئی اور تقریباً 30 من کی اوسط آ رہی ہے۔ چار بیگ کے ساتھ وہ اپنی آدھی سے زیادہ گندم گورنمنٹ کو دے ہی نہیں سکے گا جبکہ آڑھتی اس سے کمائی کرتے ہیں۔ پچھلے ہفتے تک گندم کا ریٹ 1120 روپے تھا، اس ہفتے 1150 روپے ہوا اور یہ 1180 روپے کی حد

تک جائے گا جبکہ minimum support price کا جو procedure provided ہے اس میں سیدھا سسٹم کے اندر 120 روپے آڑھتیوں کے لئے موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ باردانہ کی ترسیل کے نظام پر یہ House اس معاملے کو seriously لے اور یہ matter ایگریکلچر کمیٹی کو refer ہو تاکہ آنے والے سیزن کے لئے بہتری ہو۔ اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا کیونکہ اس وقت سیزن تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ جن لوگوں کو اپنی نئی فصل کی کاشت کے لئے پیسا چاہئے تھا جو کہ چھ مہینے سے اپنی گندم کاشت کر کے بیٹھے تھے انہوں نے ان حالات میں اپنی گندم کو بیچ دیا ہے چاہے -/100 روپے یا -/150 روپے کم پر بیچی ہے جس سے profiteering آڑھتیوں نے کی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ کوئی راکٹ سائنس نہیں ہے لہٰذا جہاں ہم باقی معاملات کے اندر e-governance کو introduce کر رہے ہیں وہاں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کے اس سیکٹر کے اندر بھی بہتری کے لئے innovations کی جائیں اور farmer کو at door step سہولیات مہیا کی جائیں۔ آپ کا پٹواری land record computerize ہونے کے بعد آج ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف اپنی تنخواہ وصول کرتا ہے، آپ کے قانونگو کے پاس بھی وہ معاملات نہیں ہیں جو پہلے تھے اور آپ کے تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کے آفس والوں کے اندر یہ استعداد موجود ہے اس لئے ان کے ذریعے گندم کاشت کرنے والے کسانوں کے لئے مارچ اپریل تک یہ exercise مکمل ہو جانی چاہئے۔ اگر گندم سنٹر کھل رہا ہے تو دیہات میں کیوں نہیں کھلتا اور اس پر کتنی cost آئے گی؟ اس پر Farmer Association of Pakistan نے ایک study conduct کروائی ہے۔ اگر یہ باردانہ minimum support price کو ensure کرنے کے لئے ہے تاکہ actual relief and benefit کسان کو پہنچے تو اس کے لئے میری یہ درخواست ہو گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اس کے لئے پانچ منٹ ہیں اور میں گھڑی کو دیکھ رہا ہوں۔ Procedure کے اندر دیا گیا ہے this time it would not be added اور میں اپنے minutes آپ سے گن کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کے سامنے میری تین تجاویز ہیں۔ میری پہلی گزارش یہ تھی کہ کسان کو باردانہ کی ترسیل کا نظام تبدیل ہونا چاہئے اور یہ door step تک ملنا چاہئے۔ گندم سنٹرز دیہاتوں میں کھولنے چاہئیں اور مارچ اپریل تک یہ exercise complete ہونی چاہئے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں کہ کسان اپنے ہاتھوں میں فردیں پکڑ کر محکمہ زراعت کے اُن افسران کے خلاف جو ملی بھگت کے ساتھ وہاں پر لاکھوں کروڑوں روپے کی لوٹ مار کی sale لگا کر بیٹھے ہیں، اُن کے سامنے بھیک مانگنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آج آپ سے درخواست اور استدعا ہے کہ آپ کی ایگریکلچر کمیٹی کو پہلے بھی کچھ matters refer ہو چکے ہیں لہٰذا اس باردانہ کے معاملے کو بھی kindly House کی طرف سے refer کیا جائے۔ ایگریکلچر کمیٹی کی میٹنگ آج بھی sitting میں ہے and I have been co-opted as member there تو میں صرف زیرِ وآر کی proceeding کے لئے آپ کے سامنے کھڑا ہوں لہٰذا kindly اس subject matter کو بھی refer کیا جائے کہ باردانہ تقسیم کیسے ہونا چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ اس کمیٹی کے ممبر ہیں؟

ملک محمد احمد خان: جی، میں بھی ممبر ہوں لیکن co-opted ممبر ہوں۔ میری صرف آپ سے یہ استدعا ہے کہ یہ matter اگر آج اسی کمیٹی کے پاس refer کر دیں تو بہت مناسب ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس matter کو بھی ایگریکلچر کی سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا جاتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ سارے ممبران آپ کی سالگرہ پر مبارکباد دے رہے ہیں اور Happy Birthday بول رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تمام ممبران کا بہت شکریہ۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہاں پر سارے دعوت کا تقاضا بھی کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں حاضر ہوں۔ تمام ممبران کا بہت شکریہ۔ شیخ علاؤالدین! آپ اپنا mood تو ٹھیک کر لیں۔ جی، شیخ صاحب!

صوبہ کے ہائی ویز پر موٹر سائیکلوں کے حادثات میں اضافہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ تمام ہائی ویز پر موٹر سائیکلوں کی تعداد لاکھوں میں پہنچ چکی ہے۔ پوری پوری families مع پانچ بچوں کے انتہائی خطرناک حالات میں حادثات کا شکار ہو رہی ہیں۔ پنجاب میں ہر سال تقریباً 15 لاکھ موٹر سائیکلوں کا اضافہ ہو رہا ہے اور کوئی تربیت نہ ہے۔ یہ گھمبیر معاملہ فوری توجہ کا طالب ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے بھی یہ دیکھا ہو گا کہ عملی طور پر موٹر وے پولیس بالکل بے کار ہو چکی ہے۔ دو، دو کروڑ روپے کی گاڑیاں ان کے استعمال میں ہیں جبکہ کم از کم 25 لاکھ کی گاڑی ان کے استعمال میں ہے لیکن آپ بھی یہ دیکھ رہے ہیں کہ موٹر سائیکلوں پر پوری پوری families جب حادثے کا شکار ہوتی ہیں، یقین کیجئے کہ بچوں کی لاشیں اس طرح پڑی ہوتی ہیں جیسے سڑکوں پر برائلر پڑے ہیں اور یہ صرف اس پر سفید چادریں ڈال دیتے ہیں۔ میرے حلقے میں ابھی چیف منسٹر کا تین چار دن پہلے انڈسٹریل اسٹیٹ کا ایک پروگرام تھا۔ میں تقریباً 12 بجے کے قریب جا رہا تھا جو کہ میری routine ہے جیسے ہر ممبر کی اپنے حلقے میں جانے کی routine ہوتی ہے تو میرے سامنے دیکھتے دیکھتے ایک موٹر سائیکل کے اوپر ایک ٹرالر چڑھا۔ دو بچے اور دو عورتیں تھیں اور ان کی لاشیں اس طریقے سے پڑی تھیں کہ بس بیان کرنا مشکل ہے۔

جناب سپیکر! یہ روزانہ کا معمول بن چکا ہے اور لوگ مجبوری کی وجہ سے موٹر سائیکلوں پر سفر کرتے ہیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں اور آپ نے بھی دیکھا ہو گا کہ ہائی ویز پر ٹرالر اور ہیوی ٹریفک اپنی لین میں نہیں چلتے بلکہ وہ اس لین میں چلتے ہیں جو ایکسپریس لین ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ کی بات کو آگے بڑھاتا ہوں کہ کل ہی ہمارے علاقے میں حادثہ ہوا ہے جس میں دو سگے بھائیوں پر ٹرالا چڑھ گیا اور وہ بے چارے شہید ہو گئے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جی، بالکل۔ یہ حالات ہیں اور یقین کیجئے کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے جس پر انہیں بلایا جائے اور پوچھا جائے۔ وہ فیلڈ میں کہیں نہیں ہوتے بلکہ ائر کنڈیشنڈ گاڑیوں میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ میں آج آپ سے پوری ذمہ داری سے عرض کرتا ہوں کہ یہ صرف 20 heavy bikes کا مسئلہ ہے۔ ابھی آپ کے بھی علم میں شاید ہو گا کہ محترم وزیر اعلیٰ پنجاب کو ایک کمپنی کی طرف سے heavy bikes gift کی گئی ہیں۔ یہ صرف 20 heavy bikes per 50 kilometers پر دو heavy bikes ہوں، heavy traffic کو بھی اور موٹر سائیکلوں کو بھی ان کی لین میں رکھا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ موٹر سائیکلوں پر بچوں کے ساتھ دنیا میں کہیں بھی ہائی ویز پر سفر نہیں ہوتا اور موٹر سائیکل نہیں چلتے۔ یہ حادثات بڑھتے جا رہے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! یہ بہت serious معاملہ ہے کیونکہ میری travelling زیادہ ہوتی ہے اور ہر دوسرے تیسرے دن اللہ معافی دے کوئی نہ کوئی اس طرح کے حادثات اور اس طرح کے حالات میری آنکھوں کے سامنے آتے ہیں تو یہ بہت اہم معاملہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جیسا کہ آپ کے بھی علم میں ہے اور روزانہ آپ دیکھتے ہیں تو یقین کیجئے کہ اللہ سن رہا ہے sometime برداشت نہیں ہوتا کہ جس طرح لاشیں پڑی ہوتی ہیں۔ وہ ان پر صرف سفید چادر آ کر ڈال دیتے ہیں اور اس کے بعد لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ روزانہ کا معمول ہے تو ہم سب پر یعنی پورے ہاؤس پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس قتل عام کو روکا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اس پر کوئی تجاویز بھی دیں کہ کس طریقے سے اسے manage کیا جائے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ پہلے اچلانہ صاحب سے اس کا جواب لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! شیخ صاحب نے ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ موٹر سائیکلوں کے حادثات جس طرح آپ بھی فرما رہے ہیں، ہمارے علاقے میں بھی بہت ہوتے ہیں اور ہر جگہ بہت ہو رہے ہیں۔ اس کی دو وجوہات ہیں جن میں پہلی یہ ہے کہ موٹر

سائیکل کی جو manufacturing اور assembling میں بھی کچھ ایسے fault ہیں جس سے وہ موٹر سائیکل پر صحیح کنٹرول نہیں کر پاتے اور حادثہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ دوسری وجہ ٹریفک کا rush ہے اور موٹر سائیکل کے لائسنس وغیرہ بھی آسانی سے مل جاتے ہیں جبکہ ان کی کوئی proper training بھی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں یہی چاہوں گا جس طرح شیخ صاحب بھی چاہ رہے ہیں کہ کوئی ایک کمیٹی بنا دی جائے جس میں ان کی manufacturing بھی discuss ہو جائے اور حادثات کی روک تھام کے سلسلے میں ٹریفک پولیس بھی آ جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اسے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھجوا دیا جائے؟

میاں محمد شعیب اویسی: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد شعیب اویسی: جناب سپیکر! میں اس کو مزید آگے بڑھاؤں گا کہ جس طرح سے شیخ صاحب نے فرمایا ہے کہ ایک تو وہ ساری باتیں درست ہیں اور دوسری یہ کہ چنگ چی رکشوں میں ہمارے سکولوں کے بچے بیٹھتے ہیں تو ان کی بھی same یہی حالت ہے۔ کافی جگہ پر حادثات بھی ہوئے ہیں جس میں پانچ پانچ اور چھ چھ بچوں کی اموات ہوئی ہیں۔ میں اپنے قابل احترام معزز پارلیمانی سیکرٹری سے کہوں گا کہ شیخ صاحب نے سوال کچھ کیا ہے اور انہوں نے جواب کچھ دیا ہے جس کی مجھے سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے کیا جواب دیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اسے کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد شعیب اویسی: جناب سپیکر! یہ تو کوئی بات نہیں اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب کہتے ہیں کہ اس کی manufacturing اور assembling کے علاوہ لائسنس کا آسان حصول ہے تو یہ جواب درست نہ ہے لہٰذا آپ اس پر clear جواب دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچلانہ صاحب! کل آپ اس پر کوئی واضح جواب دیں گے کہ اس پر کیا پالیسی ہے، اس کے رولز کیا ہیں اور ٹریفک کے حوالے سے کس طرح لائسنس جاری ہوتا ہے؟ کل آپ proper ایک جواب لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ شیخ صاحب جو چاہ رہے ہیں وہ ہم کرنا چاہ رہے ہیں تو یہ اپنی تجاویز لائیں تاکہ ان پر عملدرآمد کریں اور کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر میری تجاویز پر عمل کر لیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ حادثات ختم ہو سکتے ہیں لیکن اس میں manufacturing fault نہیں آ رہا اور میں کسی کمپنی کی بات نہیں کر رہا۔ یہاں مسئلہ implementation کا ہے، موٹروے پولیس کا ہے اور divider کا ہے جس پر میں تجاویز دیتا ہوں جس سے یہ مسئلہ بالکل حل ہو سکتا ہے لیکن یقین کریں کہ یہ قتل عام ہے جو روز ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچلانہ صاحب! لائسنس کیسے جاری کئے جاتے ہیں اس حوالے سے کل آپ نے ایک proper جواب دینا ہے کیونکہ یہ چیز اب حد سے زیادہ آگے بڑھ چکی ہے۔ یہ معاملہ قائمہ کمیٹی ہوم کو refer کیا جاتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور وہاں پر تجاویز بھی آ جائیں گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ جو چاہتے ہیں یقیناً آپ کو اس کا احساس ہے اور آپ بالکل اسے کمیٹی کے سپرد کر دیں لیکن اس کے اندر سات دن کا وقت دیں اور within seven days---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس معاملے کو قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کے سپرد کرتے ہیں اور ایک ماہ کے اندر اندر اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری بھی ایک گزارش سن لیں۔ آپ کمیٹی کے سپرد کریں لیکن آج کل ایک TORs word بڑا fashionable ہے یہ اتنا broad spectrum ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! آپ نے پہلی بات بڑی زبردست کی کیونکہ آپ کے اپنے ذاتی مشاہدے میں ہے تو ہم اس چیز کا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ یہ معاملہ کمیٹی کو refer ہو گیا لیکن اچلانہ صاحب جو referral ہے اس کے ساتھ ڈیپارٹمنٹ ڈسٹرکٹ وار جو شیخ صاحب کہہ رہے ہیں deaths in previous years district-wise number کی رپورٹ لے کر آئیں۔ Count لے کر آئیں for example five highways جو newly build highways ہیں۔ اس حکومت نے کیا کیا ہے

کہ اتنی زبردست سڑکیں بنادی ہیں کہ وہ کسی بھی باہر کے West کے ملک سے compare کی جا سکتی ہیں۔ پانچ اچھی ہائی ویز کے اوپر ٹریفک count کے کتنے موٹر سائیکل ایک دن میں اس کے اوپر سفر کرتے ہیں اور habits کیا ہیں؟ کیا موٹر سائیکل سوار ایک کی بجائے دو یا دو کی بجائے پانچ اور ہیلمٹ کے ساتھ یا ہیلمٹ کے بغیر اس کا count لے کر آئیں۔ ان کو TORs میں رکھیں یہ شیخ صاحب بنا کر دے دیں گے جس کے مطابق یہ آگے کام کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ اپنی تجاویز لکھ کر دیں۔ جی، اگلا زیرو آر نوٹس نمبر 33/16 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، ملک صاحب اسے پیش کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے داخلہ (مہر اعجاز احمد اچلانہ): جناب سپیکر! مجھے بھی جواب دینے دیں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس پر بہت ہو گیا۔ ملک محمد احمد خان بھی آپ کو تجاویز لکھ کر دیں گے اور آپ شیخ صاحب سے بھی اس حوالے سے تجاویز لے لیں۔ جی، محترمہ فائزہ احمد ملک!

لاہور کے متعدد ہسپتالوں کے ائیر کنڈیشنز خراب ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے نوٹس کا نمبر 27/16 ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ 2016-05-03 کے روزنامہ "دنیا" کی خبر کے مطابق "میو، سروسز، جناح، جنرل سمیت دیگر ہسپتالوں کے 20 سے 90 فیصد ائیر کنڈیشنڈز خراب ہو گئے ہیں۔ اکثر کے پرزے چوری، کنٹریکٹ ختم ہونے پر مرمت کرنے والی کمپنیاں غائب ہو گئی ہیں۔ جنرل ہسپتال کے آرتھوپیڈک، بچہ وارڈز، سرجیکل، آئی سی یو میں یونٹ موجود ہی نہیں ہیں۔ ادویہ ساز کمپنیوں کے تعاون سے بیشتر مراکز صحت ایم ایس اور ڈی ایم ایس، پروفیسر کے کمرے ٹھنڈے ہو رہے ہیں لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آر کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں رولز کے مطابق ایک ممبر ایک ہی پوائنٹ پر بات کر سکتا ہے---

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے پہلے والے پر تو بات ہی نہیں کی جو کہ آپ نے pending کر دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہر حال اسے کل دیکھیں گے۔ ملک محمد احمد خان صاحب کا نوٹس بھی کل take up کریں گے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اسے جمع کروائے ہوئے تقریباً دس دن ہو گئے ہیں اور پارلیمانی سیکرٹری۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اب آپ نے پیش کر دیا ہے تو اس کا کل جواب منگوائیں گے۔ کل اس نوٹس کا جواب منگوایا جائے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 18۔ مئی 2016 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔